تھی کہ دُزد و دروغگو شکست اور بہ ہیلن ہنوز صبح کچھ حساب اُسکے ذمے باقی تھا۔ بعض چیزین لانے کو کہا اوس نے کہا
چشم۔ اوس کے بعد دوسرے آدمی کا کام کرنے چلا گیا۔ اور جب دھمکایا گیا تو بولا کہ کل مین نے چند کام کئے تھے
عوض مین یہ لقایا رکھ لیا۔ نوکری منظور نہین۔ ایرانی لڑکون کا یہ پہلا تجربہ ہے۔ دوسرا ایک خراسانی کم عمر
لڑکا جو نہایت ہوشیار اور چلتا ہوا (زرنگ) ہے۔ مگر سب لڑکے اگر ایک دوسرے کی بدی بیان کرتے ہین۔
یہ لڑکا واقعی اچھا کارگذار ہے لیکن مدرسہ مین پڑھتا ہے۔ اوس کے باپ نے دو دن کے بعد اوس کو نوکری سے بلا لیا۔

ٹریم وے شہر مین ٹریم ہے مگر ضرورت سے کم۔ اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ لوگ عموماً کھڑے رہتے ہین۔ ٹکٹ فرانسیسی حروف
مین چھپتے ہین۔ پانچ شاہی (ایک آنہ) فی آدمی ایک مقام سے دوسرے مقام تک لیتے ہین۔ ٹریم بنانے
والی کمپنی بلجیم کی ہے۔ سلطنت کا حق جو اوس مین تھا وہ معلوم ہوا کہ کسی قرضے مین کمپنی کے ہاتھ بک چکا ہے۔

مجلس اور ایران نو جریدۂ ایران نو نے سپہدار کو برا کہا تھا۔ ۵-۶ دن کو موقوف ہو گیا۔ جریدۂ مجلس مین نئے خریدار
اس اخبار اور اخبار استقلال دونون مین ایک سلسلہ عثمانیہ تاریخ کا چھپ رہا ہے اور یہ دونون اخبار مشروطہ کے
موافق ہین۔ یون تو طہران مین کوئی اخبار سلطنت شخصی کے موافق علانیہ ایک لفظ نہین چھاپ سکتا اور جو
خبر چھاپتے ہین اوس مین مشروطہ ہی کا فائدہ ہوتا ہے خلاف خبرون کو دبا دیتے ہین۔ ٹبرے ٹبرے ورق
شائع ہوتے ہین اور دو شاہی یعنی ایک آنہ کو ایک پرچہ آتا ہے۔ ان دو پرچون مین بھی باہمی اتفاق اور ٹرکی
کے متعلق مضامین تھے۔ ایک خط محتشم السلطنت سابق وزیر خارجہ کا تھا جسمین لوگون نے یہ الزام لگایا تھا
کہ اوس کو شاہ سابق کے آنے کی اطلاع تھی مگر محتشم السلطنت نے تار و خبر بتائی نہین محتشم السلطنت جو ایک
زمانے مین کونسل جنرل بمبئی تھے اس کی تکذیب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مین ہر خدمت کے لئے حاضر ہون
مین نے جن مصالح پر استعفا دیا ہے وہ والا حضرت نائب السلطنت کو بتا دئے ہین اور مین کل خبرین نائب السلطنت
کو بتا دیتا تھا۔ کوئی ایسا تار بتاؤ جو مین نے دبا دیا ہو۔ اخبار مجلس نے بھی ان کی تائید کی ہے۔ یہ قصہ مین نے
اسلئے لکھا کہ یہان اخبارون کی کیسی وقعت اور قوت ہے۔ ایک بات یہ محتشم السلطنت بہت خوب لکھی ہے

یعنی کمروزراء خدام ملت ہین اورجو وزیر مستعفی ہوجاتے ہین وہ اڑے وقت کے لئے ذخیرہ ہین اس لئے استعفا دینے مین کوئی برائی نہین - لیکن استعفا دینے والے کو بدنام کرنا آیندہ کے واسطے ملک کے خادمون کے لئے مضر ہے

[۴ اگست ۱۹۱۱ع = ۹ ارشعبان ۱۳۲۹ھ]

کرایہ کا مکان ایک منزل ۴½ تومان ماہوار پر کرایہ لی - اس مین دیگر ہندی رفقا کو بھی جگہ دی - ایسا مکان ہمارے بہت کم شہرون مین مثلاً میرٹھ مین بھی اسی کرایہ پر مشکل سے ملیگا - اس مین حوض ہے کمرے صاف ہین سپیدی ہے اگرچہ مکان مختصر ہے مگر شرط کرایہ یہہ ہے کہ ایک ماہ سے قبل چھوڑ دین تو ۵ تومان (للعہ۱۴) دینا ہوگا اور ایک ماہ کے بعد ۴ تومان (لعہ۸) ماہانہ کرایہ ہوگا ؀

آج سفر گویا ختم ہوا اور سخت ماندگی اور تھکن محسوس ہوئی - ایک شخص سید حسین قمی نے مہربانی کر کے یہ مکان لیکر دیا کیونکہ وہ یہہ مکان چھوڑ چکے تھے اور جانے والے تھے اسلئے زیادہ احسان رکھکر زیادہ کرایہ ہم پر ڈال دیا - تاہم کلہ وان سرا مین سخت تکلیف تھی کیونکہ وہان لوگ جاہل تھے اور قابل تعریف نہ تھے دوسرا لڑکا بھی جو رکھا تھا صبح کو بھاگ گیا اوس کے باپ نے اصرار کیا کہ مکتب کو جاوے ؀

خیابان ناصریہ آج میدان توپخانہ کے شرقی حصہ (خیابان ناصریہ) کو دیکھا - بہت شاندار عمارت اور دکانین دونون طرف ہین - دندان ساز - خیاط - مردانہ و زنانہ ڈاکٹر - طبیب طہران مین زیادہ ہین - عورتون کو ہم نے آج کئی گاڑیون مین کھلے چہرے بیٹھے دیکھا - مگر برقع سیاہ پہنے تھین اور یہ عورتین عمر رسیدہ تھین ؀

ارمنی اور مسلمانون کا لباس یہان بہت سے لوگ مثل پرتگال کے آدمیون کے معلوم ہوئے - انگریزی ٹوپی اور لباس پہنے ہوئے ہین لیکن وہ عموماً ارمنی ہین مسلمان عموماً خوش لباس ہین اور لباس لوگون کا زیادہ تر یکسان ہے یعنی کوٹ - پتلون ایرانی ٹوپی اور عبا - یا قبا و پائجامہ و عمامہ اور کمربندگی - یہ دوسرا پرانے فیشن کا لباس ہے -

جمعیت بنا د مکان ہے اوس کے متصل ایک مدرسہ جہانگیرخان کے نام پر ہے - یہ نوجوان صور اسرافیل کا ایڈیٹر تھا اور ۲۸ سال کی عمر مین بوجہ سخت حب ملی تحریرون کے شاہ سابق محمد علی مرزا نے (یہان شاہ کہنا منع ہے)

بے رحمی سے اوس کو پارلیمنٹ پر گولا باری کرنے کے بعد مار ڈالا تھا۔ مرحوم ایک بلا کا آتش فشان جنگی منہ پھٹ نوجوان اور ناعاقبت اندیش فدائے وطن تھا ٭

ملاقات با مرزا محمد محسن حجۃ الاسلام

[۵ راگست ۱۹۱۱ء = ۱۰ رشعبان ۲۹ھ]

مین آج صبح کو مرزا محمد محسن حجۃ الاسلام داماد جناب آقا سید عبد اللہ بہبہانی سے ملا۔ سید عبد اللہ بہبہانی بڑے کلے ٹھلے کے آدمی اور ایران کے مشروطہ کے زبردست حامی اور اسقدر ذی اثر تھے کہ محمد علیشاہ کو اندیشہ تھا کہ وہ ایران کو جمہوری کر کے خود پریسیڈنٹ بننا چاہتے ہین۔ سال گذشتہ خفیہ دشمنون نے اون کو مار ڈالا۔ مختلف گروہون پر شبہہ ہے۔ مین ان کے نام فرزند جناب آخوند کا خط منجانب آخوند بغرض ملاقات لایا تھا۔ نہایت خلق و تپاک سے ملے اور نائب السلطنت سے ملاقات کیلئے کہا کہ چہارشنبہ کو اس کا بندوبست کرون گا۔ اتنے مین ایک ادھیڑ داڑھی منڈا۔ ۵۰ سال عمر۔ فربہ جسم آیا اور اون سے چپکے چپکے باتین کین۔ معلوم ہوا کہ صاحب قطب الملک ہین اور انھین کے ذریعے سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہہ نائب السلطنت کے اطاف ہین ہین۔ مین چونکہ باقاعدہ لباس مین نہ تھا اور مین نے جو یادداشت بابت اصلاح حالت ایران لکھی تھی وہ بھی صاف نہ ہوئی تھی اس لئے قطب الملک کا یہہ کہنا کہ "اسی وقت" "مکان دربار" "مین ملاقات ممکن ہے" مین نے ٹال دیا ؎

جناب شیخ محمد رئیس محکمہ تمیز اور اون کے ایک عزیز کی بدتمیزی

آقا شیخ محمد رئیس محکمہ تمیز کے یہان گیا وہ آ چکے تھے عام طور پر ہندیون سے ملکر خوش ہوتے ہین۔ چونکہ یہہ ہندوستان اور حیدرآباد دکن مین بہت رہے ہین مین نے اون کو پندرہ سال قبل کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن مین دیکھا تھا اب اون کے کل بال سفید ہو گئے ہین۔ مولانا شبلی سے اور اون سے بہت ملاقات رہتی تھی۔ مشہور ہے کہ وہ خیالات صوفیانہ رکھتے ہین۔ محض فقیہہ نہین ہین۔ میری خیالات جو در بارۂ اصلاح ایران تھے اون کو زیادہ قابل عمل اونہون نے صورت موجودہ مین نہ پایا۔ اردو مین بھی باتین کرنے تھے اور افسوس کرتے تھے کہ ایسے خیالات اور یہہ ہمت ایرانیون مین نہین۔ مین نے جو ایرانیون کی بابت کہا کہ وہ افیم مین مبتلا ہین اور چہرون سے پتہ چلتا ہے تو جناب شیخ حسین کا فرزند جو موجود تھا اور نہایت بیباک اور

بے تمیز تھا کہنے لگا "اوس وقت اون کی شکل ہندیون کی سی ہو جاتی ہے" - مین نے کہا کہ "تم نے ہندیون کی شکل مین تریاک کشی (چانڈو پینے) کے نشان کسی جگہ دیکھے ؟" - کہنے لگا کہ "چہرے سیاہ ہو جاتے ہین" - مابعد جب میری طہران مین شہرت ہو گئی تو ایک دن اونھون نے آکر معافی چاہی ؛

ملاقات با ایڈیٹر مجلس جناب مرزا محمد محسن سے مین نے اخبار مجلس و استقلال کے ایڈیٹرون سے ملاقات کے لئے خطوط لئے تھے اون کے دفترون مین بھجوا دیئے - ایڈیٹر مجلس سے ملا اور اپنے حالات مختصر لکھکر دئے اور تجویز بابت اصلاح ایران سنائی اوس نے بیحد تعریف کی اور اوس کے چہرے سے بشاشت ظاہر ہوئی - یہہ شخص تقریباً ۴۰ سال عمر رکھتا ہے اور بہی خواہ ایران ہے اور معتدل فریق کا حامی ہے مشہور منشی اور ایڈیٹر ہے - مخالف کہتے ہین کہ فقدان تریاک کشی کا اوس پر صاف ہویدا ہے - ان کا نام شیخ محمد یحییٰ کاشانی ہے اور تاریخ بیداری ایران کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ اون کے بعض کارنمایان حریت طلبی مین بزمانہ مظفر الدین شاہ ہوئے تھے - یہہ اخبار مجلس گویا نیم سرکاری اخبار ہے اونھون نے کہا کہ مین اخبار مجلس مین آپ کا مضمون کسی قدر سلیس کر کے چھاپون گا اور واپس کر دون گا اور آپکے پاس آؤن گا اور کوشش کرون گا کہ آپ کے آنے سے طہران کچھ فائدہ اٹھائے -

ایک نوجوان عرب شیخ احمد نجفی جسکا خاندان روضہ خوان اور اصلاً ایرانی ہے اور خود کو علماء کا پیرو دہ بیان کرتا ہے اور سفر مین عراق سے ساتھ تھا اوس کے اصرار سے آج ایک قران روزانہ پر نوکر رکھا - یہ عربی و فارسی دونون مین کچھ کچھ لکھ پڑھ لیتا ہے ؛

جناب شیخ محمد اندرانی جناب شیخ محمد بہت بے تکلف اور عمدہ آدمی ہین - قانون محکمہ تمیز کے متعلق اونھون نے ایک کتاب بھی لکھی ہے محکمہ تمیز مدالنون پر بعد عدالت اپیل کے بطور نگرانی کے ایک محکمہ ہے جس کا کام ہے کہ قانونی غلطی پاکر مقدمات کو بغرض تنقیح جدید فیصلے کے لئے واپس کر دے - وہ کہتے تھے کہ ایران کو ایک مختار الملک (سر سالار جنگ مرحوم) کی ضرورت ہے جو مجلس کی طرف سے مجاز ہو اور زبردستی انتظام کو جاری کرے جس طرح مالیات کی درستی کے لئے فرنگستانی (امریکائی) مقرر ہے ہین کوئی آدمی کل انتظام ملک کے لئے دستیاب ہونا چاہیئے

ان کا خیال بیجا نہین اور تجربہ نے بتایا کہ واقعی ایسی ہی ضرورت ہے مگر بغیر سلطنتین امید نہین کہ جبرئیل فرشتے کو بھی اطمینان کے ساتھ کام کرنے دین اگر وہ ایران کے بچانے کی کوشش کرے ؛

محمد علی شاہ مازندران مین پہنچگئے

اخبارون مین نہین چھپا مگر مدیر مجلس اور دیگر ذرائع سے معلوم ہوا کہ شاہ مخلوع مازندران مین پہونچگئے اور آج ایک سخت مضمون روزنامچہ مجلس مین شاہ اور اون کے برادر سالار الدولہ کی حرکات کے متعلق شایع ہوا جو اونھون نے اپنے زمانہ اختیار مین کی تھین ؛

مخالفین مرکزی اور گورنمنٹ کی سستی

ان لوگون کی سستی اس سے ظاہر ہے کہ دو ہفتہ قبل کرمانشاہ بالکل خالی اور سالار الدولہ کے قبول کے لیئے بالکل تیار تھا۔ مگر نہ سالار الدولہ داخل ہوا نہ گورنمنٹ طہران نے اوس کو فتح کیا۔ کرمانشاہ بہایت شاداب اور عُمدہ مقام ہے مگر آجتک بھی سالار الدولہ اس مین داخل نہین ہُوا۔ کُردستان کے پہاڑون کو مستحکم سمجھکر وہین مقیم ہے جیسے حالت ہو تو ذرا مشکل ہے کہ یہ لوگ طہران فتح کرسکین۔ یہہ ظاہر ہے کہ جسکے ہاتھ مین طہران ہے گورنمنٹ اوس کے ہاتھ مین ہے۔ تار اور ڈاک اور پولیس اور فوج اور خزانہ اور دفاین و جواہرات وغیرہ اور خارجی تعلقات سب سلطنتون کے ساتھ ہین۔ اکثر عوام مُلّا ضرور بادشاہ کے ساتھ ہین اور انجمن والایتی اور بلدی اور تاجر اور وہ معزز لوگ جنھون نے بادشاہ کو تخت سے اُتارا سب گورنمنٹ کے ہمراہی ہین تار پر تار دیتے ہین جو روزانہ اخبارون مین چھپتے ہین۔ عوام پر اس سے یہہ اثر ہوتا ہے کہ سب مُلک بادشاہ سابق کے خلاف ہے۔ مگر واقعی صرف وہی لوگ خلاف ہین جو تار لکھتے یا مضامین درج کرتے اور شایع کرتے یا جو مجاہدین لڑنے کے لئے جا رہے ہین ؛

آقا شیخ محمد مازندرانی و حکومت موجودہ کی تائید

آج آقا شیخ محمد صاحب سے مین نے دریافت کیا کہ عام شہرت ہے کہ انتظام و معاملات بابیون اور بہائیون اور ملحدون اور طبیعیین (نیچریون) کے ہاتھ مین ہے۔ اس مین کہان تک سچ ہے۔ اور واقعی عقیدتاً اہل طہران و اہل مشروطہ صحیح مُسلمان اور اثنا عشری ہین یا نہین؟۔ اونھون نے کہا یہ بھی لوگون کی بدبختی ہے کہ جو کوئی انتظام درست کرنا اور باقاعدہ دفتر قایم کرنا چاہے اور قانون پر اصرار کرے اوسکا نام بابی

بالی کہتے ہین ورنہ حقیقتہً سب لوگ صحیح عقاید رکھتے ہین ؎

[۶ اگست ۱۹۱۱ء = ۱۱ شعبان ۱۳۲۹ ہجری]

آج دوپہر تک غالباً باہر سونے کی وجہ سے کسی قدر حرارت ہے - خود ہی علاج کیا کہ شربت بنفشہ آبی پانی مین ملا کر پیا اور نزلوبہ سعیرین کھایا - کسالت اور حرارت دور ہو گئی - عماد الاسلام مرزا محمد تقی کے یہان گیا وہ مکان پر نہ ملے ایک لڑکا چلاتا جاتا تھا کہ "حکم نجف یعنی محمد علی مرزا شاہ سابق کے معاملے مین مجتہدین نجف اشرف کا حکم" یہ فوق العادہ پرچہ تھا جو ایک شاہی (-ر) کو بیچتا تھا - خریدا - اوس کی عبارت دلچسپی سے خالی نہین یہان نقل کرتا ہون : -

فوق العادۃ لمنزلت　　　　حکم محکم آیات اللہ نجف

خدمت عمدہ آقایان علماء اعلام و امراء و رؤسای عشائر و کلیہ غیرتمندان اسلام ایدہم اللہ تعالیٰ بصرہ برای راندن سلطنت قدیم ایران و محو آثار اسلام محمد علی مرزا بہ ایران فرستادہ شدہ است در این موقع خطرناک کہ در حقیقت مقابلہ کفر با اسلام است اگر خدا نخواستہ تعللی شود کفر در ایران عود و آثار سنیہ اسلامیہ بکلی محو بہ خواہد شد - بر تمام اہالی با حمیت و امراء عظام و سرحدداران و شیعیان متدین واجب است کہ با قدم ثابت و عزم راسخ در دفاع این دشمن بذل جان و مال مضائقہ نفرمایند و رفع این حملہ را از دین مسلم قانونی دانستہ ہرگاہ خدا نخواستہ اندکی تعلل شود فعلی الاسلام سلام - البتہ ہمہ قسم مساعدت را با یکدیگر فرمودہ فرد گزاری نفرمایند"

بتاریخ ۵ شعبان　　　　محمد کاظم الخراسانی - عبد اللہ مازندرانی

ایک حکومت اور پالیٹکس پر رائے

تعجب ہے کہ طہران مین گو بہت کثرت سے لڑکے اور لڑکیون کے مدرسے ہین مگر اخبارون کے ریڈنگ روم بہت کم ہین آج دریافت کرنے سے قرأت خانہ خیابان ناصریہ کا پتہ چلا -

ایران کی اصطلاح مین جو بازار چھپا ہوا ہو اوس کو بازار کہتے ہین اور جو کھلا ہوا ہو چوڑی سڑک کا جس مین ہمیشہ درختون کی قطارین ہوتی ہین اوس کو خیابان کہتے ہین - متوسط تین کمرے تھے ایک خوبصورت نوجوان یورپین وضع اور ایرانی ٹوپی پہنے بیٹھا تھا اوس نے اخلاق سے بٹھایا العدد روزنامہ منگایا معلوم ہوا اوس کا نام سید حسین ہمدانی ہے -

انگریزی جانتا ہے بچپن مین چند ماہ بمبئی رہا ہے اپنا لقب اُنھون نے مترجم نظام رکھا ہے۔ عمر ۲۴-۲۵ سال کے قریب ہوگی اوس کا ایک بھائی طہران مین مشروطہ کی طرفداری مین مارا گیا اور دو پسران عم شاہ سابق سے لڑنے کے لیئے روانہ ہو چکے ہین۔ دو ہندی (یعنی ایک بنگالی اور ایک مرہٹہ) امریکہ سے آئے ہوئے تھے۔ فرقۂ انقلابیون مین تھے ایک کا نام گھوش تھا اور جزوی قواعد اوس نے سیکھ لی تھی۔ یہ اپنے شوق سے فوجی لباس پہنکر محمد علی مرزا سے لڑنے کے لیئے روانہ ہوئے ہین یعنی مترجم نظام یہہ کام انجام پایا۔ مسٹر گھوش کا قیام بھی اسی قرات خانہ مین تھا۔ مترجم نظام ظاہراً و باطناً روس کے سخت مخالف ہین کہتے ہین کہ ہمارے تمام دفترون مین روس کا ہاتھ ہے اور عموماً لوگ روس سے ڈرتے ہین۔ رشوت لیتے ہین۔ تجار مین روس کی بینک کا روپیہ پھیلا ہوا ہے۔ "فتح طہران کے موقع پر ہم نے کہا تھا کہ بیس تیس آدمیون کو پھانسی دیدو جو روس کے آدمی ہین اور فسران کا سک کو نکال دو تب انقلاب کامل ہوجاویگا مگر ملاؤن نے اور حکام نے نہ مانا اور چند آدمیون کے پھانسی دینے پر اکتفا کی اور اصلاح کی صدا بلند کی"۔ یہ بھی کہتا تھا کہ صدر العلما و مرزا محمد محسن علما (یعنی اعتدالی فرقہ کے لوگ) انقلاب کی تکمیل کے خلاف تھے۔ ورنہ یہہ سب جھگڑے نہوتے اُسنے کہا کہ وزیر خارجہ سابق حسین قلی خان نواب ہندی الاصل ہین آپ اون سے ضرور ملین

قرات خانہ طہران۔ قرات خانے مین جب گیا تو مین عمامہ پہنے ہوئے تھا۔ یہہ عجیب لطف ہے کہ یہان ایک فرقہ نصیحت کرتا ہے کہ ٹوپی ایرانی پہنو اور دوسرا عمامہ پہننے کو۔ مین بلا تخصیص کبھی ٹوپی اور کبھی عمامہ پہن لیتا ہون۔ مگر طہران مین ٹوپی والون کا زیادہ زور معلوم ہوتا ہے ✦

اس نوجوان سے مین نے ایران کے عادات و اخلاق کی خرابی کا ذکر کیا تو اوسنے تسلیم کیا۔ آج یہہ قصہ ہوا کہ ایک شخص نے راہ مین پرچہ فوق العادة میرے ہاتھ مین دیکھکر پڑھنے کے لیئے مانگا اس مین فتوے نجف کا درج تھا اوس نے پڑھکر رنج و نفرت سے لوٹا دیا اور کہا کہ "ہیچ اثر ندارد"۔ مین نے کہا "مارا چہ حکم آقایان است" جب مین نے قرات خانہ مین سید حسین سے کہا تو وہ اوچھل پڑا اور کہا مجھے پتہ بتایئے مین اون کو پولیس کے سپرد کرتا ہون وہ ضرور مستبد (شاہ پسند) تھا۔ مین نے کہا راہگیر تھا مجھے کیا معلوم کون تھا مین

اوسے کیون ڈھونڈون ؟

اس قرأت خانہ کا تعلق کسی حزب (پارٹی) سے نہین اس لئے بے رونق ہے بیچارہ سید حسین یا اوس کے دوست خرچ دیتے اور اوس کا انتظام کرتے ہین ۔

قومی کامون مین دیانت | جو کچھ مین لکھتا ہون وہ ہرگز میرے دوست کی بابت نہ سمجھنا چاہئیے ۔ مگر وکیل رعایا وغیرہ ممبران پارلیمنٹ کے حالات دیکھکر یہان اپنی رائے دیتا ہون مجلس ایرانی پچکے معاملے مین قابل اعتبار نہین روپیہ خوب وصول کرتے ہین اور کھا جاتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارا نہین ملی ۔ اسی وجہ سے لوگ پبلک آدمیون پر بھروسہ نہین کرتے ۔ جناب مؤید الاسلام ایڈیٹر حبل المتین نے ایک جگہ اپنے اخبار مین لکھا تھا کہ مجلس ایرانی روپیہ کے معاملے مین بھروسہ کے قابل نہین اگرچہ وہ اویس قرنی ہون " مین امید کرتا ہون کہ یہہ کسی قدر مبالغہ آمیز ہوگی [1] ۔

ہندستانی انجمنون کی دیانت | [1] اس موقع پر مناسب ہوگا اگر مین ہندوستان کی اسلامی انجمنون اور مدارس کی دیانت کے متعلق کچھ مختصر رائے لکھدون چھوٹی انجمنین جو غیر معروف آدمیون کے ہاتھ مین ہین اون کی دیانت پر عموماً بھروسہ بہت کم ہے البتہ بڑی انجمنین جو مشہور اور متمول آدمیون کے ہاتھ مین ہین یا تعلیم گاہین جو مشہور آفاق ہین اُن کی نسبت مجھکو کہ مشہور ہا کرتا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ بعض آدمی دوسرون کو کامون مین ڈال دیتے وقت لیس و پیش بلکہ دائمی سازش کرتے ہین اور جب ٹھیکے اور کام ایک ہی مختصر گروہ یا اُن کے حاشیہ نشینون مین محدود رہتے ہین تو یہہ شبہ یقین کے قریب پہونچ جاتا ہے کہ بڑے بڑے آدمیون کی دیانت مشتبہ نہ سہی تاہم اپنی سستی یا حُبِ قومی کی کمی سے وہ کامون کو نالایق اور ناقابل اعتبار آدمیون کے ہاتھ مین دیدیتے ہین اسپر طرہ یہ کہ جب کبھی ماتحتون کی چوری یا غبن کھل جاتی ہے تو اوس کو چھپاتے ہین اور جو لوگ ایسے غبن ظاہر کرتے ہین اون کو دشمن قوم کہکر قبل از وقت مطعون کرنے لگتے ہین دولت اور حب زر اور نمایش نے عیب ور اپنی ستایش نے سا تمہ آیا ہین اسواسطے جہان مین ایران کے حب زر کا ذکر کرتا ہون وہان ہندوستان کے قومی و اسلامی نام لیوا لوگون کو بھی فراموش نہین کرسکتا کہ لاکھون روپیہ وصول کرکے بیدردی سے خرچ کرتے ہین اگر پردہ اوٹھے تو اندرونی منظر کچھ زیادہ خوشنما نظر نہ آوے ۔

ہندوستان کی انجمنون کا حال مجھے معلوم نہین مگر قومی روپیہ کو اس طرح خرچ کرنا اوس سے بہتر نہ ہوتا ایک حد تک یہہ کو

[طہران - ۷ اگست ۱۹۱۱ع = ۱۲ شعبان ۱۳۲۹ہجری]

قرائت خانہ وطنیہ اور آقا مرزا محمود خان

آج قرائت خانہ وطنیہ مین پھر آقا سید حسین سے اور ایک صاحب آقا مرزا محمود خان سے بھی جنکی مذہبی اور قرآنی واقفیت وسیع اور خیالات عالی تھے ملاقات ہوئی - یہہ صاحب ہمدان کے دفتر تار کے افسر ہین اور جب کبھی قومی اور ملی کام ہوتا ہے یہان پہونچ جاتے ہین - اون کے دو لڑکے مدرسے مین پڑھتے ہین - انگریزی بھی جانتے ہین - مین نے ایران کی تاریخ اور جغرافیہ مین اون کا امتحان لیا - ایرانی شرفا کے لڑکے عموماً یہان کی بہ نسبت زیادہ مودب و مہذب معلوم ہوتے ہین - آن سے معلوم ہوا کہ ہمدان مین جو فوج گورنمنٹ کی گئی اوس نے کچھ کام نہین کیا اس وجہ سے کہ افسر دربردہ سالار الدولہ کا حامی ہے - ایران کی حالت اُنھون نے سخت نازک بیان کی - مین نے دریافت کیا آخر نتیجہ کیا ہوگا؟ - کہا کوئی دست غیب اس مُلک کو بچا رہا ہے - ورنہ بچنے کی کوئی صورت نہین +

جناب موتمن الملک رئیس مجلس سے ملاقات کے لئے رقعہ لکھا مگر وہ شمران گئے ہوئے تھے +

مشروطہ کے عہد کی خرابیان اصلی و فرضی

آج مشروطہ کی خرابیون پر مفصل گفتگو سید حسین اور دیگر حضرات سے ہوئی - وہ کہتے ہین کہ اہل مشروطہ پر ماہیت و طبعیت کی محض ایک تہمت ہے جو بدنام کرنے کے لئے گھڑی گئی ہے شراب پہلے ملک مین رائج تھی اور خفیہ تھی اب محصول لگا دیا ہے کہ سستی فروخت نہو - یہود و مجوس وغیرہ بیچنے والے ہین - کوئی مسلمان علانیہ نہ پی سکتا ہے نہ فروخت کر سکتا ہے نہ خرید سکتا ہے - مین نے سمجھا کہ حریت کے یہ معنی نہین نہ مشروطہ کے کہ جس شخص کا جو جی چاہے کرے بلکہ سب پر لازم ہے کہ قانون کے دائرے کے اندر عمل کرین اور چونکہ ملکی قانون اس جگہ اسلام ہے اسلئے شراب کی علانیہ فروخت کا منع کرنا عین مشروطہ و پابندی قانون ہے - جندی خانون (فواحش خانون) کے تفصیلی حالات معلوم نہین ہوئے مگر سب لوگ کہتے ہین کہ ایسے مکان اور سب عورتین طہران مین شخصی حکومت کے وقت مین بھی ہمیشہ تھین - اب پولیس نگرانی کرتی ہے کہ لوگ اون مکانون مین بلوہ اور جھگڑا نہ کرین اور کچھ فیس لے لیتے ہین مگر واقعی اب ان امور کا زور کسیقدر

بڑھتا جاتا ہے اگرچہ پہلے بھی ایسے اعمال ناشایستہ خفیہ ہوتے تھے +

آج روزنامچہ مجلس سے معلوم ہوا کہ مشہد مقدس میں چند آدمیوں پر بغاوت کا شبہہ تھا - اون کو گرفتار کرنے گئے اور او نھون نے ایک سپاہی کو مار ڈالا لہذا دو آدمیون کو پھانسی دی گئی - اخبار فروش لڑکے کہہ رہے تھے "مستبدین را بدار زدند" ایسی صداؤن سے اخبار فاسے بک جاتے ہین +

دار الفنون — آج مین وزارت خانہ معارف و اوقاف مین جو خط علاء السلطنت وزیر کے نام تھا اسکو لیکر ملنے گیا تاکہ ایک کمرے مین لیکچر کا بندوبست و اجازت ملے عمارت بہت صاف اور اچھی تھی جیسی دو منزلہ کوٹھی ہوتی ہے مگر بوجہہ تعطیل سب خالی تھی - نیچے ایک بڑا مدرسہ ہے - جگہہ جگہہ قلمی جلی خط کے نوٹس آویزان ہین کہ اندر بلا اجازت داخل نہ ہون اور وقت ضائع نہ کرین - ٹیلیفون بھی لگے ہوئے تھے - ایک طرف سرکاری مطبع بھی تھا - آقا سید حسین میرے ساتھ تھے جن کی وجہ سے لوگ مجھ سے باخلاق پیش آتے تھے صرف ایک کمرہ کھلا تھا جس مین ایک کمیٹی سی ہو رہی تھی اور اوسپر لکھا تھا "فلاحت و لسان روسی" - اس کمرے مین زبان روسی اور فن زراعت پڑھانے کی جماعتین بٹھائی جاتی ہین - طہران کی تعلیم واقعی کالجی تعلیم نہین بلکہ کالجیٹ اسکول کی تعلیم سمجھنی چاہیئے - اگرچہ یہہ تعلیم بہت عام ہے +

دو دن کی تعطیلین — یہان جمعہ اور دوشنبہ کو دو عام تعطیلین ہین - وزیر معارف و اوقاف جن کا دفتر اس عمارت مین ہے علاء السلطنت ہین - بغرض جلسہ تاج پوشی شاہ جارج پنجم لندن گئے ہوئے تھے +

پولیس طہران — کل میدان توپخانہ کے جنوبی طرف خاص طہران کی پولیس کا ادارہ ایک خوشنما اور بلند عمارت ہے وہان اہل پولیس نیلی اور خاکی وردی یعنی کوٹ پتلون پہنے جمع تھے - ہزار سے زیادہ جوان ہونگے اون کو افسر کچھ بتا رہے تھے - غالباً رات کا واچ ورڈ (خفیہ نشان) تھا - خاص طہران مین پولیس کا انتظام برا نہین اور لشکر بھی ہر جگہہ نظر آتا ہے - سپاہی اچھے اور وردی پہنے ہوتے ہین - اگر کل لشکر جو اس وقت دولت ایران کے پاس تنخواہ یاب ہے جس کی تعداد سوار پیادہ ملاکر غالباً پچاس ہزار ہے ایسا ہی ہو تو مین سمجھونگا کہ مشرو

باوجود اپنے نقایص کے امتحان مین کسی قدر پاس ہوگئی ہے کیونکہ دو سال قبل بوقت معزولی شاہ سابق ایران کے پاس کارآمد لشکر ۸-۱۰ ہزار سے زیادہ نہ تھا۔ مگر کاغذ پر ایران کا لشکر عرصے ایک لاکھ سمجھا جاتا تھا۔ بہت سے بختیاری کسان میلے کپڑے پہنے بندوق لئے آرہے تھے یہہ لوگ اپنے افسر قبیلہ کے پورے مطیع ہین اون کو اور طہرانی والنٹیرون کو مجاہد کہتے ہین یہہ لوگ جنگ کے لئے بجانب مازندران برخلاف شاہ سابق وکرمانشاہ برخلاف سالار الدولہ جارہے ہین ؁

پارلیمنٹ ایران کی کیفیت

[طہران - ۸ راگست ۱۹۱۱ع = ۱۳ رشعبان ۱۳۲۹ھ]

آج مجلس دارالشورے مین گیا۔ بلٹ (ٹکٹ) مل گیا تھا۔ اوسپر لکھا تھا کہ ہتھیار ساتھ نہ ہون۔ مجلس کے عالیشان مکان کے دروازے پر سپاہی کھڑے تھے اونھون نے بھی ہتھیارون کو دریافت کیا۔ اندر ایک زینے سے گئے جسپر نہایت قیمتی قالین لگے تھے۔ دو طرف منزل بالا پر اور ایک طرف منزل زیرین پر جہان تماشائیون کی کرسیان لگی تھین وہان اور ہال مین (جو علی گڑھ کالج ہند کے سٹریچی ہال سے دگنا لمبا اور دو ثلث چوڑا تھا) نہایت عمدہ قالین بچھے تھے۔ ممبرون کے لئے بینچ تھے جن کے آگے لغرض تحریر تختے لگے ہوئے تھے جو بوقت تقریر یا آمد و رفت ہٹ سکتے تھے۔ بلندی پر ایک پلیٹ فارم پر تھا جسپر موتمن الملک پریسیڈنٹ جو ایک خوددار شخص ہے بہت متانت سے بیٹھا تھا اور ذرا سی سرگوشی اور بیقاعدگی پر گھنٹی بجاتا تھا۔ بینچون کے اوپر اور کمر لگانے کی جگہ پر مثل پارلیمنٹ کی بینچون کے عمدہ گدے لگے ہوئے تھے۔ یہ بینچ سلسلہ وار چلے جاتے تھے اور پلیٹ فارم پر پریسیڈنٹ سے نیچے نیچے نصف دائرہ کے ⁀⁀ طریقے سے پریسیڈنٹ کے سامنے لگے ہوئے تھے۔ پریسیڈنٹ کی میز کے پاس دو ایک میزون پر کچھ لوگ پارلیمنٹ کا عملہ یا ماتحت عہدہ دار بیٹھے تھے اور نیچے سرکاری رپورٹر تھے اور ایک خاص گیلری مین رپورٹران اخبار تھے جس مین روس کے اخبار نووی ورمیا کا ایک ایرانی رپورٹر بھی تھا۔ اوس کو دیکھکر ہمارے رفیق آقا سید حسین نے کہا کہ یہہ ایک بے حمیت ایرانی ہے کہ روس کی خدمت کرتا ہے۔ بحث قانون انتخاب کے متعلق تھی جو چند ماہ بعد ہونیوالا ہے[1]

[1] کیا ایسا کوئی انقلاب ہونیوالا ہے بظاہر تو اندرونی سلاطین اور بیرونی معاملات اس مجلس کو ختم کرچکی ہین اور (ع) آن قدح بشکست و آن ساقی نماند کا

مجلس تقریباً دوسال سے ہے- اکثر ممبر نوجوان ہین بعض بالکل مُلّا معلوم ہوتے ہین تقریرین عموماً مختصر اور فہمیدہ تھین موقع
بھی کمیٹی کے اجلاس کا تھا یعنی اصولی بحث نہ تھی صرف تفصیلی مضامین پر گفتگو تھی- بلکہ فقرہ فقرہ قانون انتخاب کا
پڑھا جاتا ہے اس بات پر بہت بحث ہوئی کہ جس جگہ کا ممبر ۶ ماہ تک بلاوجہ غیر حاضر ہو مجلس اُس کی جگہ دوسرا
آدمی مقرر کرے- بعض لوگ کہتے تھے کہ خود اہل مقام انتخاب کرین کوئی کہتا تھا کہ ممبر غیر حاضر جس پولیٹکل گروہ
یا فرقے کا ہے اوسی فرقے مین سے منتخب ہو ایک شخص کہتا تھا ممبر کو مجلس کیسے موقوف کر سکتی ہے قوم نے انتخاب
کیا ہے اوسے اختیار ہے کہ جیسے آدمی کو چاہے انتخاب کرے خواہ وہ حاضر ہو یا نہ ہو ہم کو کیا مطلب- قائم مقام
یا نائب وزیر داخلہ جسکے صیغہ کا مسودہ تھا اوس کی آواز دھیمی تھی وہ اعتراضون کا مختصر جواب دیتا تھا- بنچون کے
سامنے چارون طرف ملازم پھرتے رہتے ہین جو ممبر گفتگو کرنا چاہے اپنا نام لکھکر اُن خادمون کو دیتا ہے- وہ
پریسیڈنٹ کو دیتے ہین- پریسیڈنٹ سلسلہ وار اُن لوگون کو نام لیکر پکارتا ہے- مثلاً آقائے زنجانی " تب
وہ تقریر کرتے ہین- بعض لوگ شروع کارروائی مین اطلاع دیتے ہین کہ ہم فلان فلان فقرہ کے متعلق مخالفت
کرین گے- مسودہ کے موافق بولنے والون کو بولنے کا زیادہ موقع نہین دیا جاتا- اور یہ اچھی بات ہے کہ جب مسودہ
کی مخالفت ہولی ہے تب جواب دینے والے بھی تقریر کرتے ہین ؛

مین اخبارون کے پڑھنے سے مجلس دار الشورائے ملی کی لیاقت و دانش کا جو اندازہ سمجھتا تھا اوس سے دو چند
پایا- لاکن زبردست لیڈر یا مقرر نظر نہ آتا تھا محض متوسط لوگ تھے جن پر غالب آجانا اور جن کا لیڈر بن جانا
مشکل نہین ؛

ملاقات با شیخ یحیی کاشانی ایڈیٹر مجلس

آج روزنامہ مجلس کے دفتر مین شیخ محمد کاشانی کے پاس گیا اونھون نے ملاقات کے لئے نہ آنے کی
معذرت کی[1]- پیپر روزانہ اخبار کا پیکٹ تبادلہ مین آتا ہے- اونھون نے پیکٹ اور ایک

---

[1] اصل بات یہ معلوم ہوئی کہ چونکہ ہمارے قیام تہران کے دنون مین ملاقات زیادہ آتے ہین اسلئے یہ شخص امور کی ... ملنے نہ آسکے- بعض چھپ کر آتے تھے ۱۲- منہ

پرچہ روزنامہ مجلس کا دیا معلوم ہوا کہ باوجودیکہ پارٹی کی طرف سے دوصد تومان ماہوار (ساڑھے پانچسو روپیہ)
اس اخبار کو ملتا ہے ۔ تب بھی آمدنی سے خرچ بہت زیادہ ہے اور نقصان رہتا ہے یہاں تک کہ
ملک سلیق نے مالک حال کو جو پہلے محض ہیڈ کلارک دفتر اداره تھا اخبار مفت دیدیا ۔ پہلے ایڈیٹر کو بوجہ اردو
ہونے کے یہاں دفتر میں کوئی نہیں سمجھتا ۔ مگر ایڈیٹر نے کہا کہ میں اسلامی اتحاد قائم رکھنے کے لئے تبادلہ کو
برقرار رکھتا ہوں ۔

• بند حسین کے عزیز ایک نوجوان طالب علم سے ملاقات ہوئی جو بظاہر نہایت ذہین و خوش فہم اور عمدہ
آرٹیکل نویس ہے اس کا نام سید حبیب العلی ہے مگر عام ایرانیوں کی سستی اس پر بھی غالب ہے ۔ ہمدان کا طالب علم
ہے یہاں یوروپ جانے کے لئے وظائف لینے کی غرض سے آیا تھا ۔ مگر سعی و سفارش کی کمی سے کامیاب ہوسکا ۔
اس نے مرکز ایران کے خواص و عوام کے کچھ حال بیان کئے جنکے سننے سے سخت افسوس ہوا ۔ اس نے بتایا کہ
عموماً بددیانت و رشوت خوار ہیں اور بوجہ فضول خرچی جائز ناجائز جس طرح ملے روپیہ وصول کرنے کے لئے
تیار رہتے ہیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۞

[طہران - ۱۴ شعبان ۱۳۲۹ھ = ۹ اگست ۱۹۱۱ء]

عید شعبان کی روشنی آج رات کو عید شعبان اور ولادت امام مہدی کی خوشی ہوتی ہے ۔ جگہ جگہ لوگوں نے
لیمپ روشن کر رکھے تھے ۔ ہم محل بادشاہی کے ہجوم میں پہونچے ۔ مگر بڑی مشکل سے ۔ جگہ جگہ دس پندرہ ہزار آدمی
اور دو تین ہزار سپاہی موجود تھے ۞

حسب رواج روشنی محل قدیم کے سامنے تھی اور بینڈ بجتا تھا اور سپاہی جو شہر میں ہیں قطار باندھے کھڑے
تھے ۔ کہتے ہیں آتشبازی امسال کم چھوڑی گئی کیونکہ پریشانی و خانہ جنگی ہے ۔ اور بادشاہ و نائب السلطنت
دونوں باہر شمران میں موجود ہیں ۔ مگر آگے پیچھے دور تک آتشبازی کے چکر خوبصورت لگے ہوئے تھے ۔ اور
ہزار روپیہ سے زیادہ کی آتشبازی ہوگی ۞

شہر کی افواہیں آج شہر میں عجیب خبریں مشہور ہیں اگرچہ صرف ایک خبر کی توثیق ہوئی ہے - ایک یہ کہ دماوند کے قلعہ کو افسر فوج نے مع توپ کے بادشاہ معزول کے حوالہ کر دیا ہے دوسرے یہ کہ ایک لڑائی ہوئی جس میں مشروطہ کی فوج کو شکست ملی - ایک یہ کہ محمد علی شاہ کے لشکر کو شکست ہوئی - ایک نوجوان بیچارہ قرائت خانہ میں آیا تھا - مجاہد تھا - ایک دو دن میں پچاس ہمراہیوں کے ساتھ جنگ میں جانیوالا تھا اوس نے کہا کہ ہم اس لئے لڑتے ہیں کہ ہماری ناک اپنے پاس رہے ورنہ شاہ مخلوع کے آنے پر روس کے پاس چلی جاویگی روس کے خلاف طہران کے حرار میں سخت جوش ہے اور ارکان مجلس بھی روس کے خلاف ہیں - برخلاف اس کے اعراہیت آجکل انگلستان کے خلاف میں نے کوئی جوش نہیں دیکھا - کہا جاتا ہے کہ اعتدالی یعنی مُلّا اور تجار شاہ پسند اور روس کے طرفدار ہیں - تجار تو البتہ اپنا نفع چاہتے ہیں اور روسی بنک کی ضمانت پر مال لیتے ہیں مگر مُلّاؤں کی نسبت میں یقین نہیں کرتا لیکن یہ ظاہر ہے کہ شاہ سابق کا آنا روس کی چشم پوشی اور خفیہ امداد اور بعض اشخاص کے براہ راست پہونچنے اور روسی رعایا کو بھرتی کرنے سے ہوا ہے - اور اگر شاہ مخلوع نے تخت حاصل کر لیا تو یقیناً ایران روس کے ماتحت ہو جاویگا اور ہندوستان کو بھی خطرہ کا سامنا ہوگا - لیکن بہت سے مُلّا کہتے ہیں کہ شاہ سابق کا آنا اون کے لئے مفید ہوگا ❖

ایک تقریر کی تیاری آج میں نے اپنی تقریر فارسی "ضرورت حالیہ ایران" کے عنوان سے تیار کی کل بھی کسیقدر لکھی تھی اخبار ایران نو غلطی سے دو تین دن پہلے لکھا ہے اوس میں اعلان چھپا ہے کہ دارالفنون میں کانفرنس بغرض یالا ہوگی "کنفرانس" یہاں فرانسیسی اصطلاح کے بموجب لیکچر کو کہتے ہیں یعنی میرے لیکچر کا اعلان اخبار ایران نو نے شایع کیا ہے - روزنامہ استقلال نے میری نجف اشرف کی تقریر چھاپنی شروع کی ہے دو ثلث چھپ گئی ہے اور لکھتا ہے کہ "صاحب کنفرانس (لیکچرار) جناب وحید دانشمند خواجہ غلام الثقلین است کہ در کتب مرتضوی کہ از تالیفات جناب آقای مرزا رحیم بادکوبی است این کانفرنس را در نجف اشرف دادہ اند معتقدیم مراتب این شخص بزرگ نزد عموم دانشمندان ہمین رسالہ است" ❖

روزنامہ مجلس کا خیر مقدم روزنامہ مجلس (معتدلی) نے آج وہ کل دستور العمل ۲۵ دفعہ کا چھاپا ہے جو میں نے ایران کے اتفاق و تمدن کی اصلاح کے لئے ہند میں لکھا تھا اور جس کی رو سے ایک خاص انجمن کے بنانے کی ضرورت ہوتی ہے -

جس کی شاخین ہر جگہ بہت +

اس اخبار نے ایک خیر مقدم لکھا ہے جو حاشیہ پر درج ہے اس سے آجکل کی فارسی نویسی کا نمونہ معلوم ہو سکتا ہے[له]

[طہران ۱۴ شعبان ۱۳۲۹ھ]

آج اخبار مین سخت پریشانی معلوم ہوتی ہے - لوگ ذکی الحس اور متلون ہین - ذرا سی خبر سے مثل فرانسیسیون کے سخت پریشان یا از حد خوش ہو جاتے ہین - کوئی خبر شکست کی آئی ہے جس کو صاف طور پر ظاہر نہین کرتے +

یخ | برف کو یہان یخ کہتے ہین اور طہران جیسے بڑے شہر مین بھی اسقدر ارزان ہے کہ ایک شاہی مین دس آدمیون کے لئے کافی آجاتی ہے - خود پانی بھی سرد ہوتا ہے - یہان لوگ پہاڑ پر سے کاٹ کر برف کے بڑے بڑے ٹکڑے مثل ہیرون کے گدھون پہ لاتے ہین سردی مین برف ہر جگہ خود گرتی ہے - یہان آجکل گرمی سخت سمجھی جاتی ہے - مگر

له | خیر مقدم | جناب فاضل جلیل و عالم بے مثیل و بدیل خواجہ غلام الثقلین ہندی چند روز ہے شہر طہران از راہ خانقین و کرمانشاہان در عراق ورود فرمودہ و پس از توقف چند روز خیال حرکت بسمت خراسان و زیارت روضۂ اقدس رضوی علیہ السلام والصلوٰۃ را دارند +

این فاضل جلیل را زیارت کردہ بحرے مواج از علم و ادب و اخلاق یافتیم با غیرتے سرشار و جوشے بیرون از حد راہ ترقی اسلامیان و تہذیب نفوس و تکمیل اخلاقی و رجحان و اولی مسلمین و مقالات مفصل بزبان انگلیس و ہندی و فارسی در ہر سہ کمال الفت را دارند - نوشتہ و نقشہ یک انجمن عالی را ترمیم و قواعد و نظامات اساسی آن را ہم روسے کاغذ آوردہ اند کہ برائے فہم علو خیال ایشان یک برہان کافی است - امروز لائحۂ ایشان را درخصوص انجمن فوق نشر بیدہیم و در نمرۂ آئندہ شرح زندگانی ایشان را درج و بہ نظر قارئین عظام خود می رسانیم با این لائحہ دارائے یک مقدمہ بسیار مفصل و علمی ست کہ بواسطۂ ضیق صفحات از درج صرف نظر کردیم - فقط شرح تشکیل قواعد را اینجا شیئے نمائیم و مقدم این خیرخواہ عالم اسلامیت را بایشان تبریک مے گوئیم "

(روزنامہ مجلس طہران - مورخہ ۱۴ شعبان ۱۳۲۹ھ)

ہندوستان سے بہت کم ہے ۔

گوشت | طہران او عراق عرب اور جملہ شہروں مین گوشت باہر سے ذبح ہوکر آتا ہے نہایت فربہ دُنبہ یا بکرا جس کی کھال
نکلی ہوئی چھیلا چھلایا جسپر سرخ یا سبز مُہر لگی ہوئی ہے باہر سے بیکڑون آتے ہین اور دوکانون پر لٹکے رہتے ہین جن
مین سے حسب مرضی خریدار کاٹ کر دیتے ہین۔ گوشت یہان مہنگا ہے اور ہمارے یہان کے حساب سے ۴ یا ۵ سیر
ہوتا ہے مگر وہان سے بہت بہتر ہے۔ باشندے عموماً صبح کو روٹی اور کھانا بازار سے لیتے ہین۔ معززین صرف خورش
وغیرہ گھر پکواتے ہین بعض مہمانخانے بنے ہوے وہی نہایت عالیشان ہین اور اون مین سنہ یاری ہے کُھلے لگے ہین۔ میز کرسیان
بچھی ہوئی ہین۔ لوگ وہان جاکر کھانا کھاتے ہین۔ ۳ یا ۴ روپیہ مین ایک وقت اعلیٰ درجے کا کھانا کھا سکتے ہین

خلق | مہذب لوگ بجید خلق سے پیش آتے ہین۔ قربانت شوم۔ فدائے شما۔ خیلے خوش بختی من کہ فائز شدم بخدمت
حضرت عالی۔ بندہ اہل ہند را خیلے دوست دارم۔ خدا نگہدار مسلمین ہند۔ یہ بعض عام فقرے اخلاق و تعارف
کے ہین جو فقرات خاص ہین آنہوں نے میرے ساتھ برتے ہین ۔

ایک ہندستانی نوجوان | ایک انتہائی پسند ہندوستانی مسلمان نوجوان جو انگلستان مین بھی رہ چکا ہے براہ اصفہان وارد تہران ہوا اسکے
خیالات عجیب و غریب ہین مجھکو بار بار ضرورت پڑی کہ اہل ایران پر ظاہر کرون کہ مسلمانان ہند کی پالیسی حکومت انگلستان کے
بالکل موافق ہے۔ اگرچہ لوگ عموماً اور آزادی طلب خصوصاً اس پالیسی سے بھڑکتے ہین اور مسلمانان ہند کو برا کہتے ہین
مگر ہماری ضرورتون سے ناواقف ہین[1] ۔

---

[1] بحیثیت سیاح مجکو صحیح واقعات لکھنے چاہئین کہ بیرون ایران یا ہر عرب و ترک و مصری سبکی ہی کہ "محبوسیان ہند" سے
مسلمانون کو منافقت نہ چاہیے۔ ملکی اتفاق اعلحضرت جارج پنجم اور اعلحضرت آغاخان کی بھی صلاح ہے۔ بعض لوگ
جن کی نظر دفترون کی کلارکی اور قانون گوئی کی تعداد اور ہندی اور اردو کے رسم خط سے آگے نہین بڑھی اسکا
کے علانیہ مخالف ہین اور بعض تنگ نظر اور کوتاہ بین ہندو اخبار والے اہل ہند بے طرز عمل سے ایک عمدہ بہانہ جُدائی چاہنے والون کو دیتے
ہین اور ہندوستان کے مستقبل کو خطرہ مین ڈالتے ہین مگر وہ وقت دور نہین کہ جاہلانہ تعصب اور لوگون کا لالچ دونون مین کم ہو۔ منہ

[طہران - ۱۵ شعبان ۱۳۲۹ھ = ۱۰ اگست ۱۹۱۱ء]

محل شاہی میں ۱۵ شعبان کا فوجی سلام

آج صبح ۱۵ شعبان (ولادت حضرت صاحب العصر کی خوشی میں) افواج کی سلامی تھی۔ محل کے اندرونی حصے میں جانے کی ممانعت تھی مگر آقا سید حسین مدیر (سکرٹری) قرات خانہ نے ایک معمر بزرگ سے جو انگریزی لباس و ایرانی ٹوپی پہنے تھے میرا کچھ ذکر کیا اور اندر ساتھ لے گئے۔ یہ بادشاہ حال کے اتابیقون میں ہیں بہت سے صحنوں اور عمارتوں کے اندر گزر کر محل کے اندر گئے۔ محل کا صحن ایک عظیم الشان باغ ہے جس میں سنگ کا فرش حوضوں کے کنارے پر ہے اور حوضوں کے اندر فوارے لگے ہیں اور نہریں حوضوں میں جاری ہیں ان حوضوں میں چاروں طرف سے پانی اُبلتا رہتا ہے اور بڑے بڑے سایہ دار عالیشان درخت دور تک دونوں طرف چلے جاتے ہیں صحن کے ایک طرف مختلف درباری تعداد میں کوئی تین چار سو عموماً سیاہ اور بعض اور رنگ کا لباس پہنے موجود تھے۔ نائب السلطنت ناصر الملک بھی گذرے۔ تصویروں کی عموماً اچھی نہیں آئی۔ فربہ اندام بلند قامت ایک خاموش اور متین شخص ہیں۔ داڑھی کچھ بڑی ہے عمر ۶۰ سال سے کچھ کم ہے ان کا لباس انگریزی نہ تھا۔ بلکہ جامہ دار کی عبا اور اوس کے نیچے ایک نیلی قبا تھی صحن کے چاروں طرف فوجیں مع اپنی بینڈ اور علم اور نشان کے سلامی کی غرض سے کھڑی تھیں وہاں سب کی نئی اور اعلیٰ درجے کی تھیں اور جہاں تک میں نے دیکھا مفصلہ ذیل قسم کے سپاہی تھے:-

(۱) کاسک یا قزاق جن کے افسر روسی ہیں اور جن پر دولت مشروطہ کو بھروسہ نہیں کیونکہ دو سال قبل انھوں نے بادشاہ مخلوع کی طرف سے سخت جنگ کی تھی ان کی ٹوپیاں بھی روسی وضع کی ہیں۔ ان سپاہیوں کی تعداد کم تھی اور سلاح بھی اون کے پاس گویا نہ تھے منجملہ کئی ہزار کے ایک سو موجود ہوں گے۔

(۲) کیڈٹ یعنی فوجی افسروں کے مدرسہ کے طلبا فوجی لباس میں تھے۔

(۳) مدرسہ حربیہ کے طلبا نہایت عمدہ اور صاف لباس میں بہت عمدہ طریقے سے چلتے تھے: یہ ایک نیا دستہ بھرتی کیا گیا ہے کوئی یکصد ہوں گے

(۴) ریفارم یہ ایک فوج کا نام ہے جو جدید طریقے سے درست کی گئی ہے - اسکی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہوگی -

(۵) قدیم سپاہی تانبے کی ٹوپیان پہنتے ہیں پرانے زمانے کی یادگار تقریباً تیس چالیس سپاہی تھے جن کے سرون پر خود نما ٹوپیان تھین - چونکہ گرمی مین تکلیف دیتی ہین اسلئے باقی فوج کے سرون پر تمغون سے منسوخ ہین -

(۶) فوجی پولیس یا جنڈارمی یہہ بھی ایک ہزار سے کچھ کم ہون گے -

سلطان احمد شاہ | کل فوج دو تین ہزار اور درباری چار سو ہون گے - سلطان احمد مرزا کو ہم نے سفارت خانے سے دیکھا مدبر سفارت خانہ کی رائے تھی کہ اون کی سواری قریب آنے پر ہم لوگ کھڑے نہون کیونکہ بادشاہ مستبد اور اپنے باپ کا خیر خواہ ہے اور مشہور ہے کہ چند ہفتہ قبل روس کے سفارت خانے مین بھاگنے والا تھا - مگر روک لیا گیا اور تہران بھیجدیا گیا لیکن مدبر نے اصرار کیا کہ تعظیم کرنی چاہیئے - احمد شاہ تصویرون سے جسقدر کم عمر معلوم ہوتا تھا دیکھنے مین ایسا نہین - جسم بہت فربہ ہے اور دربار مین جاتے وقت لباس بالکل سادہ یعنی سپید چھوٹا کوٹ اور سپید پتلون اور ایرانی ٹوپی پہنے تھا - یہ شاہ معصوم دربار مین مخملی فوجی لباس اور کلغی دار تاج نما ٹوپی پہنے ہوئے نظر آیا - اوس کے چہرے سے ہوشیاری اور ضد کی علامات نمایان ہین - اوس کی تعلیم کی طرف بہت توجہ کی جاتی ہے - لیکن اصلی حالت معلوم نہین کہ واقعی عمدہ خیالات و معرفت رکھتا ہے یا نہین -

تمام لوگ سوائے نائب السلطنت اور بعض شاہزادون کے منجملہ اون کے مظفر الدین شاہ کا ایک فرزند بھی تھا) ڈرائنگ روم سے نیچے صحن مین اور نائب السلطنت اور چند خاص لوگ مع بعض خدام اوپر کمرۂ ڈرائنگ روم مین کھڑے تھے - اس ڈرائنگ روم کی تمام سقف شیشون اور فانوسون سے بھری تھی - برآمدہ مین صرف شاہ بیٹھا تھا اور نائب السلطنت ان کے برابر کھڑے تھے ؎

شاہ نے اپنی زبان سے کچھ کہا مگر ایسی چھوٹی آواز سے کہ مین جو تقریباً ۲۵ قدم کے فاصلے پر تھا نہ سن سکا پھر بینڈ نے سلامی ادا کی اور فوج نے اور خطیب نے خطبۂ عربی پڑھا - جناب رسالتمآب حضرت امیر المومنین یا امام مہدی کا جہان نام آتا تھا تو شاہ سے لیکر خادم تک سب سر جھکاتے تھے - شاہ نیلے رنگ فوجی لباس مین تھا

مگر اوس کے چہرے سے بھی اکثر لوگون کی طرح اداسی اور پریشانی برس رہی تھی کسی نے قصیدہ پڑھا وہ بھی کچھ ہماری سمجھ مین نہین آیا - مگر یہہ کہ بادشاہ سایۂ صمدی ہوتا ہے - بعد مین معلوم ہوا بادشاہ کی تقریر یہہ تھی کہ "خدا کا شکر ہے کہ عید ولادت امام سے اوسنے ہم کو موفق کیا اور اُمید ہے کہ خدا ہم کو دشمنان داخلی و خارجی سے بھی نجات دیگا" ظاہر ہے کہ یہہ تقریر نائب السلطنت یا وزرا کی ساختہ تھی - اس کے بعد تمام فوج کی واپسی ایک دروازے سے ہوئی اس موقع پر مین نے فوج کو اچھی طرح سے دیکھا اور اچھی حالت مین پایا - مگر گورنمنٹ ایران کو پرانے سپاہیون پر اطمینان نہین اس لیئے نئے مجاہد اور مجتہدی محمد علیشاہ کی جنگ کے لئے بھیجتی ہے +

ناصر الدین شاہ کا فرزند جو بزرگ مجکو اندر لے گئے تھے اونھون نے ایک شخص کو جو فوج مین غالباً لفٹنٹ کا درجہ رکھتا تھا سلام کیا اور بتایا کہ یہہ ناصر الدین شاہ قاچار کا بیٹا ہے اور فلان فوج مین ہے - دریافت کیا کیا سب کا افسر ہے؟ کہا نہین! چونکہ اوس کی خدمت جدید ہے اس لئے محض چند سپاہیون کا افسر ہے - مین نے بھی دیکھا اوس جوان کی شکل ناصر الدین شاہ سے بیحد مشابہ تھی - چونکہ ناصر الدین شاہ کی حرمین بہت تھین غالباً اون سے اولاد بھی ہے +

ایرانی فوج کا تخمینہ جہان تک اندازہ ہوتا ہے اس وقت ہر قسم کی فوج اور ملٹری پولیس ملاکر ۵ ہزار نفوا عددان آدمی طہران مین موجود ہین یہہ سب مع عمدہ سلاح اور وردیون کے ہین اور اسی قدر باہر بھیجے ہوئے ہون گے - اندازہ سے دس ہزار فوج صوبۂ فارس مین ہے جہان کی بدامنی نظام السلطنت گورنر نے دور کی ہے اور دو تین روز ہوئے اوس کی موقوفی ہونے والی تھی مگر تار پر واپسی ملتوی کی گئی کیونکہ لوگون نے بہت فریاد کی - صوبۂ آذربائیجان مین بھی دس ہزار فوج کے قریب ملاکر موجود ہو گی[۵] اور صوبۂ عراق و یزد حمر دین گروہون کی تنبیہ کے لئے جو فوج بھیجی گئی چھ ہزار ہوگی - صوبۂ ہمدان مین دو تین ہزار فوج ہے اور صوبۂ خراسان مین ۳ - ۴ ہزار فوج یا شاید کچھ زیادہ ہو - باقی صوبون مین مشاہرہ یاب فوج کی تعداد اگر ۱۲ - ۱۴ ہزار سمجھی جاوے تو ایران کے پاس اس وقت قابل جنگ ساٹھ ہزار مہذب فوج ہے +

---

۵ مابعد سے شجاع الدولہ جو گورنر آذربائیجان مقرر ہوا تھا زیادہ حصہ فوج لیکر محمد علی شاہ کا طرفدار ہو گیا اور اوس کا سرپرست بنا - آج کہ مین یہ سطرین لکھ رہا ہون بعد مغلوب ہونے کے اوسنے بہ تائید روس تبریز پر قبضہ کرلیا +

لیکن جب تک اندرونی امن نہ ہو یہ سب خارجی دشمن کے مقابلے مین کام نہین آسکتی اور دیہ چیؤا دون کی تعداد آسانی سے واقعی دو لاکھ ہوسکتی ہے ✣

علاوہ اس ساٹھہ ہزار فوج کے ایل قشقائی ایل بختیاری ایل شاہسودن کرد - شیخ محمرہ وغیرہ اگر دولت کا حکم تسلیم کرین تو ضرور ایک لاکھہ چالیس ہزار اسلحہ آدمی میدان مین لاسکتے ہین - اگر کسی بیرونی دشمن سے مقابلہ ہو تو کم و بیش اس بُری حالت مین بھی لشرکت شیخ محمرہ ایران دو لاکھہ فوج لاسکتا ہے - اس مین باقاعدہ اور بیقاعدہ دونون شامل ہونگی جس طرح دولتِ عثمانیہ بارہ لاکھہ اور سلطنت برطانیہ ساڑھے تین لاکھہ فوج ہند مین لاسکتی ہے - مگر ایران کے پاس روپیہ مطلق نہین اس لئے اوس کی طاقت بیکار ہے اور کبھی ایک مرکز پر جمع نہین ہوسکتی کیونکہ خرچ جنگ آجکل تہیہ کُن ہے ✣

لیکچر دارالفنون | آج شام کو دارالفنون مین ضروریات حالیہ ایران پہ فارسی مین لکچر دیا - تقریباً سو ڈیڑھ سو آدمی تھے آجتک ایسا سخت اعتراض ایرانیون پر شاید کسی نے بالمواجہہ وارد نہ کیا تھا - تقریر سخت تھی اور میرے تلفظ فارسی اصلی ماخذ سے عربی الفاظ نکالنے کے یہ لوگ عادی نہین ہین خاص خاص لوگ بہت تعریف کرتے تھے مگر جلد بولنے لگے شاکی تھے یہ تقریر بیان کی اخبارون مین دی جاویگی اگر گنجایش ہوئی تو اس سفرنامہ مین بطور ضمیمہ بھی شامل کرون گا یہ تقریر اگرچہ ایران کی تمدنی اور اخلاقی ضرورتون کے متعلق ہے مگر حق یہ ہے کہ اوس کا نصف بلکہ نصف سے زیادہ حصہ ہندوستان اور بیرون ہند کے عام مسلمانون کی اصلی کیفیت ہے ✣

مہمانخانہ ناصریہ | رات کو مہمانخانہ ناصریہ مین جو ایک عالیشان عمارت و باغچہ ہے فالودہ کھایا - فالودہ جس مین کُٹی ہوئی برف ملی ہوتی ہے لذیذ اور عمدہ ہوتا ہے - یہان اسی طرح شام کو مہمانخانہ ہین جس مین باغ و حوض و میز و کرسی و برقی روشنی اور سب سامان آرایش و شربت ہوتے ہین ہر قسم کے لوگ جمع ہوا کرتے ہین - اور ہر پارٹی یا حیثیت کے آدمی اپنے اپنے مذاق کے مہمان خانون مین جاتے ہین ✣

طہران - ۱۶ شعبان ۱۳۲۹ھ = ۱۱ اگست ۱۹۱۱ع

کاسک ایران اور شروطہ

آج ایک مہمانخانہ مین جو ڈھولکوات کا مرکز اور شاہی محل کے سامنے ہے کھانا کھایا۔ ایک نوجوان کو جسکو شاہزادہ کہتے تھے اور جو سخت شروطہ ہے یہان بیٹھا تھا اور ایک قزاق (کاسک ایرانی) سپاہی جو اوس کے پاس تھا اوس سے کہہ رہا تھا کہ تم قزاق خانہ سے استعفا دیکر شاہ معزول سے جنگ کے لئے ساتھ چلو۔ کاسک رجمنٹ شہر مین ایک بلند پختہ عمارت مین مقیم ہے اور گورنمنٹ کو اوسپر کچھ بھروسا نہین۔ اس لئے ایک ہزار ارمنی فوج شہر سے باہر کیمپ مین ہر وقت تیار رہتی ہے کہ وہ بغاوت کرین تو اون کا انتظام کیا جاوے۔ یہان کی باقاعدہ فوج پر بھی بھروسا نہین بلکہ اس طرح لشکر محمد علی مرزا سے لڑنے کے لئے بھیجا گیا ہے کہ اوّل دستہ باقاعدہ سربازان دولتی کا رہیگا اون کے پیچھے بختیاری اور دوسرے مشروطہ مجاہد (والنٹیر) جب یہہ لوگ غفلت کرینگے یا دشمن سے ملنا چاہینگے تو پیچھے کی فوج اون کو بندوقون سے اڑا دیگی۔ اس سے موجودہ گورنمنٹ کی مشکلات کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس ناگہانی بلوے سے جسمین رعایا و فوج سب خلاف ہے اون کو کیسی بڑی دقت کا سامنا ہے

ایک انسپکٹر جنگ

ایک انسپکٹر محکمہ جنگ جسنے شہر پیرس فرانس مین بھی قیام کیا ہے اور جو بظاہر بہت مہذب معلوم ہوتا ہے اوس سے گفتگو ہوئی۔ اوس کا مشاہرہ ۵ تومان = ۲ مع ۵ روپیہ ماہوار ہے اور سابق شاہ کے یہان اوس کا بھائی وائلن باجہ بجانے پر ملازم تھا۔ خود کو بہت محب وطن ظاہر کرتا تھا۔ کہتا تھا کہ رجمنٹ کاسک تیار ہین کہ ہتھیار دیدین مگر مصلحتاً ان سے ہتھیار نہین لئے گئے۔ مین نے کہا کہ اون کو الگ سمجھا یا کیون نہین جاتا کہ بمقابلہ اپنے ملک کے روس کی موافقت مناسب نہین۔ اس شخص نے کہا کہ مین نے بہت سمجھایا وہ شاکی ہین کہ روسی افسر قریب نصف تنخواہ کے خورد برد کر لیتے ہین۔ اور روسی افسر سب خوش نہین ہین۔ مگر شکایت کرتے ہوئے ڈرتے ہین۔ اوراتفاق و ترقی اعتدالی ملی کرات اور مستبد سب پارٹیان اون کی فوج مین ہین ❊

پولیٹیکل فریق

مین مناسب سمجھتا ہون کہ ان مختلف اصطلاحون کے معنی ظاہر کر دون کیونکہ یہان بار بار اون کا استعمال ہوتا ہے ۔

مستبد

استبداد سے مستبد نکلا ہے اس کے معنی بختگی یا استقلال کے ہین جو لوگ چاہتے ہین کہ بادشاہ کو پورے

اختیارات حاصل ہون اور رعایا خطر یقے پر نہ چلے اور پُرانے رسوم و انتظام باقی رہین وہ مستبد کہلاتے ہین ✤

مشروطہ وہ لوگ ہین جو چاہتے ہین کہ اختیارات بادشاہ اور ہر شخص کے ایک مساوی قانون کے ذریعے سے جسکو قانون اساسی کہتے ہین محدود ہوجاوین تاکہ ہر شخص اپنا درد سمجھ جاوے ✤

اعتدالی جو شخص یہہ چاہتا ہے کہ ایران کے اوضاع بدلنے مین احتیاط اور اعتدال سے کام ہونا چاہئیے۔ اور بڑی حد تک اُمرا اور علما کی موافقت لازم ہے۔ اور مثل کنسرویٹو کے ہین یعنی باوجود مشروطہ کے طرز حکومت ان لینے کے سب باتون کو اُلٹ پلٹ کرنا نہین چاہتے۔ یہ فرقہ اپنے آپ کو اعتدالی کہتا ہے اور روس اور انگریز سے ایکدم لگاؤ کرنے کو بُرا سمجھتا ہے ڈماکرات کے دراصل دو آتشہ مشروطہ ہین اور چونکہ اعتدالیون مین بہت سے مُستبد اور شاہ پسند چھپے ہوئے ہین اس لئے احرار ان سب کو چھپے ہوئے مستبد کہتے ہین ✤

ڈماکرات طہران مین ڈماکرات کی تعداد معتدل سے کم نہین یعنی جو لوگ پالیٹکس مین دخل دیتے ہین اون مین ڈماکرات نصف سے زیادہ اور مستبد ون مین تقریبًا ایک چوتھائی ہون گے۔ یہ لوگ چاہتے ہین کہ مساوات قایم کرین۔ امیرون اور علما کا زور توڑ دین اور مثل یورپ کے سوشیالسٹ کے مزدورون اور کاسبون کے حقوق مین ترقی دین ان کا سرغنہ آقا تقی زادہ ایک جری اور بحیوت نوجوان ہے آجکل قسطنطنیہ مین رہتا ہے۔ ان لوگون نے واقعی جدا ہوجانے مین بڑی غلطی کی ہے کہ اون کے خیالات کو اعتدالی لوگ سُن نہین سکتے اگر یہ معمولی مشروطہ مین ملے رہتے تو ملک کو بہت فائدہ پہونچا سکتے تھے خاصکر معتدلین کو مشروطہ کا ہمدرد رکھتے۔ مگر اب علماء اور وزرا وغیرہ سب اون کے خلاف ہین۔ یہ لوگ روس کی مخالفت مین بہت سخت ہین اور اعتدالی روس سے کبھی کبھی پناہ لیا کرتے تھے ان کا رجحان انگریزون کی طرف ہے۔ اگرچہ روس و انگلستان کے معاہدہ سنہ ۱۹۰۷ء سے جبکہ دونون ملکون نے سمجھوتہ کیا تھا ڈماکرات کا بھروسہ انگلستان پر نہین رہا۔ لیکن طہران کے سفارت خانون مین ایک حد تک رقابت جاری ہے۔ چنانچہ موجودہ کیبنٹ وزرا کی جو دو تہائی سے بنی ہے۔ اور جو ڈماکرات کہی جاتی ہے اوس کے بنانے مین انگریزی سفیر کی شرکت بیان کی جاتی ہے اور مجھکو اس خبر سے اسلئے تعجب ہوگا کہ برخلاف روس کے انگریزی قوم

دل سے محمد علی شاہ کے بادشاہ مستقل بننے سے خوش نہین اس خیال سے وہ مثل ایک گورنر روس کے ہوگا اور جنوب مین بھی کامل دخل رکھیگا۔ ممکن ہو کہ سفیر انگلستان کا خیال ہو کہ سوا ے ڈماکرات کے سچے دل سے کوئی گروہ سابق شاہ کا مقابلہ نہ کریگا۔ مگر کہا جاتا ہے کہ پچھلے دو سال سے چونکہ سارے عہدے معتد لین شخصی حکومت کے حامیون سے بھر گئی ہین اس لئے کام چلنے مین دقتین واقع ہوتی ہین۔ علاوہ اس کے ایک زبر دست گروہ ہے جس کو طنز اسکناسیون کہتے ہین یعنی زر طلب اسکناس روسی زبان مین ایرانی نوٹ کو کہتے ہین۔ یہہ فرقہ ہر جگہہ بہت قوی اور قدیم با اقتدار ہے ایران پر موقوف نہین ÷

ارتجاعی — ایک اور گروہ ہے جسکا بہت زور بتایا جاتا ہے یعنی وہ لوگ جو پہلے مشروطہ اور آزادی طلب تھے مگر اب حالات خراب دیکھکر بجنبہ پاؤن ہٹ گئے ہین ان کو ارتجاعی کہتے ہین یعنی اپنی راے اونھون نے بدل دی ہے۔ بڑی بڑے سردار، امرا، ملکہ علما بھی اس گروہ مین سمجھے جاتے ہین۔ مگر مشروطہ جس سے ناراض ہوتے ہین اوس کو ارتجاعی کہتے ہین۔

بہائی یا بابی حصہ مین — بہائی یا بابی جہان تک معلوم ہوا اب کسی قدر ظاہر ہونے لگے ہین۔ مگر سب لوگ ان کو ناپسند کرتے ہین کہتے ہین کہ روسی کونسلی نہ ہین اور محکمہ کسٹم مین جہان بلجیم کے لوگ ہین اکثر دفاتر مین بھی لوگ بھرے ہوئے ہین

فتح مشروطہ و گرفتاری رشید السلطان — مین آج شام کو سیر کے لئے خیابان نامر یہ مین گیا۔ بہت چوڑا کھلا ہوا بازار ہے جسکے دونون طرف شاندار دکانین ہین۔ مہمان خانے اور ہوٹل ہین۔ آج اکثر لوگ ایک دوسرے کو مبارکبادی دے رہے تھے اور مشروطہ لوگ بیحد خوش تھے اور جگہ جگہہ جمع ہوتے تھے اس کا سبب بھی معقول تھا۔ اس وقت تین فوجین برخلاف طہران جنگ کر رہی ہین جو تین سردارون کی ماتحت ہین۔ ایک مازندران مین ماتحت محمد علی مرزا شاہ مخلوع۔ دوسرے کوہ ماوند جو کہ طہران کے شمال مین ہے اوس سے نیچے ماتحت رشید السلطان کے جو ایک چھوٹے قبیلے کا افسر ہے اور گورنمنٹ طہران کی طرف سے کسی جگہ گورنر مقرر ہوا تھا۔ مگر باغی ہو کر از طرف شاہ سابق جنگ کرنے لگا تیسری مہم کردستان مین زیر سالار الدولہ ہے۔ خبر آئی ہے کہ رشید السلطان زخمی ہو کر گرفتار ہو گیا اور دو ایک دن مین گرفتار ہو کر آنے والا ہے اور اوس کے لشکر کے (۸۰) آدمی مارے گئے ہین۔ گویا جو سخت کام اوب رہ گئے ہی

ہے اوس کا ایک ثلث حصہ ختم ہوگیا ہے۔ رشید السلطان شجاعت او بہادری مین مشہور تھا۔ اور ایک اعتدالی رئیس سردار محی نے اوس کو شکست دی ہے ◆

[۱۷ شعبان ۱۳۲۹ھ = ۱۲ اگست ۱۹۱۱ عیسوی]

ایڈیٹر ایران نو جو ایک ایڈیٹر عمر کا ڈماکراٹ ہے اوس سے ملاقات ہوئی اپنا لیکچر چھپنے کے لئے دیا۔ لیکن اوس کو اعتدال آمیز خیالات پسند نہین آئے لیکچر چھاپنے مین اوس نے پس و پیش کیا اتنے مین خود اخبار کا بند کر دیا گیا۔

جلسۂ پارلیمنٹ — مجلس شوریٰ مین دوبارہ گیا۔ موتمن الملک رئیس (پریسیڈنٹ مجلس) سے سرسری ملاقات کی اور سہ شنبہ بغرض ملاقات مقرر ہوا اسی طرح معتدلین اور ڈماکراٹ کے لیڈرون سے بھی ملاقات کی۔

شہزادہ شیخ الرئیس سے جو ناصر الدین شاہ قاچار کے ابن عم اور مشہور واعظ اور مشروطہ طلب ہین ملاقات ہوئی کل مجلس شوریٰ ملی مین بھی تفصیلی ملاقات کا وعدہ ہے۔ نائب وزیر تعلیمات اور دو چار ممبران اور وائس پریسیڈنٹ مجلس سے ملاقات کی وہان ایک مختصر سا ہوٹل ہے جس مین شربت چاے۔ لیمونیڈ اور دوغ وغیرہ ملتا ہے یہان کھانے کے بعد مثل بغداد و عراق کے اکثر لوگ چھاچھ برف مین ملا کر پیتے ہین جس سے واقعی عرصہ تک خنکی رہتی ہے۔ مجلس مین بھی چھاچھ و برف ہوٹل سے ملتا ہے مجلس شوریٰ ملی مین آج بہت سی رپورٹین پیش اور منظور یا نامنظور ہوئین۔ جنگ کے لئے غیر معمولی اور خفیہ اخراجات کی غرض سے ۳ لاکھ تومان (تخمیناً ساڑھے آٹھ لاکھ روپیہ) منظور ہوئے۔ ایک کمیٹی جو اس غرض سے مقرر ہوئی تھی کہ وزرا اور مجلس مین اتحاد قائم رہے اوس کے ممبر وانے استعفا دیدیا۔ یہ ہو جبکہ اُن کی کوئی شنوائی نہین اور کمیشن سے فائدہ نہین نہ وزرا سے کوئی مخالفت ہے۔ بعض ممبر کہتے تھے کہ اوسی وقت مین کمیشن لینے مین تو حرج نہین مگر ممبرون نے نہ مانا۔ بعض دیہات جو ویران ہو گئے تھے کی معاملہ داران کا اجارہ بغرض آبادی دینا منظور ہوا۔ بعض ممبرس کے بھی خلاف تھے کہ یہ معاملہ وزارت سے متعلق ہے۔ مگر چونکہ بجٹ پر اثر پڑتا تھا اسلئے مجلس شوریٰ مین پیش کیا گیا۔[۱]

---

[۱] پارلیمنٹ اور وزرا کی کشمکش بڑھتی گئی جس سے پارلیمنٹ شکست کر دی گئی اور دوسری مجلس اب تک طلب نہین ہوئی اور وزرا اپنا وقار کھو کر رہ گئے

کردوں کا تعلیم یافتہ لڑکا اور ممبر پارلیمنٹ

میرے لیکچر دار الفنون مین ایک دو تعلیم یافتہ پنڈر کردستان کی بیرسون شریک تھے۔ مین نے لیکچر مین کہا تھا کہ یزید کا ظاہر عمل شریعت پر نہ تھا۔ وہ علانیہ شراب پیتا تھا اسلئے امام حسینؑ نے اوس کی بیعت نہ کی۔ بخلاف اس کے معاویہ بن ابی سفیان نے ظاہر شریعت مین خلل نہیں ڈالا اس لئے امام حسنؑ نے اوس کی اطاعت منظور کی اس کی اونہون نے شکایت کی (باقی لیکچر کی بہت تعریف کی) مین نے سمجھایا کہ ہند کے سنی و شیعہ جو تعلیم یافتہ ہین اون مین مسلم ہے کہ مسلمانون کی خرابی امیر معاویہ ابن ابی سفیان کے وقت سے پیدا ہوئی۔ اونھون نے یہہ بات تسلیم کی اور کہا کہ ہمارے تعلیم یافتہ لوگ بھی اسے تسلیم کرتے ہین مگر عام لوگون کے خیال سے مین اس بات کو کہتا ہی نہ تھا کہ دوسرے لوگون نے کہا کہ یہان تعلقات سنی و شیعہ بہت اچھے ہین۔ یہہ لوگ مشروطہ ہین اور جس سے میری گفتگو ہوئی وہ کردستان کی طرف سے ممبر پارلیمینٹ منتخب ہوا تھا۔ مگر مستبد لوگین نے تصدیق نامہ نہین دیا۔ یہہ لوگ کردستان سے بہ سبب شورش سالار الدولہ فرار ہوکر آئے ہین۔ مین نے اون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہان سنی و شیعہ مین ہمیشہ لڑائی رہتی ہے۔ سنی گروہ بھی اکثر سالار الدولہ کے حامی ہین وہ اپنے کو وہان سنی ظاہر کرتا ہے +

پسر شیخ فضل اللہ

مجلس مین ایک لاابالی جوان آغا مہدی سے ملاقات ہوئی جو شیخ فضل اللہ نوری مجتہد کے فرزند ہین اور جن کو شاہ پرستی مین پھانسی دی گئی۔ اس بات سے عام لوگ بہت خلاف ہین۔ کیونکہ اس سے پہلے ایران مین کسی عالم دین کو ایسی سزا نہین دی گئی آغا مہدی اُن کے فرزند سخت ڈماکرات اور حریت طلب ہین۔ مگر قدرے مراقی ہین۔ کیونکہ اپنے باپ کے مارے جانے کے دن یہ شخص پھانسی کے نیچے موجود تھا اور کہتا تھا کہ بہت اچھا ہوا وہ اسی قابل ہے۔ دشمن ملت ہے۔ گر یہان تک صحیح ہے کہ جیز دینے مین یہہ آغا مہدی بھی شریک تھا۔ یہہ خاصہ ملا ہے مگر کہتا ہے کہ مذہب کو معاملات ملکی سے سروکار نہین۔ صیغہ عدالت مین اس کا کچھ عہدہ بھی ہے۔ نجف مین تعلیم پائی ہے۔ یہہ ملا جب بگڑتا ہے تو حد سے گذر جاتا ہے +

شیخ محمرہ کا تار و جلسہ پارلیمنٹ

آج شیخ خزعل شیخ محمرہ کا تار بنام وزرا شایع ہوا ہے کہ مین ہر طرح خدمت ملک کے لئے حاضر ہون۔ محمرہ ایک عرب ریاست ماتحت ایران کے ہے اور اوس کے پاس دو تین جنگی کشتیان اور پانچ چھ ہزار

باقاعدہ فوج ہے - اور اگر ضرورت ہو تو اپنی فوج کے ۲۵ - ۳۰ ہزار آدمی لڑنے کے لئے جمع کر سکتا ہے - شیخ محمرہ کے تعلقات دولت انگلیشیہ سے دوستانہ ہین اور اوس کو خطاب جی سی ایس ملا ہے شیخ کا نام اپنے قبیلے پر خزعل ہے شیخ موصوف بظاہر مشروطہ کا دوست ہے مگر لوگ انگریزی سیلاح سنتے ہین کہ شیخ سخت مشتبہ ہے - بہر حال اون کا انتظام اپنے علاقہ مین بہت اچھا ہے اور ایران کی ماتحتی اور خیرخواہی سے بظاہر اوس نے کبھی انکار نہین کیا - جناب اخوند اور شیخ عبد اللہ مازندرانی کا خود کو معتقد ظاہر کرتا ہے اور مشہور مدبر ہے -

[طہران - ۱۸ شعبان ۱۳۲۹ھ = ۱۴ اگست ۱۹۱۱ع]

عجب آباد کی چھاؤنی آج مترجم آقا سید حسین کے ساتھ عجب آباد کے اردو (چھاؤنی) مین گیا - جہان ارامنہ اور مسلمان مجاہد جمع ہین - شہر سے ۲ - ۳ میل ہے - چھاؤنی کے اندر جانے کی ممانعت ہے - ایک افسر نے کہا آدمی جنگ کو رفتہ رفتہ روانہ ہوتے ہین آج بھی روانہ ہون گے - پوچھا کہان؟ تو دوست نے کہا یہ نہین بتایا جاتا - تحریری ہدایات دی جاتی ہین - لوگ سب طرح کے ہین اس لئے لشکر کے بھیجنے اور خبرون کے محفوظ کرنے مین جو احتیاط دیکھا تی ہے نہین ہین

بعض طہرانی بزرگون کا ملاقات کو آنا میری ملاقات کو آج کئی آدمی آئے - مرزا فضل علی تبریزی جو پچھلی پارلیمنٹ ایران مین رکن مجلس تھے اور اعتدال کی وجہ سے بدنام ہوئے - مجد الملک جو خاندان مجتہدین سے ہین اون کے باب سخت مشروطہ طلب تھے -

یہہ دونون حضرات ڈماکرات کے مسلک اور پروگرام کے اس قدر شاکی تھے جس قدر اون کے طرز عمل کے کہ یہہ لوگ مسکو بدنام کرتے ہین اور علما وغیرہ سے کام نکالکر یہہ چاہتے ہین کہ اختیار ہمارے ہاتھ مین رہے - کسی کو کہتے ہین کہ اس نے روس سے رشوت لی ہے اور فلان نے انگلستان سے - نیز یہہ فرقہ مذہب سے سروکار کم رکھتا ہے - علما مین صرف ایک آقائے تنجانی اور دوسرے ایک اور شخص زمرۂ علماے درجہ دوم مین اون کے ساتھ پارلیمنٹ (مجلس) مین ہین - مین نے ان حضرات سے بہت سے خیالات کی تائید کی اور کہا کہ واقعی بغیر امداد علما و امراء کے ایران کا کام نہین چل سکتا جیسا مین نے ھذا العنوان کے لیکچر مین بھی بیان کیا ہے - لیکن یہ معلوم ہوا کہ ڈماکریٹ کا کوئی ایک سرغنہ نہین ہے بلکہ نو آدمیون

کی خفیہ ڈائرکٹوریٹ (سرداری) ہے اور اون کا حکم مانتے ہین ان حضرات نے تسلیم کیا کہ مسلمان صحیح بھی اون مین شامل ہین اور ظاہری اختلافات ایسے مسائل ہین ہین مثلاً ڈماکریٹ کہتے ہین کہ محصول براہ راست ہونا چاہیئے اعتدالی اسکے خلاف ہین - مین نے کہا یہ نہایت مسئلہ علم پالیٹکل کانمی کا ہے جس کو طوطے کی طرح یاد کرلیا ہے -

(۲) اوقاف کا انتظام ہونا چاہیئے (ان صاحبون نے قبول کیا کہ اس مین ہرج نہین) ایسے ہی دو تین جزوی مسائل پر

مرزا ابوالفضل طالقانی کی ملاقات

اسی اثنا مین مرزا ابوالفضل ادیب طالقانی ملنے آئے یہ عدالتون کے وکیل ہین - وکیلون کا یہان امتحان نہین ہوتا - فریقین مختار خاص مقرر کرتے ہین - وکیل سے کچھ وکلا کے قواعد مرتب ہوئے ہین ان کی آمدنی بہت کم ہے یعنی بڑے وکلا کی - و تومان یا پونے تین سو روپیہ ماہوار[1] - عدالتون مین تعطیل ہے - لہذا اون کا دیکھنا ممکن نہ ہوا -

مرزا ابوالفضل سے معلوم ہوا کہ یہان دیانتدار بہت کم ہین - ہمارے یہان بھی عدالتون کا عملہ سخت پریشان کرتا ہے - مگر اوپر کے لوگ عموماً محتاط ہین - لیکن جب مرکزی آدمی بددیانت ہون جن کا حکم و دستخط لاکھون روپیہ پر اثر رکھتا ہے اور ہزارون آدمیون کو تباہ کر سکتا ہے تو نقصان بے اندازہ ہوتا ہے -

[۱۹ر شعبان ۱۳۲۹ھ = ۱۴ر اگست ۱۹۱۱ع]

حاجی آغا ممبر پارلیمنٹ سے ملاقات

آج حاجی آغا شیرازی جو غرفۂ عدالیہ کے مشہور رکن اور مقرر ہین ملاقات کے لئے آئے - دیر تک ایران کی پارٹیون کے متعلق گفتگو رہی - مین نے کہا کہ یہان عمارت بنیاد سے نہین اٹھاتے چھت سے نیچے کو لاتے ہین یعنی ملک مین سیاسی احزاب نہین - خود اپنی پارٹی کو فرض کر کے فرانس کی نقل اتارتے ہین - اونھون نے تسلیم کیا - احزاب سیاسی اور یہ اختلاف اوس وقت جائز ہے جبکہ ملک مین امن ہو عسکریہ درست ہو اور واقعی اہل ملک کے خیالات مین ایسا ہی اختلاف ہو جیسا مبعوثین پارلیمنٹ مین - حاجی آغا مجلس از جانب شیراز ہین - میری تجویز اصلاح تمدن وغیرہ کی بابت اونھون نے تائید کی مشہد مقدس

---

[1] وکلا کی کثرت یا اون کی آمدنی کا بڑا ہونا ملک کے لئے ہمیشہ نفع نہین بلکہ ایشیا مین تو مضر ہے ۱۲ - منہ

کی مجوزہ ریل کی بابت مین نے کہا کہ حضرت نائب السلطنت و مجتہدین نجف اشرف اپیل کرتے ہین اور ریل کا ایک حصہ اس روپیہ سے بنا کر منافعات واسطے ترقی و رفاہ اسلام کے خرچ ہو اور باقی کی شرکت ہو تو کیا حرج ہے۔ اونھون نے کہا کہ بہت مشکل نہین مگر فعالیت و اطمینان درکار ہے۔ حاجی آغا نے یہہ بھی کہا کہ اہل ایران کی خصلت مین سرعت اور ذہانت زیادہ ہے۔ نہایت جوش سے ایک کام کو شروع کرتے ہین لیکن جلد تھک جاتے ہین اور پھر اوس کام سے سیر ہو جاتے ہین۔ میرا خیال ہے کہ یہہ نتیجہ عیش پرستی کا نتیجہ ہے ❖

قیام در قرأت خانہ و عادت ہجو نوجوانان

یہان قرأت خانہ مین آج مین نے ایک خاصا آراستہ کمرہ خیابان ناصریہ مین کرایہ پر لیا۔ دو قران روز دینے طے پائے۔ سب قسم کے لوگ خاصکر سید حسین (مترجم نظام) کے دوست یہان آتے ہین۔ ان لوگون مین غیبت کی عادت زبردست ہے۔ اور ہر شخص دوسرون کی جو اون کا دوست نہ ہو ہجو کرتا ہے۔ اور اوس کی طرف بدترین نیات و خیالات منسوب کرنیکی از حد عادت ہے۔ ہندوستان کے مسلمانون مین بھی یہ عیب ہین اور تعلیم یافتہ بھی اس سے خالی نہین۔ مگر یہان آجکل زیادہ ہے ❖

شیخ فضل اللہ نوری مجتہد کا آخری وقت

آج ایک نوجوان آقا سید رضا جو ایک تاجر کے بیٹے ہین اور سخت ڈیماکراٹ مگر مذہبی اور متین شخص ہین اور بطور نائب وکیل سرکاری مقدمہ شیخ فضل اللہ مین کام کرتے رہتے ہین۔ اون سے معلوم ہوا کہ شیخ فضل اللہ آخر تک نہایت جرأت اور بے پروائی سے اپنی عدالت سے سلوک کرتے رہے۔

اور یہہ جو مشہور ہے کہ اوسنے اپنی سزا کو حق قرار دیا۔ جیسا لوگون نے کہا تھا "نشان را بوسید و گفت نیک جزای من کہ دین را بدنیا فروختم" غلط ہے۔ نیز پروفیسر براون نے تاریخ انقلاب ایران مطبوعہ سنہ حال مین جو لکھا ہے کہ شیخ نے کہا کہ "لوگو! نہ مین مستبد تھا اور نہ سید عبداللہ بہبہانی مشروطہ۔ ہم دونون ایکدوسرے پر فوقیت لینا چاہتے تھے"۔ یہ بھی غلط ہے اور شاعری ہے۔ کم از کم پھانسی پانے کے وقت ایسا نہین کیا اپنے پھانسی دینے والون کو دیکھا کہ "چھپا یہون مجھکو مارڈالو"۔ یا یہ کہ "اے کمبختو تم سب پاپی ہو گئے ہو"۔

جس عدالت نے مقدمہ کیا اوس مین ۸ — ۱۰ رکن تھے اور امام جمعہ طہران بھی شریک تھے۔ یہان علماء کا سری

مین امام جمعہ کا بڑا درجہ سمجھا جاتا ہے اور چونکہ شیخ فضل اللہ کو مرزا حسین مرزا خلیل مجتہد بزرگ نجف اشرف نے جن کی عمر سو سال کی تھی ایک تار مین مفسد کے لفظ سے تعبیر کیا تھا اور قرآن شریف مین مفسد کی سزا قتل ہے اس دلیل سے شیخ کو قتل کیا گیا شیخ فضل اللہ اپنے ظاہری زہد و تقویٰ اور دولتمندی مین مشہور تھے اور زبردست ملا یا عالم تھے لیعنی مسائل کو سمجھے اور استنباط کرنیکا بڑا ملکہ رکھتے تھے اور غالباً اونکے حکم سے آج سے تین سال قبل شاہ معزول نے چند آدمیون کو قتل کیا تھا - شیخ فضل اللہ کی خانگی زندگی پر مین نے سنگین اعتراضات سنے اور وہ غلط بھی نہ تھے - کیونکہ اون کے دوستون کو ان الزامات سے انکار نہ تھا - اون کی زرطلبی اور عیش پرستی کا اقرار کیا گیا - لیکن بعض حریت طلب معروف علماء بھی ایسے بدتر حالات رکھتے تھے - (حالی) ؎

سنا ہے کو وہان قافلون کی رہگذر ہین ✤ جہان ہو راہزن خلق رہنما ایک ایک

سید عبد اللہ مجتہد بہبہانی کا قاتل مین نے ایک نوجوان ملقب بہ معظم السلطان (ڈماکراٹ) سے دریافت کیا کہ سید عبد اللہ بہبہانی جو مشہور مجتہد تھے اون کو کس نے قتل کیا؟ - اونھون نے کہا کہ میرا نام لکھ لو کہ اون کو بلا اجازت انجمن مرکزی ڈماکراٹ کے بعض مفسد ڈماکرٹ نے قتل کیا - اس پر جو لوگ موجود تھے اون مین ہنگامہ ہوا غلط ہے مگر فحوائے کلام سے ثابت ہوا کہ یہہ بات صحیح ہے یہہ سچ ہے کہ قاتل ایک مفسد مجاہد روس کی علاقہ قفقازیہ کا رہنے والا تھا اور مابعہ پارکرانا تک مین اسی بہانے سے باقی مجاہدین سے جو عموماً اعتزالی تھے لڑائی ہوکر ہتھیار بھی لے لئے گئے مگر یہہ دھبا ایک حد تک فرقہ ڈماکرات کے ایک گروہ پر باقی رہیگا - نوجوان معظم السلطان نے جو بہت ہی ہوشیار نوجوان ہے اور آجکل قسطنطنیہ مین سفر کرکے سوئم مددگاری کے لئے کوشش کر رہا ہے - ڈماکرات کے متعلق بعض الفاظ سخت بھی کہے کہ وہ آزادی کے معنی یہہ سمجھتے ہین کہ جیسے افعال شنیع چاہین کرین - مگر ایسا خیال بہت تھوڑے گروہ کا ہے ✤

ڈماکرات کا اعلان آج فرقہ ڈماکرات کی طرف سے ایک جوشیلا اعلان شایع ہوا کہ لوگ جنگ و جہاد کو روانہ ہون [illegible] نے اعلان شایع نہین کیا - مگر اب کہ فتح کی خبرین آنے لگی ہین لڑائی پر جانیکا شوق بڑھتا جاتا ہے - علماء طہران نے

پارلیمنٹ مین بذریعہ ایک تحریر کے البتہ مخالفت شاہ معزول کا اظہار کیا اور دیگر علماء کو مختلف مقامات پر تار دیئے ❊

ملازم کی چوری آج صبح معلوم ہوا کہ میرا ملازم احمد (جو صرف ۲۰ سال کی عمر کا نوجوان تھا اور اوس کا باپ عباد کے سلسلے مین ہے اور مجتہدین کے متوّلون مین کہا جاتا ہے) اوس کو شنبہ گذشتہ مین نے غیر حاضری - فریب ہی اور مکرر سہ کرّر جھونٹ بولنے پر موقوف کر دیا تھا میری غیر حاضری مین صندوق مین سے دو نوٹ منجملہ ۱۷ نوٹون کے جو شمار کر کے رکھے تھے نکالکر بھاگ گیا - اوس کے باپ نے کہا کہ شیطان ومردود ہے - مین کیا کرون؟ اوس کی عادت نہ تھی اور خود یہہ لڑکا شنبہ گذشتہ مجھ سے کہہ چکا تھا کہ مین بہت نیک اور سچا تھا کیا کرون شیطان مجکو ورغلاتا ہے - یہ نتیجہ شریف نما مکار آدمیون پر رحم کرنیکا ہے اوسنے دو روز تک مجھسے تقاضہ کیا تھا کہ اوس کو ملازم رکھون - تاہم مین ممنون ہوا کہ میرے سارے نوٹ نہ لیگیا ❊

مہمان خانہ خیابان لالہ زار شب کو مہمان خانہ خیابان لالہ زار مین گئے - اس مین عالیشان عمارتین اور باغیچے اور صاف مقام بھی ہین - تقریبا ایک آنہ مین برف کی قلفی (آئسکریم) اور اسیقدر قیمت مین گلاس فالودہ ملتا ہے ایک شخص جو خادم تھا اوس کو ایک کاغذ ہمارے ساتھی نے دیا کہ رکھ لو - وہ سمجھا کہ کوئی اعلان تائید مشروطہ مین ہے بولا کہ مین شروع مین مشروطہ تھا اب سے بڑھکر مستبد ہون میرے خسر مشروطہ کے واسطے مارے گئے - میرا تمام مال تباہ ہو گیا - اب مین بس نوکری پر مجبور ہون مین خاصا دولتمند تھا اب تباہ ہو گیا -

یہ تعجب جو ایرانیون مین ہے کہ ذراسی تکلیف سے گھبرا کر داد و فریاد کرنے لگتے ہین اور بعد کامیابی کے اون لوگون سے بے پروائی برتتے ہین جن کی مدد سے ترقی کی ہے دونون عادتین مضر ہین - یہہ امر موجب خوشی ہے کہ آخر کار یعنی اب مجلس شورائی ملی اون لوگون کو جنھون نے خدمات کی ہین یا اون کے ورثہ کو آٹھ آٹھ یا دس دس روپیہ ماہوار پنشین دے رہی ہے چنانچہ عموماً چارون طرف سے سفارشین آرہی ہین ❊

[طہران - ۱۴ اگست ۱۹۱۱ء = ۱۹ شعبان ۱۳۲۹ھ]

سالارالدولہ کا قبضہ ہمدان آج خبر مشہور ہوئی کہ ہمدان کو شاہزادہ سالارالدولہ نے لے لیا یعنی اون کے آدمی داخل ہو گئے

نیز اخبار مین خبر ہے کہ محمد علی مرزا (شاہ مخلوع) کا پتہ نہین - دونون خبرین صحیح ہین - ہمدان تک گویا نصف راہ طہران کی ہے اور یہان سی ۶ دن کا رستہ ہے - وہان کا لشکر ابھی تک مخالف سے نہین ملا - مگر ساڑھے تین ہزار فوج موجود ہی اوس مین تین ہزار (محمد علی شاہ زندہ باد) کا نعرہ لگا چکی ہے - افسر فوج اس فوج کی علیحدہ چھاونی رکھتا ہے

میری تجویز بابت خرچ جنگ

روزنامہ مجلس مین میرا ایک خط شائع ہوا کہ نائب السلطنت سے لیکر افسر محکمہ تک ہر ایک کو ایک ایک ماہ کی تنخواہ خرچ جنگ کے واسطے دینی چاہیئے تاکہ تین لاکھ تومان (۹ لاکھ روپیہ) کم از کم جمع ہو جو روپیہ سخت شرائط پر اجانب سے قرض لیا گیا ہے اوس کو خرچ کرنا ٹھیک نہین - زبانی دعوی آزادی خواہی اور مشروطہ طلبی کا کسی طرح موثر و مفید نہین - اگر قوم ایسا کرے تو ۵۰ تومان (ما ئۃ ۵) مین بھی سفر خرچ مین سے چندہ دون گا +

پارلیمنٹ ایران مین شرکت

مین مجلس شورائے ملی مین گیا - ممبر قانون انتخاب بنانے مین مصروف تھے - اس دفعہ انتخاب غالباً بہت زور شور سے ہوگا - اگرچہ بسبب بغاوت بعض جگہ انتخاب عمل مین نہ آویگا - پریسیڈنٹ موتمن الملک بغیر ایک منٹ ضائع ہونے دینے کے کام لیتے ہین - اور واقعی قابل تعریف اور قابل نمونہ رئیس مجلس ہین +

ترائے زنی نوجوانان

شام کو اس قرائت خانے مین ۸ - ۱۰ آجو شیلے احرار کا مجمع تھا کہ سالار الدولہ ہمدان تک داخل ہو گیا کیا کرنا چاہیئے ؟ کسی نے کہا ہمدان تو پچاس مین جلسہ عام کر کے سب کو والنٹیر بننا چاہیئے - کوئی بولا کہ مجلس شورائے ملی اور وزرا کو عرضی دینی چاہیئے کہ پوری کوشش کرین - بعض کی رائے یہ معلوم ہوئی کہ کوئی خطرہ نہین نہ سالار الدولہ ور نہ شاہ سابق یہان زندہ وارد ہو سکتے ہین[۱]-

شام کو بغرض ملاقات مرتضی قلیخان لیڈر فرقہ اعتدال و ستارخان کے گیا یہ وقت تھا یہ لوگ مکان پر نہین ملے

مرزا ہاشم صفہانی وایرانی پالٹیکس

ملاقات کر لینے کے لئے مرزا محمد ہاشم اصفہانی سوداگر مدراس آ گئے ان سے بمبئی محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے وقت سے میری ملاقات ہے اور ہمارے صیغہ اصلاح تمدن کے آج سے ستا برس پہلے ممبر ہوئے

---

[۱] مین بعد میزا ہندوستان واقعات کو ملا کر اور غور و خوض کر کے موجودہ پالٹیکل مسئلہ (ایران تباہی) اور روس کی مداخلت کے جو اسباب سمجھے ہین اون کو سفرنامہ ہذا کے ضمیمے مین درج کر دون گا - (منہ)

تھے۔ ان کا فوٹو کا عکس بھی صیغۂ اصلاح کے گروپ مین میرے پاس ہے۔ اب ان کے بال سپید ہو گئے۔ مردمان ایران کے خراب عادات و اخلاق کے شاکی تھے۔ پارٹیون مین گروہ ڈماکرات کو حزب ملک اور مفسد بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ لوگ کبھی کامیاب نہین ہو سکتے۔ ملک مین بیچینی رکھین گے۔ پھر اونھون نے ایک عجیبات کہی کہ تقی زادہ یقیناً چھپا ہوا بابی ہے اور یہہ کہ تقی زادہ سے پہلے پالٹیکل وجود سے ایران مین قبیلۂ نہ تھا۔ تقی زادہ نے اوس کو رواج دیا۔ بلکہ وہ تو اسقدر کہتے تھے کہ سید عبداللہ بہبہانی اوسی کے جوشیلے نوجوان نگر پہرے مدیر کے حکم سے مارے گئے[۱] مین نے لکھا کہ اسلامبول جا کر مین تقی زادہ عقاید وغیرہ کی بابت تحقیقات کرونگا ÷

مرزا یحییٰ دولت آبادی کانفرنس بین الاقوامی یوروپ مین انجانب ایران گئے اون کو بہہ بھی تقریباً کھلا بابی بتاتے تھے۔ اوس کے ازلی بابی ہونے کے اور لوگ بھی معترف ہین۔ مین قرأت خانے کے جس کمرے مین اسوقت بیٹھا ہون اوس مین عکسی تصویر مرزا یحییٰ دولت آبادی کی آویزان ہے۔ شکل سے بہت ملائم مزاج اور شریف معلوم ہوتا ہے اور ایک ملائم مشنری سپرٹ اوس کے چہرے سے عیان ہے ÷

ملاقات با صدرالعلما صدرالعلماء سے بلا معرفت سابقہ صبح ملنے گیا۔ اونھون نے بہت خیالات اصلاح تمدن و اخلاق از شہنشاہ تا علمائے ملت سے نہ صرف ہمرائی ظاہر کی بلکہ کہا کہ مین خود اس خیال مین ہون کہ اصلاح اخلاق کے لئے علماء کوشش کرین مگر کوئی سنتا ہے نہ دو پیہ دیتا ہے۔ صدرالعلماء یہان رئیس بھی ہین اور خاندانی علماء سے بھی ہین اور پہلے سے بھی معقول مشاہرہ پاتے ہین۔ مابعد اونھون نے اصرار کیا کہ مین حوزہ علمیہ (انجمن علمائے مجتہدین طہران) کے جلسے مین شریک ہون جو بعد ایک ساعت ہوگا ÷

حوزہ علمیہ طہران چنانچہ ۳۰-۳۵ علماء مجتہدین جمع ہوئے۔ ایک سلیکٹ کمیٹی ۱۴ آدمیون کی منتخب ہوئی کہ کارہائے بغرض خدمت اسلام انجام دین حاجی مرزا آغا شیرازی وکیل مجلس ان علماء کے روح رواں تھے اور بار بار انتظام قایم رکھنے کے لئے اپنی لکڑی زمین پر پٹکتے تھے۔ اکثر لوگ ہنستے تھے جیسے بچون کا مجمع ہوتا ہے۔ چاہ

---

[۱] بعد ملاقات با تقی زادہ در قسطنطنیہ مجھکو اس بات کے باور کرنے مین بہت تامل ہے (منہ)

شربت - تربوز - خربزہ - روٹی جو سب کے آگے رکھی تھی اوس کے کھانے مین مصروف ہتے تھے - یہ انجمن مرکزی حیثیت رکھتی ہے - جگہ جگہ اسنے محمد علی مرزا کے خلاف اور مشروطہ کے موافق تار بس زمانے مین روانہ کئے جن مین سے ۵ شہرون کے جواب بھی آئے جو پڑھے گئے - وہان کے علماء انجمن مرکزی طہران سے اطاعت و اتفاق کا اظہار کیا - انجمن ہذا دیکھنے مین ایسی ہی موثر اور با اثر اور تہہ مین اسی قدر پائدار ہے جیسے مسلمانان ہند کی متفرق انجمنین جن کی ہر جگہہ شاخین ہوتی ہین اور جن کے نام دوہرانے کی ضرورت نہین یعنی بیرونی نام بے ثبات ندارد اندر ہیچ - میرے متعلق جناب حاجی آغا نے جو پارلیمنٹ مین از جانب شیراز وکیل ہین بہت تعریفی الفاظ مین تقریر کی اور مین نے بھی کوئی ۵ - ۷ منٹ فی البدیہہ فارسی مین تقریر کی کہ ایران کو بہائیون کی مذہبی اور دول کی پالیٹکل سازش نے خراب کیا ایک طرف استبداد اور روس کا خوف ہے دوسری طرف الحاد اور بہائیون کا جو اپنی آزادی حاصل کرنے کے لئے ایران کو نہین چھوڑتے کہ آرام لے - مین نے کہا کہ آپ لوگون کا فرض ہے کہ اخلاق کی درستی اور اتفاق باہمی کے لئے انجمن قایم کرین - اور آپنے ایسا نہ کیا تو یہہ کام ضرور ہوگا - مگر غیر مذہبی طریقے سے جس سے مذہب کو صدمہ پہونچے گا اور جسکے باعث علماء کی وقعت مین اضافہ نہوگا - یہہ زمانہ خاموشی کا نہین - منبر پر ان کی بابت صلاح دی کہ علماء ملکر سرمایہ جمع کرین - یہہ سب علماء میرے خیالات سے خوش معلوم ہوتے تھے - مگر بقول اورنگزیب "وا نفت از قلوب ملک دیہات"

شمران آج سہ پہر کو واسطے ملاقات والاحضرت اقدس نائب السلطنت کے شمران گیا - جو یہان سے ۴ - ۵ میل ہے اور کوئی ۱½ میل تک چڑھائی ہے جگہہ جگہہ کوٹھیان اور باغ کوہ دماوند سب سے اول رستہ میں سفارتخانہ آتا ہے جسکے گارڈ مین سے تھے - ۵ قزاق تھے اُن کا لباس اون کا ایرانی قزاقون کا سا - مگر بہت گورے چٹے اور وجیہہ جوان ہین جو انتخاب کرکے بلائے گئے ہین - راستے مین چند قہوہ خانے بھی ہین ٭

حفاظت مکان نائب السلطنت نائب السلطنت ایک بہت بڑے باغ مین مقیم ہین جس کے صحن مین خوشنما حوض ہے اور پانی کے چشمے جاری ہین ایک دو منزلہ کوٹھی ہے جو ہز ہائینس نواب صاحب مالیر کوٹلہ کی کوٹھی سے کوئی چوتھائی

ہے اور باغ کے مقابل بہت چھوٹی ہے۔ باغ اور کوٹھی سپہدار اعظم کی ملکیت ہے جو ابھی حال مین وزیر اعظم تھے۔ اور اب بیمار ہین۔ یہان کثرت سے ان کی کوٹھیان ہین۔ ناصر الملک کا اصلی مکان شہر مین ہے اور وطن ہمدان ہین۔ ایک سو سوار و پیادہ وہان ہر وقت رہتے ہین اور گارڈ بدلتا رہتا ہے یعنی دو سو آدمی رہتے ہین۔ تقریباً ایک سو آدمی یعنی ایک کمپنی اب بھی حاضر تھی اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ نائب السلطنت کو حفاظت کی ضرورت ہے۔ مین ایک منصب دار یعنی فوجی افسر کے خیمے مین ٹھہر گیا۔ کیونکہ معلوم ہوا کہ نائب السلطنت آرام کر رہے ہین۔ دو گھنٹہ بیٹھا رہا۔ معمولی خیمہ تھا لیکن فرش قالین کا تھا اور قالین بھی نہایت عمدہ۔ اس عرصے مین ہمارے خیمے سے باہر چند ارمنی

ارمنی گارڈ (مسلح پولیس) کا مشہور ارمنی کمانڈر چیف جبیر اہل مشروطہ کو بہت بھروسہ ہے اور واقعی انسنے بہت خدمات بھی کی ہین اور ایک عمدہ فوج بنائی ہے یعنی موسیو یفرم خان آیا اور درختون کے نیچے باہر بیٹھا رہا اون کو بار نہین ہوا۔ یفرم خان ایک چھریرے بدن کا آدمی ہے جس کا قد متوسط ہے اور چہرہ معمولی ارمنی پولیس اور سپاہیون سے خوب کام لیتا ہے۔ آجکل مشروطہ اوس کے مداح ہین۔ مگر چونکہ یفرم خان روس کا خیر خواہ نہین۔ لوگ اوسکے خلاف حسد کے خیالات پھیلا رہے ہین کہ وہ ارامنہ کو قواعد سکھلاتا اور اون کی ایک چھوٹی سی ریاست بنانا چاہتا ہے۔ بعد مین ایک شخص نے آکر مجکو کہا کہ "جب تک آغا نہ بلائین آپ کہین نہ جائین"۔ اور معمولی چاء بھی لایا جو ضروری ہے۔ قطب الدولہ شہر سے آگئے اور نائب السلطنت کے یہان سے مدارات کے لئے مختصر قلفی برف اور چاء انھون نے منگوائی۔ غالباً اسی وجہ سے بعض ایرانی ایجنٹ کی مدارات اور صرفہ جوئی پر بہت طنز کیا کرتے ہین ٭

ملاقات با نائب السلطنت اس عرصے مین جناب اخوند کے فرزند آگئے۔ مجھے بعزت قریب بلایا گیا۔ ناصر الملک ریجینٹ ایران اگرچہ خود کو مثل شاہان یورپ کے طرفدار ظاہر کرتے ہین۔ لیکن در پردہ معاملات پر خوب نگران ہین ایک کرسی پر منزل بالا مین بیٹھے تھے سامنے ایک تپائی پر کثرت کے ساتھ ترشے ہوئے تربوز۔ خربوزہ۔ انگور وغیرہ بھرے طشتریون مین رکھے تھے قطب الدولہ وغیرہ سامنے کھڑے تھے۔ مجکو اونھون نے اپنے سامنے داہین جانب کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ مین نے نیم حیدر آبادی سلام کیا۔ میرے بیٹھنے کے ساتھ ہی اونھون نے کہا "بملاقات شما

خیلے اشتیاق داشتم - خیلے خوشنود شدم"۔ مین نے کہا جناب عالی کا متشکر ہون کہ مجھے موقع دیا - جناب عالی
یہان بہت ہی چھوٹا لفظ نائب السلطنت کے لئے ہے اپنے سے برابر کو کہتے ہین - بعد مین مجکو شرمندگی ہوئی -
مین نے والاحضرت کا لفظ استعمال کیا - اونھون نے کہا کہ آپ کی تعریف مجکو بہت لکھی ہے - مین نے کہا کہ اپنے
خیالات مین نے انگریزی میموریل مین باقاعدہ درج کئے ہین - کہیئے تو پڑھون - اونھون نے فرمایا "انشاء اللہ ملاقات
مفصل میکنیم امروز خیلے گرفتار ہستم - این چیز را خواہم خواند" - مین نے اپنا میموریل متعلق بہ اصلاح اخلاق و معاشرت
دیا اور خواہش کی کہ وقت نکالکر اوس کو اور انگریزی پمفلٹ متعلق بہ ایران کو پڑھین - اونھون نے کہا کہ مین آپکا
انگریزی پمفلٹ پڑھ چکا ہون (مین نے اون کو آٹھ ماہ قبل ایران کے پتہ سے بھیجا تھا مگر وہ یوروپ مین تھے)
پھر عمارت موسومہ بہ باغ بہشتی طہران مین مکان شاہی مین مفصل ملاقات کا وعدہ کیا - مین چلا آیا - نائب السلطنت جیسا
مین نے اوپر بھی بیان کیا ہے خاصے وجیہہ بلند قامت متین اور خوش خلق آدمی ہین - اور ایران مین مشہور ہے کہ
وہی تمام مدبرین مین عالم کامل ہین - لباس یوروپین رکھتے ہین - مگر اسپر عبا اور ٹوپی ایرانی ہے ❊

[۱۶ اگست ۱۹۱۱ع = ۲۱ شعبان ۱۳۲۹ ہجری]

ایک غلط خبر

آج خبر نہایت گرم ہے کہ بادکوبہ سے تار آیا ہے کہ محمد علی شاہ مخلوع کو ایک قفقازی نے وہان مار ڈالا ہے
مگر بعد مین یہ خبر بالکل جھوٹ ثابت ہوئی اس کی بنیاد یہ معلوم ہوئی کہ باکو (فارسی - بادکوبہ) مین یہ خبر مشہور ہوئی
کہ محمد علی مرزا مارے گئے اور باکو کے کونسل جنرل نے تار اس مضمون کا بغرض استفسار طہران مین دیا - یہان یہ خبر مشہور
ہوئی کہ مارے جانے کی خبر آئی ہے - بات صرف اسقدر معلوم ہوتی ہے کہ خود محمد علی مرزا اور اون کے روسی ہوا خواہ
اوس کے مرنے اور فرار کی خبرین طہران وغیرہ مین مشہور کرتے ہین تاکہ تعاقب کرنے والے دھوکے مین رہین ❊

پارلیمنٹ ایران اور رئیس مجلس

آج ایک دو آدمی ملاقات کو آئے - مجلس دار الشوریٰ مین پھر گیا - قانون انتخاب پر حسب معمول بحث تھی -
ان جلسون مین مجکو رئیس مجلس یعنی جناب مؤتمن الملک کی باقاعدگی اور سختی بہت پسند آئی کہ وہ ایک
منٹ ضائع نہین ہونے دیتے مجکو ایک رکن مجلس (پارلیمنٹ) سے معلوم ہوا کہ تین ہفتہ قبل جب سپہدار نے وزارت سے

استعفا دیدیا تھا اور سخت پریشانی تھی - ۵ گھنٹے تک تمام مجلس کے ارکان نے زور دیا - کہ آپ وزارت عظمیٰ (جسکو یہان رئیس الوزرا کہتے ہین) قبول کرین - مگر اونھون نے انکار کیا کہ ملک مین میرا اثر کافی نہین ہے - رئیس مجلس کوئی مشاہرہ بھی نہین لیتے - گھر سے بتابت خوشحال و متمول ہین - اونھون نے وعدہ کیا کہ صمصام السلطنت رئیس الوزرا ہون تو وہ اون کی اعانت اپنے مشورہ سے برابر کرتے رہین گے - رئیس کے معنی ایران مین پریسیڈنٹ کے ہین

جلد ادب یعنی کمیٹی ڈماکرات مین جانا

شام کو وکیل عمومی ملاقات کو آئے اور مین جلسۂ ادب مین گیا - یہ ایک عمارت ہے جسکے دو حصے ہین - پہلے حصے مین ایک شخص دروازے پر کھڑا رہتا ہے - اور بغیر ٹکٹ کے اندر آنے نہین دیتا - ٹکٹ ممبری فرقۂ ڈماکرات کا ہے - مجکو منجانب ایک ممبر کے بوجہ معرفی یعنی تقریب ہوجانے کے اندر جانے دیا - اندر ایک ایک سید کاکا غذ ایک ایک آنہ کو بیچتے ہین - جن کے ذریعے سے چاء - برف - شربت وغیرہ ملکا تے ہین - پھر دوسرے حصے مین چار وان طرف حجرا دان (طاقون) ہین جن مین لوگ بیٹھتے ہین اور کرسیون پر جن کے سامنے تپائیان لگی رہتی ہین یہان بیٹھکر باتین کرتے ہین - کنارے پر کمرے ہین جن کے اندر میٹنگ اور اخبار ہین اور خانگی جلسے ڈماکرات کا ہوتا ہے - مین نے اس جلسے مین سوا کھانے پینے اور بیکار بیٹھنے کے لوگون کو کچھ کرتے نہ پایا لیکن چونکہ دنیا مین اکثر لوگ اس مزاج کے ہوتے ہین کہ کھانے پینے اور مجمع کے شوقین ہون اس واسطے یہ ترتیب شاید مفید ہے - جلسۂ ادب مین صدر العلماء خراسانی ممبر پارلیمنٹ فرقۂ ڈماکرات سے ملا - اصلاح اخلاق کی بابت اون سے مفصل بحث ہوئی - وہ کہتے تھے کہ اب لوگ سمجھنے لگے ہین کہ فرقۂ ڈماکرات ملک کا خیرخواہ ہے ٭

[۱۷ اگست ۱۹۱۱ء = ۲۲ شعبان ۱۳۲۹ھ]

آج صبح کو کونسل خانۂ انگریزی مین خط لکھا کہ واسطے حصول پاسپورٹ کارروائی کی جاوے کہ مین ترکستان کے راستے ریل سے مشہد مقدس مین جاسکون اور مرزا محمد ہاشم اصفہانی جو کل شمران جانیوالے ہین اون کے گھر پر خط دیدیا کہ انگریزی کونسل کو پہونچادین وہ ملاقات کو جانے والے ہین ٭

سید محمد رضا رکن پارلیمنٹ سے ملاقات

آقا محمد سعید رضا ممبر پارلیمنٹ (فرقۂ اعتدال) بغرض ملاقات آئے اون سے تین گھنٹہ

تک متعلق خراب سیاسی ایران - بہائیان اور مشہد پر گفتگو رہی - کل صدر العلما سے اور آج آقا سے اور وکیل عمومی سے دریافت کیا کوئی شخص بہائیون کی اندازی تعداد بھی بیان نہین کر سکتا - اور صدر العلما خراسانی نے کہا کہ ہم ممبرون کے داخل کرنے مین بہت احتیاط کرتے ہین کہ پارلمنٹ مین بہائی شامل نہ ہو جاوین - سید محمد رضا کا خیال ہے کہ بہائیون کی وجہ سے بہہ خرابیان ہین - اگر اون کو آزادی دیجاوے تو یہہ خرابیان دور ہو جاوین گی - کیونکہ اوس وقت معلوم ہو جاویگا اور یہہ لوگ الگ کر دئے جاوینگے - کہ ملک پارلیمنٹ پر نام کرتی کہ اوسنے بہائیون کو آزاد کر دیا ہے اس خوف سے مجلس آزادی نہین دیتی - اور بہائی خود آزادی نہین چاہتے - اونکا فائدہ ابھی پوشیدہ رہنے مین ہے ×

درگاہ شہزادہ عبدالعظیم | آج شہزادہ عبدالعظیم کی زیارت کو گیا - عمارت نہایت عالیشان اور مختلف صحن ہین - ہزارون آدمی ہر جمعہ کو بغرض زیارت اور بیشمار عورتین طہران سے جاتی ہین - ریل مین جگہہ ملنی بہت مشکل ہوتی ہے شہزادہ عبدالعظیم مین بازار بھی بہت بڑا ہے - چائے اور قہوہ اور شربت کی متعدد دکانین صحن مین ہین - عمارت کے اندر مثل قم کے مختلف کتبے لگے ہوئے ہین بہت دعائین ہین - چارون طرف بڑے بڑے آدمیون کے مقبرے ہین - ناصر الدین شاہ جہان قتل ہوئے وہان شہزادہ عبدالعظیم کے برابر شاہ موصوف کا ایک بہت بڑا مقبرہ بنا ہوا ہے جسمین نہایت خوبصورت شیشہ کا کام ہے اور ایک خوبصورت سنگ مرمر کے اندر جو قبر پر لگا ہے ناصر الدین شاہ کی تصویر بنی ہوئی ہے - شہزادہ عبدالعظیم مین جانے اور آنے وقت ریلون مین جگہ نہین ملتی - اور وہان اچھے خوش پوشاک آدمیون کا ہر جمعرات کی شب کو ہجوم ہے - ایک صحن رجع ہو جاتے ہین یہ روضہ ہین اور چارون طرف آبادی اور باقاعدہ سڑکین بنائے ہین .

ناصر الدین شاہ نے شہزادہ عبدالعظیم کا طلائی گنبد بنایا اور عالیشان منارون کو بھی - اسی طرح شاہ موصوف نے قم اور سامرہ کا بھی بنایا ہے - طہران کو بھی ناصر الدین شاہ نے بیحد رونق اور ترقی دی - ناصر الدین شاہ کی نسبت یہان کے مشروطہ کے خیالات بہت خراب ہین - اون کی عورتین تین سو اور آٹھ سو کے درمیان بیان کی جاتی ہین اور ملک کی کسی عورت کو اون سے پردہ کی اجازت نہ تھی - مگر بہر حال ناصر الدین شاہ مذہب مین پختہ تھا - بدقسمتی سے

اون کے زمانے مین ایران کی ترقی مین مُلّا حائل تھے اور روس ناصرالدین شاہ کے خلاف بہت سخت سازش بذریعہ علماء کے کیا کرتا تھا اور مُلّاؤن کو رشوت دیتا تھا - اوس کا وزیر علی اصغر خان امین السلطان بنام کامون کو بگاڑتا اور روس کی چالون پر کام کرتا تھا - اس وجہ سے مین خود ناصرالدین شاہ کی ذات پر زیادہ الزام عائد نہین کرسکتا مگر وہ زمانہ ایسا تھا کہ روس بظاہر کسی قسم کی مداخلت معاملات مین نہ کرتا تھا - بلکہ نرمی سے - رشوت سے - دھوکے سے کام نکالتا تھا - اب کھلم کھلا دھمکی - بے تہذیبی اور خفیہ سازش و رشوت جاری ہین ؞

ڈماکرات سے بحث — آج کئی ڈماکرات سے بحث ہوئی اور مین نے اون کو سمجھایا کہ تم علماء کے خلاف جو کچھ کرتے ہو وہ بالکل غلط اور مُضر ہے - تمھارا یہ اصول کہ قواے روحانی و سیاسی کا انفکاک کیا جاوے ایسا ہی کہ سلطنت ایران کا کوئی مذہب باقی نہ رہے - ڈماکرات اپنے خیالات مین بہت تعصب رکھتے ہین - ایک دو آدمی اپنے خیالات مین کسیقدر متزلزل ہوتے ہین ؞

مرزا ہاشم و ڈماکرات — آج مرزا ہاشم اصفہانی شب کو ملنے آئے - وہ بھی کہتے ہین کہ مین نے ڈماکرات کو سمجھایا کہ تم مشتبہ آدمیون کو نکال دو تاکہ بہائیت کا شبہہ نہ رہے اور وہ مصروف ہین کہ اپنی پارٹی کو صاف کرین - اگر ایسا ہو تو بہتر ہے مگر میرے نزدیک جبتک بہائیون کو آزادی کامل نہ ملے اون کے شر سے محفوظ رہنا مُشکل ہے ؞

مرزا یحیی دولت آبادی — جو رکن مجلس تھے اور متہم بہ بابیت ہین (ازلیت یعنی مرزا صبح ازل و علی محمد باب کے مُرید نہ کہ بہاءاللہ کے جو کہ مظہرِ خدائی کا دعوی کرتا تھا) اون کی نسبت سید محمد رضا سے دریافت کیا - اون کا خیال ہو کہ اوس کا کوئی خاص مذہب اور عقیدہ نہین ایک تعلیم یافتہ اور بے ضرر شخص ہے - نجف مین آقا محمد سید نے اون کو معروف بہ بابیت بیان کیا تھا - مگر بہت لوگ اون کو باوجود بابیت اچھا کہتے ہین - میرا بھی یہ خیال ہے کہ اپنے دین و عقائد کی حفاظت کرنے کے باوجود معاملات و تعلقات مین صرف یہ دیکھنا چاہیے کہ فلان شخص کیسا ہے - اوس کا برتاؤ - عادات - اخلاق - معرفت و تربیت کس درجہ کی ہے ؟ - اگر اس کسوٹی پر وہ ٹھیک اوترے تو بعض خاص عقاید کی وجہ سے نفرت کی کوئی وجہ نہین اور سید رضا صاحب جو بہت کٹّے مسلمان ہین اون کی تعریف سے مجکو اطمینان ہوا کہ مرزا یحیی اسقدر خطرناک شخص نہین

جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے ✦

طہرانی عورتون کی حالت سلسلۂ زیارت حضرت شاہ عبد العظیم مین مجکو مختصراً لکھنا چاہیے کہ طہران کی خاتونین عموماً سواے اوپر کے برقع کے فرانسیسی لباس وطرز کی مقلد ہین - صرف ایکدفعہ ایک عورت کا لباس زیر برقع دیکھنے کا اتفاق ہوا - اون نے غالباً عمداً برقع برطرف کردیا تھا - نہایت خوشنما لباس ہوتا ہے - یہان عورتین ہواخوری کو باغون مین (چہرہ پر برقع ڈالکر) جاتی ہین - چنانچہ کسی شاعر نے یہی مضمون کس خوبصورتی سے باندھا ہے ؎

"برقع برخ افگندہ برد ناز بباغش ✦ تا نکہت گل بیختہ آید بدماغش"

اور چونکہ نیک چلن اور بدچلن عورت مین فرق نہین لہذا عموماً ان کے اخلاق خراب اور فاسد مشہور ہین جس مین مبالغہ ضرور ہوگا - مگر جب یہان کے لوگ اسقدر زور سے شاکی ہین تو یہ اون کی بدنامی بلاوجہ اور محض تہمت نہین ایران کے دوسرے شہرون مین یہ اخلاقی خرابی کمتر بیان کی جاتی ہے ✦

[ہفتہ - طہران - ۱۸ اگست ۱۹۱۱ع = ۲۳ شعبان ۱۳۲۹ ہجری]

چندہ خوردبرد مین نے طہران مین مشہور آدمیون مین دریافت اور تلاش کیا کہ آخر ایسے آدمی کون ہین جن پر روپیہ کے معاملے مین اطمینان ہو سکے - ایک شخص وکیل عبایانامی جو خود تاجر ہے کہتے ہین کہ اوسنے بسیل آغاز لوگون سے قومی بنک خواہ امداد مشروطہ کے نام سے ایک لاکھ تومان سے زیادہ جمع کیا تھا - اس طور پر کہ عورتون نے اپنا زیور تک دیدیا تھا اس جوش مین کہ قومی بنک بنے گا اور ملک کی رفاہ ہوگی - مگر یہ اُمیدین نقش بر آب ثابت ہوئین - کوئی صحیح اور سچا حساب اوسنے نہین دیا - یہانتک کہ کئی کمیشن پارلیمنٹ کی بیٹھین اور کئی وزیرون نے حساب جانچا - دو کمیشنون نے حساب کو غلط اور چند وزراء محکمۂ مال نے صحیح بتایا - بہت سا روپیہ کھا گئے - اور کہا جاتا ہے کہ جن اخبارون نے زیادہ اعتراض کیا اون کو بھی دیا گیا اور بعض نامور مدبرین کو دیا گیا - نتیجہ یہہ ہوا کہ معاملہ دب دبا گیا - لیکن قومی چندون کا اعتبار درمیان سے اوٹھ گیا - روپیہ کے مقابلے مین راہ آہن حسینی کے واسطے جو اپیل کیا جاوے اور امناء مقرر کئے جاوین یہہ کس کے ذمے ہو؟ مفصلہ ذیل صحیح آدمی ایران مین معلوم ہوئے اور مین بخوشی اون کے نام درج کرنا چاہتا ہون :-

(۱) والاحضرت نائب السلطنت -

(۲) جناب موتمن الملک رئیس دار الشورائے ملی -

(۳) مشیر الدولہ وزیر عدلیہ -

(۴) جناب مرتضیٰ قلیخان رکن مجلس عضو فرقہ اعتدالیین -

(۵) حاجی سید احمد طراف -

(۶) جناب ارباب جمشید پارسی رکن مجلس شورائے ملی -

(۷) جناب شہزادہ سلیمان مرزا رئیس فرقہ ڈماکرات -

(۸) مسٹر شوستر مشیر خزانہ امریکائی -

ایرانی قرضہ برائے ایران مین دیانتدار اور صحیح آدمیون کا بورڈ ہوا ور قیام حکومت بر اطمینان کافی ہوجاوے تو خود ایرانی کئی کروڑ روپیہ اپنی گورنمنٹ کو آسانی سے قرض دے سکتے ہین - مگر باللعجب والعار کہ نہایت اطمینان سے دوسری ہمسایہ سلطنتون سے قرض لئے چلے جاتے ہین اور ہمسایہ مہاجن خوشی سے قرض دیتا ہے اور دونون مین جو تباہ ہونے والا ہی وہی غالب کا یہ شعر بھول جاتا ہے ؎

قرض کی پیتے تھے لیکن سمجھتے تھے کہ ہان ٭ رنگ لائیگی ہماری فاقہ مستی ایک دن

ایران کی حالت بالکل ایک نا عاقبت اندیش فضول خرچ نوجوان کی ہے کہ ایک دفعہ وہ تھوڑی سی رقم لے لیتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ کون سی بڑی بات ہے اسی وسیع جائداد مین سے ادا کر دونگا - مگر مہاجن اوس کو ایسی لغویات مین مبتلا کر دیتا ہے کہ ڈکینز کے بدقسمت لارڈ کی طرح وہ پھر قرضے مین مبتلا ہو جاتا ہے یہانتک کہ مہاجن خوش ہو کر نیلام کے زمانے تک پہونچ جاتا ہے - یہہ سب قرضہ ۱۸۹۰ء سے ۱۹۱۱ء تک ۲۱ سال مین ہوا ہے ٭

آج روز نامہ مجلس نے یہ لکچر جو ضرورتہای حالیہ ایران کے عنوان سے تھا چھاپنا شروع کیا ہے ٭

عمارت دربار سہ پہر کو دربار مین نائب السلطنت سے ملنے گیا - وہان معلوم ہوا کہ اپنے کابینہ (دفتر) مین ہین - اطلاع

کرائی گئی - اوںھون نے اپنے رئیس کابینہ پرسنل اسسٹنٹ (دفتر) مستشار السلطان کو حکم دیا کہ میری معرفی وزیر داخلہ اور وزیر عدلیہ سے کرین حالانکہ مجکو کوئی خاص کام وزیر عدلیہ تھا - بہر حال کل ملون گا - دربار کچہری کی عمارتون کو کہتے ہین جو ناصر الدین شاہ کے بنائے ہوئے محل ہین - محل شاہ کے بیرونی حصے مین نئے یا نصف محل مین انگریزی دایرانی وضع کی بڑی بڑی عمارتین ہین جیسے پرانی دلّی و لکھنؤ کے مکانات ہین لیکن یہہ بہت بڑے بڑے ہین ؞

[۱۹ اگست سنہ ۱۹۱۱ع = ۲۴ شعبان سنہ ۱۳۲۹ھ]

تعارف دستِ ایرانی | ایران مین بول چال مین بہت تکلف اور اخلاق کا خرچ ہے جسکے کچھ نمونے پہلے بھی لکھ چکا ہون لیکن عام بول چال مین جو استعمال کرتے ہین وہ یہہ ہے مثلاً وقت ملاقات کہین گے "مرحمتِ عالی زیاد (یا) لطفِ شما زیاد - سایۂ عالی کم نشود (یا) سایۂ شما کم نشود" - جب کسیکو پکارین گے تو اگر وہ سمجھا نہین تو کہیگا (جون) یعنی اے میری جان! تمنے کیا کہا؟ - قربانت شوم - فدایت شوم - عام الفاظ ہین - جب مین رئیس مجلس دار الشوریٰ سے ملا جنھون نے وزارت عظمیٰ سے انکار کر دیا تھا - تو اوںھون نے فرمایا "انشاء اللہ از سرکار ملاقات خواہم کرد" - جب ملاقات کیجیے یا کوئی کلمۂ اخلاق کسی کی نسبت کہیے تو وہ کہیگا "بندہ چاکر آقا ہستم" - جب کبھی آپ کوئی انکسار کا فقرہ کہین تو ہر با ایرانی کہیگا "استغفر اللہ" -

وزیر داخلہ سے ملاقات | آج مین پھر کابینہ نائب السلطنت مین گیا اور رئیس کابینہ مستشار السلطان نے حسب الحکم مجکو وزیر داخلہ قوام السلطنہ سے ملایا - ایک وجیہہ جوان انگریزی کپڑے پہنے بیٹھے تھے - دس بارہ آدمی اور مختصر کمرون مین تھے - اوس وقت مین اپنے مقاصد کو تفصیل کی ساتھ کیسے بیان کر سکتا تھا - اوںھون نے پوچھا کہ کہان کے رہنے والے ہو؟ مین خود اپنے حالات بیان کرنے سے قاصر تھا - اور معلوم ہوتا ہے کہ وزیر صاحب یہان کا روزنامہ اخبار مجلس جو برابر میرا ذکر ہے ملاحظ نہین کرتے مگر اپنے خیالات بابت اصلاح اخلاق مردم اور بابت مشہد ریلوے بیان کئے - اول الذکر کے متعلق پرچہ مجلس مورخہ ۱۴ شعبان دیا جس مین دستور العمل درج ہے - اور بابت ریلوے اوںھون نے کہا اپنے خیالات لکھکر دیکھئے - چنانچہ واپسی پر ۱۳ - ۱۴ دفعات مین نے لکھین - مین چند منٹ وہان بیٹھا رہا - اسقدر مجمع مین ملاقات کا طریقہ نامناسب ہے - مگر یہہ وزیر کچھ زیادہ ذہین یا معاملات پر غور کرنے والا نظر نہ آیا ممکن ہو کہ اس خفیف ملاقات مین میرا

قیاس غلط ہو ÷

قوام السلطنہ کے علاوہ وزیر عدلیہ مشیر الدولہ سے بھی ملنا تھا مگر وہ اوس وقت جلسۂ وزرا مین تھے ÷

عارف شاعر طہران

طہران مین ایک شاعر عارف قزوینی ہے - اوس کی عمر تقریبا ۴۰ سال کی ہے شراب بہت پیتا ہے اور چانڈو بھی - لیکن اب چانڈو چھوڑ دیا ہے اس وجہ سے اوس مین سوداویت کا زور ہے اور طبیعت پریشان رکھتا ہے - قومیات مین بھی کہتا ہے اور غزل بھی - ایک عورت سے تعلق رکھتا تھا وہ اوس سے بری طرح پیش آتی تھی - ایک جلسے مین وہ آئی اوسی وقت باہر جا کر ایک غزل کہی اور اندر آنے کے بعد لوگون کے سامنے پڑھی اور سبکو سخت رقت مین لایا - یہہ ایک درویش منش آدمی ہے اور لوگ اُس کی بہت قدر کرتے ہین مگر کسی سے ایک پیسہ نہین لیتا - مفصلہ ذیل غزل ایک دوست کو زبانی یاد تھی واقعی نہایت موثر اور شیرین ہے :-

بے خبر از سر کوے تو سفر خواہم کرد — ہمہ آفاق ز جور تو خبر خواہم کرد
فتنۂ چشم تو اے رہزن دل تا بہ سرات — ہر کجا پاے نہم فتنہ و شر خواہم کرد
گلۂ زلف تو بار وز سیہ خواہم گفت — صبح محشر شب ہجر تو سحر خواہم کرد
وقت پیدا اگر از دیدۂ خونبار کنم — مشت خاکے ز غم یار بہ سر خواہم کرد

پھر اوس کو مخاطب کر کے کہتا ہے ـ

گفتہ بودم بہ رہ عشق تو دل خوش دارم — بہ جہنم کہ از ین فکر دگر خواہم کرد
تیر مژگان تو روزے ز کمان گر گزرد — اولین بار منش سینہ سپر خواہم کرد
خلق گویند کہ از کوچۂ معشوق مرو — گر رود سر من از ان کوچہ گذر خواہم کرد

اب اوس نے عہد کر لیا ہے کہ عشقیہ شعر نہ کہون گا - صرف قومی شعر کہتا ہے - چنانچہ آج کل تمام شعراء قومیات اور وطنیات مین مبتلا ہین اور کوئی پرچہ اخبار ایسا نہین ہوتا جس مین ادبیات کے عنوان سے قومی نظمین اور ترکیب بند نہین ہوتے - بہت سے قومی راگ بھی لوگون نے بنائے ہین جن کو نہایت موثر لہجے مین پڑھتے ہین - عارف کی ایک

نظم قومی یہ ہے :-

پیام دوشم از پیر مے فروش آمد ۔ بنوش بادہ کہ یک ملتے بہوش آمد

ہخامنش[1] چو خدا خواست منقرض گردد ۔ سکندر از پے تخریب دار گوش آمد

پھر قومی خائنان معاصران کا ذکر ہے جسکو اوس کے دوستوں نے خوف سے ظاہر نہیں کیا - آخر میں کہتا ہے :-

وطن فروشی ارث است و این تعجب نیست ۔ چرا کہ آدم از اول وطن فروش آمد

عارف کا نغمۂ قومی (دردانگیز)

ہنگام مے و فصلِ گل و گشت چمن شد ۔ از باد بہاری تو بہ از زاغ و زغن سد

از ابر کرم خود نہ رے رشک چمن شد ۔ دل تنگ چو من مرغ قفس بہر وطن شد

چہ کج رفتاری اے چرخ چہ بدکرداری اے چرخ!
سرِ کین داری اے چرخ - نہ دین داری نہ آئین داری اے چرخ

خوابند وکیلان و خراب اند وزیران ۔ بردند بسرقت ہمہ سیم و زر از ایران

ما را نہ گزارند بہ یک خانۂ ویران ۔ یا رب بستان داد فقیران ز امیران

چہ کج رفتاری اے چرخ چہ بدکرداری اے چرخ
سرِ کین داری اے چرخ - نہ دین داری نہ آئین داری اے چرخ

از خون جوانان وطن لالہ دمیدہ ۔ وز ماتمِ سرو قدِ شان سرو خمیدہ

در سایۂ گل بلبل ازین غصہ خزیدہ ۔ گل نیز چو من در غمِ شان جامہ دریدہ

چہ کج رفتاری اے چرخ چہ بدکرداری اے چرخ!
سرِ کین داری اے چرخ - نہ دین داری نہ آئین داری اے چرخ

[1] ایک قدیم بادشاہ عجم کا نام ہے جو سب سے اول گذرا ہے اور دارا سب سے آخر تھا - منہ

از رشک ہمہ روے زمین زیر و زبر کن　　مشتے گرت از خاک وطن ہست بسر کن
غیرت کن و اندیشۂ ایام بتر کن　　اندر جلوے تیر عدو سینہ سپر کن

چہ کج رفتاری اے چرخ چہ بدکرداری اے چرخ!
سر کین داری اے چرخ - نہ دین داری نہ آئین داری اے چرخ

از دست عدو نالۂ من از سر درد است　　اندیشہ ہر آنکس کند از مرگ نہ مرد است
جان بازی عشاق نہ چون بازی نرد است　　مردیت اگر ہست ہمین وقت نبرد است

چہ کج رفتاری اے چرخ چہ بدکرداری اے چرخ
سر کین داری اے چرخ - نہ دین داری نہ آئین داری اے چرخ

عارف ز ازل تکیہ بہ ایام نداد است　　جز جام بہ کس دست چو خیام نداد است
دل جز بہ سر زلف دلارام نداده است　　صد زندگی ننگ بہ یک نام نداده است

چہ کج رفتاری اے چرخ چہ بدکرداری اے چرخ
سر کین داری اے چرخ - نہ دین داری نہ آئین داری اے چرخ

عارف کی نسبت کہتے ہین کہ اپنی عاشقانہ غزلون کی وجہ سے تاج السلطان دختر شاہ ناصر الدین کو اوس نے مجبور کیا کہ دوستی و آمد و رفت پیدا کرے - اوس کی ایک غزل جو اس بارہ مین بہت لطیفہ ہے درج کرتا ہون - ایرانی محاورہ کے مطابق "پدر سوختہ خیلے قشنگ گفتہ" :- ہ

ز غم چشم تو بے پا من از شراب شدم　　خدا خراب کند خانہ ات خراب شدم
فروخت خرقۂ شیخ آب آتشین میخواست　　میان میکدہ من از خجالت آب شدم
ز ہجر روی تو لبریز گریہ ام چہ کنم　　ز پاے تا سر و سر تا بپا سحاب شدم
اگرچہ خون مرا بیگنہ بریخت خوشم　　کہ در عداد شہیدان او حساب شدم

مرا ز آتشِ ہجرت گداختی یک عمر	چہ شد کہ این ہمہ مستوجبِ عتاب شدم
سوال کرد ز من عارفت از پیر بہ رویان	وفا چہ دیدی و زین عاجز از جواب شدم

ایک شعر ہے جس مین محمد علی شاہ پر اوس کے استبدادِ صغیر کے زمانے مین حملہ کیا ہے یہ شعر مجرمانہ تھا یہ اوس زمانہ کا ہے جب محمد علی مرزا نے چند احرار کو قتل کیا اور پھانسی دی تھی۔ اور صدر العلما اور تقریباً سات آٹھ آدمی سفارت خانۂ عثمانی مین پناہ گزین تھے :- ؎

ز زلف بر رخ ہمچون قمر نقاب انداخت	فغان کہ ہالہ بر خسار آفتاب انداخت
ہلاک ناوک مژگان آنکہ سینۂ ما	نشانہ کرد و برو تیر بےحساب انداخت
رہا نہ کرد دل از زلف خود بہ استبداد	گرفت و گفت تو مشروطی طناب انداخت
ازان زمان کہ رخت دید چشم اندر خواب	قسم بچشم تو عمر مرا بخواب انداخت
براہِ بادیۂ عشق عارفے میگفت	خوش آنکہ سر برہ یار در شباب انداخت

قرض لینے کی عادت

یہان نہایت پڑھے لکھے اور مہذب نوجوانون مین مانگنے اور قرض لینے کی عادت ایسی ہے کہ علیگڈھ کالج کے نہایت بگڑے ہوئے طلبا مین بھی ویسی نہ ہوگی۔ یہ نہین کہ سب مفلس ہین بلکہ نمائشی اخراجات بہت رکھتے ہین۔ جہان قرض کا کسی نے تقاضا کیا دوسرے سے مانگنے مین باک نہین دوسرے سے دستگردان قرض لیکر دیدیا لیتے وقت واپسی کا ارادہ ضرور ہوتا ہوگا بشرطیکہ یاد رہے۔ اگر دینے والا مانگنے مین غیرت کرے تو حساب برابر ہوجاویگا مین ایک محض مفلس آدمی سے واقف ہون کہ مین نے قرض کے نام مگر دیدینے کی نیت سے اوس کو ایک قران کھانا خریدنے کے لئے دیا تھا کہین اور سے اوس کے ہاتھ لگ گیا اور وہ مجھکو اصرار سے دیگیا ؛

سکرٹری اتفاق و ترقی سے ملاقات

جمع اتفاق و ترقی مین گیا۔ یہ بھی شام کو مثل ڈماکرات کے جمع ہوتے ہین۔ گھنٹہ بھر تک اون کے سکرٹری کو اپنے مقاصد سمجھائے اور کہا کہ جب تک اخلاق مردم درست نہ ہونگے نہ اتفاق ممکن ہے نہ ترقی نیز اسلام کی صحیح تعلیم ہونی چاہیے۔ اونھون نے کہا کہ نشر تعلیم کی ضرورت ہے۔ مین نے جواب دیا

کہ محض تعلیم درستی اخلاق کے لیئے گویا بیکار ہے - مثلاً ساٹھ سال سے جب طہران مین مدرسۂ دار الفنون ایرز نظام مرحوم نے قائم کیا ہے ایک حد تک یوروپین تعلیم کم و بیش طہران مین ہے اور فرنگستان مین بھی لوگ تعلیم کے لیئے جاتے ہین مگر اخلاق صحیح یعنی شراب خواری وتریاک کشی - فواحش وغیرہ مین کمی واقع ہوئی ہے یا زیادتی؟ اون کو ماننا پڑا کہ کمی نہین ہوئی - پھر اونھون نے کہا ملک مین امنیت نہین - مین نے تسلیم کیا - مگر کہا کہ امنیت نہ ہونے کے باوجود سب کام ہوتے ہین مین نے کہا مجمع الاتفاق و ترقی اس کام کے لیئے کیون سعی نہین کرتا؟ - یہہ طے ہوا کہ قبل روانگی کسی موقع پر مین اون کے سامنے نطق کرون گا - مگر موقع نہ ملا ❊

اس انجمن کی تعداد طہران مین تقریباً دس بارہ ہزار ہے - ان کے پریزیڈنٹ وہان موجود نہ تھے - سب لوگ کہتے تھے کہ ہم کو آپ سے ملاقات کا بہت اشتیاق تھا ❊

[۳۰ اگست ۱۹۱۱ء = ۲۶ شعبان ۱۳۲۹ھ]

آج میرے لیکچر کا ایک حصہ روزنامۂ مجلس مین چھپا ہے جس مین غیر قومون سے رشوت لینے اور حفظان صحت کی طرف توجہ کرنے اور تنباکو نوشی کے خلاف تقریر کا حصہ درج ہوا ہے - یہہ لیکچر روزنامہ مجلس مین ۸ - ۱۰ انمبر وںمین ختم ہوا ہے اس کا پڑھنا ہم اہل ہند کے فائدے سے خالی نہین اور ایک خاص اخلاقی کوڈ یا مجموعۂ خیالات ہے اسواسطے انشاءاللہ بطور ضمیمہ سفرنامۂ ہذا کے ساتھ شامل کرون گا ❊

ملاقات ستار خان سردار ملی

صبح کو ایک گاڑی کرایہ کر کے ایک ہمدانی رئیس زادہ او رمترجم نظام کے ساتھ ستار خان سے ملاقات کے لئے گیا - ستار خان نے ایران مین سب سے اول آزادی کی جنگ کا جھنڈا بلند کیا تھا - اور تبریز جس کی آبادی دو لاکھ ہے تقریباً ثلث شہر اوس کے ساتھ تھا اور ثلث مخالف - مگر اس چہارم شہر مین سے دس پندرہ ہزار لشکر اوس نے تیار کیا - کل شہر پر قبضہ کیا اور ۲ ماہ تک شاہ سابق محمد علی مرزا سے جنگ کی اور باوجود سخت کوشش کے[1]

---

[1] یہان پر یہ نکتہ تاریخی بھولنا نہ چاہیئے کہ جب بے اندازہ کوششون سے قریب تھا کہ تبریز چند روز مین فاقہ کشی سے مبتلا ہو کر در دارے کھولدے اور سب مشروطہ قتل ہوجاوین تو روس نے فوراً تبریز کے باہر فوجین بھیجدین اور ان کی جان بچالی مطلب یہ تھا کہ اگر بادشاہ کا تسلط تبریز پر ہو گیا تو سارا ملک بالکل مطیع ہو جائیگا - روس کو موقعہ مداخلت کا نہ رہیگا - دونون پلے برابر رہنے چاہیئین - (منہ)

آخر تک مقابلہ کرتا رہا۔ اس سے ایران کو ہمت ہوئی اور بختیاریوں نے مع سپہدار کے طہران فتح کیا۔ ستارخان کا نام تمام یوروپ اور مہذب دنیا مین مشہور ہے ٭

ستارخان کے بعض ساتھیون اور بعض دیگر بیباک مفسدون نے مابعد اہل طہران پر رعب ڈالنا شروع کیا اور شہر مین پچھلے سال جنگ کی وہ قتل کئے گئے اور بھاگ گئے۔ ان لوگون نے ستارخان کو بھی اپنے پاس سے نہ چھوڑا اور ستارخان کو زبردستی روکے رکھا یہان تک کہ اوس کی ٹانگ زخمی ہوگئی ٭

ستارخان کی گفتگو اور بہادری

ستارخان ایک عالیشان مکان مین ساکن ہے جس کا کرایہ ہمارے سکے مین ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار ہے مکان دو منزلہ اور فرش سنگ مرمر نما خشت کا ہے۔ ایک دو ملازم ہین۔

مین اور مترجم نظام اور ایک جوان مسمی حاجی نام (تجارتی کی زمینداری کردستان مین ہے اور یہان وہ سخت ڈیماکرات مین شمار ہوتے ہین) ہم تینون ملنے گئے۔ میری طرف سے اطلاع دی گئی کہ ایک ہندی مشتاق ملاقات ہین۔ ہم پہونچے۔ تصاویر جو اخبارون مین چھپی ہین اون سے قدرے مشابہ ایک شخص موجود پایا گیا۔ اوپر کی منزل مین لکڑیان سہارے سے چلنے کے لئے برابر رکھی ہین۔ زمین مین بستر بچھا تھا۔ ہم بھی برابر صاف فرش پر بعد سلام سنت اسلام کے بیٹھ گئے۔ مختصر طور پر مخاطب کے کارنامون کی تعریف کی۔ سردار ستارخان ایک ناخواندہ شخص ہے مگر دماغ عمدہ رکھتا ہے۔ سردار نے ہمارے واسطے چاء منگائی۔ ایران کے پالیٹکس کی متعلق نہایت شاکی تھے کہ وزراء نے تمام کام خراب کر دیا ہے نہ ملک مین امنیت کی نہ عوام کو خوش کیا۔ مجھے یہ انعام دیا کہ میری ٹانگ کو زخمی کیا۔ مین نے کہا کہ مسلمانون کو آپکی ضرورت ہے، آپ کو دل شکستہ نہ ہونا چاہیئے۔ تب ستارخان نے کہا کہ مجھ سے نائب السلطنت نے کہا تھا "بولو یہ تمھارے ساتھ کیا کیا؟" مین نے جواب دیا کہ ایران کی رفاہ کے واسطے اگر ٹانگ مین رسی باندھکر شہر مین تشہیر کرتے اور بعد مین مار ڈالتے تب بھی مین خوش تھا۔ مگر ملک کی بھلائی کے لئے تو کچھ کرتے ٭

ستارخان کی نصیحت راقم کو

اثنا ئے گفتگو مین مجھ سے کہا کہ اگر تم کچھ کام خدمت ملک کے لئے کرو گے تو تم کو بدنام کرکے قید یا قتل کر دین گے ٭

ستارخان اور لنچکس

بابت پالٹیکس گفتگو ہوئی اور جنگ تبریز کے متعلق اونھون نے چند قصے بیان کئے کہ اسوقت یہ حالت ہے کہ سب روس سے ڈرتے ہین - ہمارے پاس روس کا کونسل جنرل تبریز مین آیا تھا کہ ہم اپنا گارڈ ۱۰۰ پچاس آدمیون کا بڑھانا چاہتے ہین - مین نے کہا کہ یہان قومی فوج مین سے کسیکی مجال نہین کہ تم کو گزند پہونچا سکے اور محمد علی شاہ والے اگر ایذا دین تو مین ضمانت کرتا ہون کہ مین اون کا مقابلہ کرون گا اور اون کو مغلوب کرون گا - لیکن جو کوئی سوار تمھارا اپنا آیا مین وعدہ کرتا ہون کہ اوس کی بدن پر ایک کپڑا باقی نہ رہیگا اور تمام اسلحہ اور لباس لیلون گا اور اوس کو برہنہ چھوڑ دون گا - چنانچہ مدت تک روس کا کونسل جنرل خاموش رہا - جب طہران فتح ہوا تو میرے پاس ایک بند لفافہ لے آیا - چونکہ دولت مشروطہ کا حکم تھا اور طہران مین عمل محمد علی کا اوٹھ گیا تھا - مین نے مجبوراً اجازت دی اور روس کا گارڈ تبریز مین بڑھ گیا - بلکہ پھر روس کی فوج داخل تبریز ہوگئی - ستارخان کا یہ خیال بالکل صحیح تھا - اگرچہ شفق روز اول پہلی دفعہ دینے کے بعد حکومت طہران کو بدقسمتی سے ہمسایہ سلطنتین روس و انگلستان جا دبیگا اور زیادہ تر بیجا دباتی ہین اور خوف ہے کہ یہی لیل و نہار رہیگا اور پارلیمینٹ کا زور ٹوٹ گیا تو وہ دبائین گی یہان تک کہ ملک کی آزادی کو ہضم کر جاوینگے مگر اس طرح کہ یہہ نہ معلوم ہو کس دن اوس کی آزادی سلب ہو گی - مین نے کہا کہ اخبار حبل المتین

سپہدار خان کی واپسی معرفت ستارخان

مین کچھ عرصہ قبل مین نے صلاح دی تھی کہ قومی فوج ہر جگہہ تیار کیجاوے اور ستارخان کو افسر کیا جاوے کہ غیر ممالک مین اس کا اثر بہت اچھا پڑے گا - ستارخان نے کہا کہ مین نے کابینہ (مجلس وزرا) سے صرف اسقدر کہا تھا کہ دس اچھے آدمی مجکو دیدو - مین روپیہ اور لشکر نہین چاہتا - تمام ملک مین پھرونگا اور ہر ولایت مین امن کر دون گا - سب نے کہا بہت اچھا مگر پھر منحرف ہوگئے - مجھ سے اطمینان نہین رکھتے - حالانکہ جب سپہدار فرنگستان جاتے تھے تو ابھی مجکو نائب السلطنت نے کہا کہ وہ ناراض ہین تم جاؤ اور لے آؤ - مین فوراً گاڑی مین سوار ہو کر گیا اور سپہدار کو سمجھا کر لے آیا - کیونکہ اون کا جانا بہت خطرناک تھا اور نائب السلطنت کہتے تھے کہ وہ جائینگے تو مین بھی چلا جاؤن گا - اوس وقت میدان محمد علی مرزا کیلئے خالی رہتا - کیونکہ گھر کے لئے مالک ضرور ہے - نائب السلطنت اور وزیر اعظم کے جانے پر سب سلطنتین محمد علی مرزا کو قبول کر لیتین - مجکو کہنے لگے کہ او سنے فرار کیا - ہمنے الغرض دلایا

کہ آپ کے متعلق کیسے خیالات بُرے نہیں اور سب تعریف کرتے ہین -

ایران کی فوجی کمزوری مگر قومی قوت

مابعد روس کا ذکر ہوا- نہایت صحیح بات ستارخان نے کہی کہ ایران قومی فوج سے کام لے سکتا ہے باقاعدہ فوج کچھ نہین - مین نے بہتیرا کہا کہ ملک کو تیار کرو- مگر نہ مانا- مجھ سے کام نہین لیتے کہ مین مستبد دن سے بدل جاؤن گا جس شخص کی شہرت ہفت ممالک مین نیکنامی کے ساتھ ہو غیر ممکن ہے کہ وہ اپنی عزت کو بیچ ڈالے- مین اسقدر بے حمیت نہین کہ" شرف خودرا کہ بہ ہفت ممالک مشہور است بفروشم"

ستارخان اور سالارالدولہ

مین نے کہا بعض کُرد کہتے ہین کہ سالارالدولہ (برادر شاہ مخلوع) کو جس سے اس وقت کرمانشاہ مین جنگ ہے سالار ملی (ستارخان) نے بلایا ہے- ستارخان نے جواب دیا- بات یہ ہے مین نے وزراء سے کہا تھا کہ سالارالدولہ کا محمد علی مرزا کے ساتھ یوروپ مین رہنا مناسب نہین اوس کو یہان بلالو اور مشروطہ کے ماتحت کرلو- وزراء نے قبول کیا اور کہا تم لکھو مین نے تار دیا- وہ رشت تک آیا- یہان سے ممانعت ہوگئی اوسنے مجھے اطلاع دی مین نے وزراء سے کہا کہ یہ تم نے کیا کیا؟ اور مجھکو جھوٹا کیا- اب وہ دوسری دفعہ کشتی مخالفت کریگا- چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا- اب وہ دوسرے ارادہ سے آیا ہے اور لوگون کو میرا نام دکھاتا ہے -

ستارخان اب زیادہ فربہ ہے اور عادات مین شاید وہ سادگی نہین جیسی چاہیئے- پارلیمنٹ اوسکو چارسو تومان یعنی تقریباً گیارہ سو روپیہ ماہوار خرچ کے لئے دیتی ہے- اور فاتح جس شخص کی جرأت اور تلوار نے پارلیمنٹ قائم کی اور تقریباً سو چھوٹی بڑی لڑائیون مین محمد علی شاہ کے لشکر کو تبریز مین شکست دی اور روس کو بڑھنے نہ دیا اوس کے لئے یہ معاوضہ زیادہ نہین - جو شریر لوگ ستارخان کے گرد ہو کر طہران مین فساد کیا کرتے تھے اور لوگون سے بنام مجاہد روپیہ وصول کرتے تھے سردار اسعد کی کوشش سے وہ سب متفرق ہو گئے- سلاح لے لیئے گئے- مگر اونھون نے ۲ گھنٹے تک سلطنت سے سخت جنگ کی ستارخان نے اثنای گفتگو مین کہا کہ تمام وزراء اور مجلس مستبد ہے- مشروطہ کو صرف تین لوگ مانتے ہین صمصام السلطنت بختیاری (اب رئیس الوزراء ہے) اور نائب السلطنت اور ڈیموکراٹ :

ستارخان اوّل فارسی بہت کم جانتے تھے اب بولتے اور سمجھتے ہین - یہہ اصلاً ترک آذربائجانی اور اتابک کا شہکار ہے

آخر مین ستار خان نے ہمارا شکریہ ادا کیا کہ اس تنہائی مین اوس کی طبیعت بہلانے مین ہم نے مدد کی - ہم نے پھر ملاقات کا وعدہ کیا اور واپس آئے ✤

ولادت شاہ احمد مرزا کی عید

آج شام کو بوجہ ولادت شاہ (سلطان احمد مرزا) یہان کی سرکاری عمارتون پر مثلاً امپیریل بنک ایران - پوستخانہ - محکمۂ پولیس طہران وغیرہ پر چراغان تھے اور سلیقہ کے ساتھ روشنی تھی - چونکہ یہان ہر جگہ برقی روشنی ہے تو چراغ مہیا کرنے کی ضرورت نہین عمارتون کے گرد ہالہ بنا لیا جاتا ہے - اور لمپ اور شیشون کی دوکانین کثرت سے ہین وہان سے لیمپ منگا لئے جاتے ہین - اب کہ ملک مین خانہ جنگی اور افسردگی ہے اسلئے روشنی عام طور پر نہ تھی - سلطان احمد شاہ کی ولادت کی خوشی گویا مشروطہ کی حمایت کا اظہار ہے - سب سے بڑی روشنی دار الشورائے ملی (پارلیمنٹ) کے اندر تھی جہان خاص آدمیون کو اندر جانے کی اجازت تھی ہم کو اندر بیٹھنے کی جگہ تھی سپاہیون نے روکا مگر پھر اجازت دیدی بشرطیکہ جسقدر کرسیان خالی ہین اوسی قدر آدمی جا وین مین بیٹھ گیا - تھوڑی دیر کے بعد جب اون کے قریب کی کرسی خالی ہوئی تو وہان جا کر موتمن الملک رئیس مجلس سے ملاقات کی اور ملاقات کا دن مقرر کیا اور جس خوبی سے وہ پارلیمنٹ کا کام کرتے ہین کہ ایک منٹ بھی ضایع ہونے نہین پاتا اوس کی داد دی - ہندوستان مین بھی ایسی باقاعدگی نہین - سابقاً پریسیڈنٹ بیچارے ایسے ضعیف تھے کہ بقول حاجی آغا پارلیمنٹ ایران بچون کا مکتب معلوم ہوتی تھی - مین نے مجلس مین دیگر ممبران پارلیمنٹ سے بھی ملاقات کی - بعض نے میری تقریر کی جو مجلس مین چھپ بھی ہے تعریف کی - صمصام السلطنت وزیر اعظم کو بھی آج دیکھا بلند قامت اور مضبوط اور سادہ لباس شخص ہین ✤

شاہ سابق کی محصوری کی خبر

آج قبل مغرب مشہور ہوا کہ رپورٹران اخبار کو وزارت خانے مین بلایا گیا - کوئی عمدہ خبر ہے - مابعد کو معلوم ہوا کہ خبر یہ ہے اور کل بسبب تعطیل غیر معمولی ضمیمہ (اشاعۃ فوق العادۃ) کے ذریعہ سے شائع ہو گی کہ ساری دار الحکومت مازندرانی کو لینے کے بعد جس مقام (قلعہ) مین شاہ سابق محمد علی مرزا محصور ہین دو تین طرف سے دولت (گورمنٹ طہران) کی فوجون نے اوس کا محاصرہ کر رکھا ہے - نوجوان بہت خوش تھے

اور او چھلتے تھے کہ محمد علی مرزا گرفتار ہوکر آیا تو سولی پر لٹکایا جائے گا - تماشا بہت آئیگا - مجکو نہ ایسے تماشے پسند ہین اور نہ یہ امید ہے کہ گرفتاری ہو - فراری یا قتل زیادہ قرین قیاس ہے - نیز دولت ایران اسقدر ضائف ہے کہ باقاعدہ قصاص نہین لے سکتی -

[۲۱ اگست ۱۹۱۱ع = ۲۷ شعبان ۱۳۲۹ھ]

حاجی آغا سر غنہ اعتدال سے ملاقات اور ایران کے پالیٹیکل خطرات

آج صبح آغا وکیل شیراز سے ملاقات ہوئی - ڈیڑھ گھنٹے تک یہان کے پالٹیکس کے متعلق باتین رہین - اونھون نے کہا یہان سب لوگ پریشان اور خانہ جنگی مین مبتلا ہین اور حزب اعتدالیین ناکارہ اور اپنی کثرت پر نازان ہے کہ جب چاہون گا ڈماکراٹ کو برباد کردون گا - ڈماکرات کے خوف سے امراء و علماء ہر دو برکنار ہین اور مشروطہ سے ڈرنے لگے ہین - فرقۂ ڈماکراٹ کو اپنے مقاصد حاصل کرنے مین نہ خدا کا خوف ہے، نہ جان لینے مین یا تہمت لگانے مین باک - ارامنہ مسلح ہین اور قواعد سیکھتے ہین - ایکدن ان سب اور ڈماکراٹ سے خوب چلیگی کیونکہ دونون اپنا نفوذ چاہتے ہین کہ تمام دفاتر اور محکمون پر قابض ہو جاوین ارامنہ ابھی خاموش ہین بالود باہم دولت کا کام کرین گے اور مدعی ہون گے - مین نے کہا جب کیبنٹ (کابینہ) وزراء فرقۂ معتدلیین سے تھا تو کس وجہ سے تمام محکمون مین ڈماکرات بھر دیئے - اوںھون نے جواب دیا کہ طہران کی فتح کے بعد ہی اونھون نے جلدی سے اپنے آپ کو بھر لیا اور قبل آنے ناصر الملک بہادر کے کابینہ ڈماکراٹ (انقلاب) ۷ ماہ تک رہا اوسنے بھی مدد کی *

ارامنہ سے خوف کی بابت مین نے کہا یہ مسئلہ فوری نہین - روس کی بابت مین نے کہا کہ ہمیشہ خوف ہے حاجی نے تسلیم کیا - مین نے کہا کہ خدمت اسلامی یعنی اصلاح تمدن نقشہ مشہد ریکو بنانے اور انجمن مہیا کرنے کیلئے چندروز کا قیام ایران مین کافی نہین - اس سوال پر کہ مین اگر تبعیت انگریزی سے یعنی انگریزی رعیت ہونے سے جو ایک زبردست سپر ہے استعفا دیدون تو مجلس شورای ملی مین انتخاب ہو سکتا ہے یا نہین ؟ - اوںھون نے کہا کہ دورہ آیندہ سخت شورش اور لڑائی کا ہوگا - اعتدالی و ڈماکراٹ مین سخت کشش ہوگی اس دورہ مین ممکن نہین کہ دوسرا کام آپ کر سکین اس لئے بہتر ہے کہ ایک شعبۂ اخلاق متعلق معارف قائم کیا جاوے اور آپ اس مین مقرر ہون جس طرح

جی چاہے اصلاح تمدن مین مصروف رہیئے۔ کوئی مزاحم نہ ہوگا۔ مین نے اس کام کو اپنے مذاق کے موافق پایا اور کہا کہ اگر مناسب طریقے سے مجکو معاون کیا جاوے تو آمادہ ہوجاؤن گا۔ حاجی آغا صاحب عقل و دماغ کے شخص ہین اور اونھون نے ٹھیک کہا کہ محمد علی مرزا کو روس نے اسلئے بھیجا تھا کہ جو روپیہ ہمنے قرض لیا ہے اور جو بندوقین خریدی ہین وہ ختم ہوجادین اور ہم مفلس۔

جمہوری و مشروطہ کے متعلق بحث

آج دن بھر مختلف مباحثون مین گزرا۔ اول مترجم نظام نے کہا کہ ایران کے لیے جمہوری سلطنت لازم ہے۔ مین نے کہا کہ ناقابل عمل اور بیکار مباحث سے فائدہ نہین جبتک روس و انگلستان و بختیاری و قشقای کرد و لرد و شہسوان شیخ محمرہ متفق نہ ہون حکومت جمہوری کا ہونا ممکن نہین۔ ایک صاحب جو روزنامہ استقلال کے آرٹیکل نویس تھے اور مجھ سے ملنے آئے تھے اون کی تعلیم بھی بخت کی ہے۔ بولے کہ صرف چار عقلا کی ضرورت ہے کہ ایک جگہ بیٹھکر مشورہ کرین اور ایک پروگرام بنادین جس طرح اکیلے نادر نے ایران کو اور کئی ملکون کو فتح کیا اور چند انگریز بہ قوت عقل ہند پر قابض ہین اس طرح چند آدمی جو عقل سے کام کرین جمہوری بنا سکتے ہین۔ مین نے کہا اب بھی نابالغی شاہ مین جمہوری حکومت ہے۔ اگر آسمان سے فرشتے آگئے اور اونھون نے مدد کی تو نام بھی جمہوری کا شایع ہوجاوے ان لوگون کے ہوائی خیالات سے تعجب ہوتا ہے آج کی خرابی کی خبر نہین اور سو دو سو برس کے خواب دیکھتے ہین ✤

شعائر اسلام کی حمیت

مہمان خانہ لالہ زار مین چند آدمی بیٹھے تھے ایک فتح کی خبر آئی مین نے تجویز پیش کی کہ اس خوشی مین مناسب ہے کہ ایرانی نماز جماعت جمعہ کو رسمیت دین اور مثل اسلامبول نائب السلطنت و وزرا و افسران فوج و پولیس اور تمام اراکین دفاتر وغیرہ نماز مین حاضر ہون اور ایک عمدہ وعظ متعلق بہ اخلاق دیا جاوے سب نے اور خاصکر ایک جوشیلے بزرگ معتضد السلطنہ نے کہا کہ نہایت اہم اور ضروری تجویز ہے اور لوگون کو جذب کرنے اور بدگمانی دور کرنے کے لیے بھی بہتر ہے مگر ایک صاحب نے مخالفت کی کہ میرے خیال مین یہہ مضر ہے۔ ملاؤن کا رسوخ بڑھجاویگا اس سے خطرہ ہے۔ مین نے کہا کہ اگر امر دائر ہو ملاؤن کے رسوخ بڑھنے اور اسلام چھوڑ دینے مین تو کونسی شق اختیار کروگے سب بولے کہ ملاؤن کے رسوخ بڑھنے کو مگر یہ شخص خاموش ہا۔ پھر مین نے کہا کہ وزرا نے ایران مین کیا کیا حالتین

نہین کین - مگر اس نازک موقع پر پارلیمنٹ ایران کے دونون فریقون نے اون کو اختیار دیدیا کہ جو چاہین سو کرین - کیا وجہ کہ وزراء کو بنیاد سے کھود کر نہ پھینک دین - مطلب یہ تھا کہ کسی گروہ کے چند یا اکثر آدمیون کی بددیانتی سے اصل چیز جسکے وہ نام لیوا ہین بگڑ نہین جاتی - مین نے کہا تھا فوج کو بھی درست کرو - اوس کے اخلاق بہتر کئے جاوین - حکماً تنخواہ اون کو بڑھائی جاوے - اگر ایسا کام کروگے تو روس کا مقابلہ ممکن ہے ورنہ سب تجاویز لغو ہین - خطرہ اجانب قریب نظر آرہا ہے ۞

مسٹر شوسٹر اور ایرانی غیرت

ایک اخبار نیویارک ہیرالڈ آیا - مسٹر شوسٹر دو ماہ سے یہان مشیر خزانہ ہوئے ہین اور جیسا امریکہ کے اکثر اخبارون کی عادت جھوٹ اور مبالغہ کی ہے اونھون نے اس نوجوان کی تعریف مین زمین آسمان کے قلابے ملانے شروع کئے کہ تمام طہران اور دربار مین تہلکہ اور غلغلہ تھا شوسٹر نے اون کی ہمت بڑھائی اور نقشہ جنگ کے لئے تیار کیا اور ایران کو بچایا اور آدھ گھنٹے مین اپیل شایع کردیا اور والنٹیرون کو طلب کیا - اس مین شک نہین کہ مسٹر شوسٹر کی خدمات خاصکر روس کی مالی تعدیات کم کرنے اور ایرانیون کی عادات کے خلاف روش سے نہ دبنے مین بہت کچھ لایق تعریف ہین - لیکن یہ مضمون ایسا تھا کہ ایک باغیرت ایرانی کو ناگوار[1] معلوم ہونا چاہیئے تھا جبکہ سب کو خائف اور بزدل اور فن جنگ سے ناواقف بیان کیا گیا - حالانکہ یہ غلط ہے مگر یہ لوگ شوسٹر پرستی مین اسقدر غرق ہین کہ مین نے بہت سمجھایا کہ اس مضمون کا ترجمہ سرکاری گزٹ مین شایع ہونا مناسب نہین لیکن ان کی سمجھ مین نہ آیا - مین نے کہا کہ واقعات سے تم لوگ ثابت کر رہے ہو کہ تم مین خود پر حکومت کرنیکا مادہ نہین اور روس کو حق ہے کہ تم پر حکومت کرے - میری اسلامی غیرت تقاضا نہین کرتی کہ اس مضمون کے ترجمے مین مدد دون - اگرچہ مسٹر شوسٹر کا مین بیحد ثنا گو ہون مگر تم دوسرون کا سہارا ڈھونڈنے کی جگہ اپنے پاؤن پر کھڑا ہونا سیکھو!

[1] اب مین سمجھتا ہون کہ وزراء ضرور خائف تھے اور محمد علی مرزا کے آنیسے اپنے ہاتھ پاؤن ڈھیلے چھوڑ چکے تھے بلکہ پارلیمنٹ کو کمزور کرنے اور ڈماکراٹ کا زور توڑنے کے لئے غالباً اکثر امراء وزراء کی سازش شاہ کے ساتھ تھی بلکہ روس کے اشارون پر چلتے تھے -

اسلام اور رہبانیت رات کو ایک صاحب سے بحث ہوئی تو بولے اسلام محض سیاست تمدن اور اخلاق کا نام ہے رُوحانیت اوس مین مُطلق نہین - مین نے کہا کیا کہتے ہو - روحانیت کے متعلق آیات و احادیث بیان کین - بولے کہ رُوحانیت سے مراد رہبانیت ہے مین نے کہا کہ روحانیت بندہ اور انسان کے تعلق کا نام ہے اور یہہ رُوحانیت اسلام نے جگہہ جگہہ سکھائی ہے - یہہ شخص قرآن و حدیث و تاریخ مذاہب سے بہت واقف تھا اور وہی سید حسین تھا جو مُلاؤن کے اثر پھیلنے سے خائف تھا +

ایران و عرب اس مادہ مین بھی بحث ہوئی کہ ایران کے عادات و اخلاق غیر قومون خصوصاً عرب کے ملنے سے بگڑ گئے مین نے کہا کہ تاریخ پڑھو عجم کے عادات اسلام سے پہلے اسقدر ذلیل تھے کہ آجکل سے بھی کسیقدر بدتر - ظلم اور اسراف بیحد تھا - تعیش بیحد تھا - نکاح مین بیٹی اور بہن تک حلال تھین اسلام نے عجم کے اخلاق کو بہتر کر دیا نہ کہ بدتر - بلکہ برخلاف اس کے عجم نے عباسیون کے زمانے مین عرب کے اخلاق کا ستیاناس کر دیا جس نا عاقبت اندیش ایرانی نے عرب کے خلاف روزانہ حبل المتین طہران مین لکھا تھا وہ ایران و اسلام دونون کا دشمن تھا خیالات کو ہیجان مین لاتا تھا - اس مضمون کی وجہ سے جو مرزا آقا خان نے لکھا تھا روزانہ حبل المتین کو مجلس شوری نے بند کر دیا تھا اس مضمون مین نہایت جوشیلی عبارت مین بتایا تھا کہ تمدن عرب نے ایران کو تباہ کر دیا اور سوائے مذہب کے عرب کی سب چیزین بُری ہین - مرزا آقا خان ایک زبردست منشی تھا جس کو مدت ہوئی پھانسی دی گئی تھی +

ایک ہنڈوی کی چوری ایک لڑکا جو مین نے محمد علی نامی ملازم رکھا تھا آج شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ علاوہ دو نوٹون کے نوٹ چرانے کے وہ میری ایک ہنڈوی کو کُک اینڈ سنز کی جو بنکون کے نام تھی چرا لے گیا - یہ (۱۰) دن کا ذکر ہے - چور وصول تو نہ کر سکتا تھا لیکن مجکو بیچ مین ضرورت ہوئی تو سخت مشکل پڑتی - خیر پولیس مین رپورٹ کرنے کی دھمکی دی - اوس کا باپ کسی قدر معتبر آدمی معلوم ہوا اور اپنے بیٹے کو جو شاہزادہ عبد العظیم گیا تھا اور اوس کا مقصد فرار تھا تلاش کر کے ہنڈوی لے آیا +

[۲۲ اگست ۱۹۱۱ء = ۲۸ شعبان ۱۳۲۹ھ]

پریسیڈنٹ پارلیمنٹ سے ملاقات و گفتگو

آج صبح جناب موتمن الملک رئیس مجلس سے ملاقات ہوئی۔ وہ عمارت پارلیمنٹ مین اپنے دفتر مین تھے۔ آدمی بہت شریف۔ سادہ مزاج۔ متین اور باوقار ہین۔ جس قدر میرے خیالات تھے کہ شعائر اسلام کو طہران اور دیگر شہرون مین رواج دیا جاوے۔ نماز جمعہ مین وزرا و بادشاہ سے لیکر سپاہی تک حاضر ہون۔ وعظ کئے جاوین۔ باہر شہرون مین بھی ایسا ہی ہو۔ مثل حجاز ریلوے کے مشہد ریلوے بنائی جاوے اصلاح اخلاق و تمدن کے لئے سعی کی جاوے۔ دولت عثمانیہ سے اتفاق کیا جاوے۔ ان سب باتون کو اونھون نے قبول کیا کہ نہایت عمدہ ہین۔ مگر کہا کہ ریلوے کہان سے شروع ہو؟۔ مین نے کہا مشہد مقدس سے اونھون نے مال اور صحیح کے پہونچنے کے اشکالات بتائے۔ اس کو مین نے قبول کیا اور مابعد اس سے بہتر طریقہ نہ دیکھا کہ کسی بندرگاہ سے شہر تک شروع ہو۔ اونھون نے یہ بھی کہا کہ ایران مین عملی غور کرنے والے کم ہین اور زیادہ تر نقل کرنے والے ہین ؞

آج مین ذکر کر رہا تھا کہ بعض لوگ نماز با جماعت افواج وغیرہ کے مخالف ہین اون مین ایک ہندی بھی ہین۔ ایک لاابالی نوجوان نے بے پروائی سے بولا کہ اس نماز سے کیا فائدہ ہے جس مین صرف اوٹھنا بیٹھنا ہے۔ مین تو دل مین نماز پڑھتا ہون۔ مترجم نظام نے انگور اون کے سامنے سے اوٹھا لئے کہ اپنے دل مین انگور کھالو اس قسم کی چند لغویات نوجوان نے اور کہین۔ مین نے کہا فضول باتین نہ بکو جس نماز کا پیغمبر صلعم نے حکم دیا ہے اُس کی نقل اوتارنی یا تضحیک سخت حماقت ہے و دینی ہے۔ اگر تم دہریہ بھی ہو تو ہندوستانی مسلمانون کو طہران مین بدنام نہ کرو کہ لا مذہبی کی رو ہر جگہہ جاری ہے۔ مابعد اس ہندی نوجوان نے عذر کیا اور میری غیبت مین لوگون سے میری بہت تعریف کی کہ فلان شخص مین سچا اسلامی جوش ہے۔ میرا مطلب اس قصہ کے بیان سے یہہ ہے کہ کیسا ہی آزاد خیال مسلمان ہو اگر کوئی شخص اسلام پر زور دیوے اور سمجھاوے تو وہ متاثر ضرور ہوگا۔ البتہ جن لوگون کو وہ اپنے سے کم لیاقت سمجھتا ہے بوجہ نخوت اون کا کہنا نہ مانیگا لہذا ہر دینی مشن اور کام مین تو تعلیم یافتہ لوگون کی شرکت لازم ہے ؞

آج پھر میرے دار الفنون کے لیکچر کا وہ حصہ روزنامہ مجلس مین شایع ہوا جو شراب اور تمباکو کے متعلق تھا۔

دو روزانہ اخبارون کا بند ہونا

روزنامہ استقلال بوجہ کمی فنڈ کے بند ہو گیا ہے - اخبار ایران نو اس وجہ سے بند ہو گیا کہ اوس نے روس پر اور روس کے تحریک عہدہ دارون پر سخت حملہ کیا تھا - یہان گو با وجود پارلیمنٹ اور مشروطہ کے بوجہ جنگ کے ہندوستان سے کم آزادی ہے - اخبارون کی مالی حالت بھی خراب ہے - مگر پارٹیان اپنے اپنے فنڈ سے اخبارون کے نقصان کو ایک حد تک بھرتی ہین -

طہران - ۲۳ اگست ۱۹۱۱ء = ۲۹ شعبان ۱۳۲۹ھ

ایک رسالہ کی تصنیف

آج دن بھر ایک سلیس پمفلٹ کے لکھنے مین مصروف رہا - جس مین مختصر طور پر میرے کل خیالات بابت اصلاح ایران تھے - بیس ۲ باریک صفحے نوٹ پیپر کے لکھے ٭ -

(۱) اصلاح و تہذیب اخلاق (۲) مسئلہ بہائیان و مسلمانان (۳) مسئلہ ڈماکراٹ و انقلاب (۴) مسئلہ مستبدین و مشروطہ (۵) اتحاد با عثمانیہ (۶) تقلید فرنسہ (۷) رواج شعائر اسلام (۸) درستی قشون (فوج) پر نوٹ لکھے ٭

مہمان خانہ لالہ زار

شام کو مہمان خانہ لالہ زار مین گیا - واقعی ایسا بارونق مقام کھانا کھانے کا ہندوستان مین نہین مل سکتا باغ و برقی روشنی و صاف میز و بینچ و تپائیان اور آب جاری - ایک شخص ایک کمرے مین ہارمونیم بھی بجاتا تھا - فارسی و انگریزی دونون قسم کے راگ تھے - ایک حب الوطنی کا راگ مصنفہ عارف بہت موثر تھا - یعنی ؎

از خون جوانان وطن لالہ دمیدہ - اس کو جسقدر جوش سے پڑھین کم ہے ٭

ڈماکریٹ و نائب السلطنت

آج معلوم ہوا کہ اکثر ڈماکراٹ واقعی نائب السلطنت جناب ناصر الملک سے عقیدت نہین رکھتے اور کہتے ہین کہ ناصر الملک سپہدار کے حامی ہین مگر بوجہ خوف علانیہ ظاہر نہین کرتے ٭

جنگ مازندران و روس کی چال

یہہ جنگ مازندران کے پہاڑون مین جاری ہے اور ۲-۳ دن سے کوئی خاص خبر نہین آئی - مگر معلوم ہوتا ہے کہ واقعی محمد علی شاہ کے پاس بہت لڑنے والے ہین - روس ذیہہ چال اس واسطے کی ہے کہ ایران نے جو قرضہ لیا اور دس ہزار سید قبین اعلے درجے کی خریدین وہ ختم ہو جاوین - چنانچہ ایسا ہی ہوا - اب

ایران سے کہتا ہے کہ مین محمد علی کو سمجھا لون گا- تمبر بل وغیرہ کے امتیازات (ٹھیکے) مجکو دیدو لیکن بظاہر ایران اس کو منظور نہ کریگا ⁂

[۲۴ اگست ۱۹۱۱ع = ۳۰ شعبان ۱۳۲۹ھ]

سخت تکلیف رہی رات بھر بخار و درد جسم و تشنگی کا غلبہ تھا- مین نے بد پرہیزی یہ کی کہ ایکدن مین کئی میوے تربوز و انگور کئی دفعہ کھائے- انگور یہان اسقدر سستے ہین کہ ایک دو پیسے کے انگور دو آدمی مشکل سے کھا سکتے ہین- صبح کو شربت بنفشہ و عناب شہر مین تلاش کیا- نہ ملا ⁂

طہران کی صبح | یہان ایک نہایت بدنما دستور ہے کہ گویا صبح ڈیڑھ دو گھنٹے دن چڑھے تک سوتے ہین اور اس سے پہلے دوکانین تک بند رہتی ہین- ٹریم نہین چلتی- صرف کہین کہین چائے والے وہ بھی دیر مین آتے ہین- یہ بھی فرنگی مصائب کا وہ حصہ ہے جو طہران نے سیکھا ہے لیکن رمضان مین تو اگر عصر تک نہین تو ظہر کے بعد تک تو ضرور بالکل خواب غفلت کا سامنا ہوتا ہے ⁂

{۲۵ اگست ۱۹۱۱ع = یکم رمضان ۱۳۲۹ھ}

پہلا وعظ مسجد شاہ مین | عصر کے وقت مترجم آقائے معظم السلطان مجکو بلے گئے کہ مسجد شاہ مین بڑا مجمع ہے- تہذیب اخلاق کے متعلق تقریر کرون- ایک منبر کہین سے لاکر صحن مین نصب کر دیا- مین نے کوئی ڈیڑھ یا دو ساعت تک فارسی مین تقریر کی- اصول دین کی تشریح ۳۰-۴۰ منٹ تک- پھر عدل کے ذیل مین مکارم اخلاق اور ایران کی موجودہ خرابی پر نہایت جوش و سختی سے اعتراض کیا کہ لوگ نہایت متعجب ہوئے- شراب- چانڈو- عمل قوم لوط- اسراف- عیّاشی- قمار بازی- نااتفاقی- اس مین سے ہر چیز کو بتایا کہ ایران کو خراب و تباہ کر رہے ہین اور یہ تباہی دولت صفویہ کے آخری زمانے سے بہت جلد جلد بڑھ رہی ہے-

تاریخ بیداری ایران | آج ایک عربی کتاب تاریخ البابیہ کا ایک حصہ و اخبار صور اسرافیل جس کا ایڈیٹر مرزا جہانگیر بست سالہ تھا جسے محمد علی شاہ نے قتل کیا تھا پڑھا- اس سے ۳۰ سال قبل کے دلچسپ اور عبرت انگیز واقعات پر روشنی پڑتی ہے- اور روس کا ہاتھ ہر سازش مین نظر آتا ہے ⁂

پارلیمنٹ کا اجلاس اور وزراء کی حاضری

رمضان میں عشا کے بعد مجلس شورائے ملّی منعقد ہوتی ہے وہان گیا - جھاڑون میں علاوہ شمعون کے
برقی بتّیان بھی قمقمون مین لگی تھین اور ہال کا نظارہ بہت خوبصورت تھا - بحث دلچسپ تھی کہ مختلف
خانہ بدوش اقوام (ایلات) اور چھوٹے مذاہب (مثلاً موسائی - عیسائی - مجوسی کو) کسقدر ممبر دئے جاوین -
یہ شورائے اول (یعنی فسٹ ریڈنگ) قانون کا تھا - مگر سخت تعجب ہوا کہ بختیارون کو صرف ایک وکیل دیا گیا حالانکہ
اونھون نے مشروطیت قائم کی اور انھین کی مدد سے اب بھی محمد علی شاہ مخلوع سے جنگ ہے - یہ بھی معلوم ہوا کہ
اُنھون نے اعتراض کیا تھا کہ ہمارے دو ممبر مجلس مین ہونے چاہئین - اسی وجہ سے اونھون نے ایک آدمی بھی اس
مجلس مین نہ بھیجا - برخلاف اس کے ارامنہ کو بجاے ایک کے دو ممبر دئے جانے تجویز کئے گئے - اور ایک چھوٹا سا فرقہ کلدانیون
کا ہے جس کی تعداد دس ہزار سے زیادہ نہین - روس کو ایک ممبر جدا - بعض ممبرون نے اعتراض کیا کہ کلدانی مسیحیون کی ایک
شاخ ہے اون کو ارامنہ کے ساتھ ملانا چاہئیے - حساب کی رو سے ارامنہ کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے اون کے لئے
دو ممبر بہت ہین (یہان یہ اُصول ہے کہ لاکھ آدمیون کی جماعت کو ایک وکیل دیا جاوے) اسپر بہت بحث ہوئی کہ
تعداد وکلا کتنی ہو بعض لوگ کہتے تھے کہ ۱۲۰ رہے اس پارلیمنٹ مین تو صرف (۶۰) جگہ سے لوگ منتخب ہوئے تھے - بجاے اس
مقامات سے کوئی انتخاب ہی نہین ہوا - لیکن اس مسودہ مین کل ۱۴۵ ممبر تجویز کئے گئے ہین - مجلس مین آج سب وزرا آئے
تھے اور ایک تجویز لائے تھے جس کی تفصیل معلوم نہ ہوئی - وزراء چاہتے تھے کہ مسئلہ ضروری ہے (غالباً روس نے کچھ
امتیازات طلب کئے ہین) آج ہی بحث ہو - مجلس نے انکار کیا - آخر کار ۸ ممبرون کی کمیشن کے سپرد کیا گیا کہ اوّل وہ
رپورٹ کرے - ما بعد مجلس رائے دے - وزراء بظاہر ناراض ہوکر مجلس سے اوٹھ گئے - تھوڑی دیر کے بعد دیگر مباحث
ہوتے رہے - وزراء باہر رہے - برقی روشنی کبھی بجھتی تھی اور پھر فوراً روشن ہوجاتی تھی - آخر رئیس نے مجلس کو
ختم کردیا - اسپر ہم لوگ باہر چلے آئے - بعض ممبران بھی اپنے گھر چلے گئے - کوئی گاڑی مین بیٹھکر اور کوئی پیدل
۲ - ۲ منٹ کے بعد معلوم نہین کیا وجہ ہوئی - فراش اور ملازم دوڑے تا کہ سب کو واپس بلائین - ہم نے نصف گھنٹہ
انتظار کیا کوئی وجہ معلوم نہوئی - ہمارے بعض ساتھی رہ گئے کہ خبر منگوائین گے - ظاہرا معاملہ نہایت نازک ہے

عجب نہین کہ وزارت استعفا دے یا روس مداخلت کرے۔

{ طہران - ۲۶ر اگست ۱۹۱۱ع = ۲ر رمضان ۱۳۲۹ھ }

وزرا کا استعفا و پارلیمینٹ آج خبر مشہور ہے کہ وزراء نے استعفا دیا۔ مگر معلوم یہ ہوا کہ صرف استعفا کی دھمکی دی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ روس کے متعلق امتیازات وغیرہ کا مسئلہ نہین بلکہ اندرون ملک مین انتظام قائم کرنے کے لئے وزرا کو غیر معمولی اختیارات دینے سے مجلس خاصکر ڈماکرات اس واسطے ڈرتے ہین کہ ہم جو تجویز و تقریر کرتے ہین کہین ایسا نہ ہو کہ ہماری زبان و قلم کو کابینہ (مجلس وزرا) ہو کدے - اور ملک کی آزادی مین خلل ڈالے۔

{ طہران - ۲۷ر اگست ۱۹۱۱ع = ۳ر رمضان ۱۳۲۹ھ }

ملاقات با کونسل انگلش صبح ہی شمران واسطے ملاقات کونسل انگلستان گیا۔ پہاڑ پر ایک وسیع ٹکڑا جس مین دس ہندوستانی سوارون کا مجمع بطور گارڈ ہے اور ایک باغ مین سفیر انگلستان و کونسل کے مکانات ہین جو ایران نے دولت انگلستان کو بہ زمانۂ ناصر الدین شاہ قاچار بطور اظہار دوستی دے رکھا تھا۔ یہ وہی مقام ہے جہان ۷ - ۸ ہزار ایرانی مظفر الدین شاہ کے آخر زمانے مین پناہ گزین ہوئے تھے۔ ایک کچے پکے مختصر مگر خوشنما بنگلے مین کونسل مقیم ہین۔ ملاقاتی کارڈ جانے پر ڈرائنگ روم مین بٹھایا گیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد ایک نوجوان آدمی ۲۷ - ۲۸ سال کی عمر کا آیا۔ اوس نے میرا پاس پورٹ بغرض اجازت سفارت روس مین بھجوا دیا ہے۔ ابتک منظوری نہین آئی۔ وحید الملک جو آجکل ممبر مجلس شورائے ملی ہین فارسی مین اون کا اور مسٹر برون کا شاگرد ہے۔ یہ وائس کونسل فارسی کم جانتا ہے۔ بہت خلیق اور سخت ڈماکراٹ ہے۔ کونسل نے پوچھا طہران کی کیا حالت ہے؟ مین نے اپنے خیالات ظاہر کیے۔ کہا "علماء کے خلاف ایران مین جوش ہے یا نہین"؟ - مین نے کہا اگر علماء نے اپنی حالت درست کر کے فعالیت اختیار کی تو فبہا ورنہ البتہ لوگ اونکو چھوڑ دین گے۔ ڈماکریٹ کی نسبت وائس کونسل کو تسلیم کرنا پڑا کہ وہ جلد بازی کرتے ہین۔ مین نے کہا کہ اس وقت روس اُن کے خلاف ہے ملّا اون کے خلاف ہین۔ اُمرا اور اشراف اون کے خلاف ہین کونسل نے کہا کہ "مین بھی اون سے کہا کرتا ہون کہ تم غلطی کرتے ہو کہ ایکبار تم نے دونون قوتون کی مخالفت شروع کی یعنی

یا مُلاؤن پر اعتراض کرتے یا اُمراء پر - دونون طرف حملہ مُناسب تھا"

نائب السلطنت کے متعلق گفتگو

بابت نائب السلطنت مین نے سوال کیا - کہا "بہت لایق اور بڑا آدمی مگر زیادہ محتاط ہین یعنی بہت ڈرتے ہین اور ڈماکریٹ کے خلاف ہین اور پارٹی اعتدال اونھون نے قایم کی ہے - [۱]

تقی زادہ کی بابت گفتگو

تقی زادہ ایک مشہور ممبر پارلیمنٹ پہلی پارلیمنٹ مین تبریز کی طرف سے تھا اور شاہ و اُمراء کے سخت خلاف - خیالات انقلاب اوس نے فرانسویہ کی تاریخ سے اخذ کیے - نوجوان اور بہت جوشیلا ہے - فرقہ ڈماکراٹ کا بانی ہے - علماء دین کو مکروب یعنی طاعون کے کیڑے اور اُمراء کو غربا کا خون چوسنے والے ظاہر کرتا ہے اس کے ماننے والون مین جوشیلے والنٹیر یا مجاہدین کا دنے اشارہ سے لوگون کو قتل کرنے مین باک نہین کرتے - کم از کم مین نے ایسا ہی سمجھا ہے - مگر آدمی با جُرأت ہے - اخوند مُلا محمد کاظم خُراسانی نے فتویٰ دیا کہ فاسد العقیدہ ہے اور سال بھر کے تقریب ہوا پچیس سوارون کے ساتھ تقی زادہ کو ایران سے باہر کر دیا گیا - اب وہ اسلامبول مین مقیم ہین اور وہی رئیس فرقہ ڈماکریٹ ہے - ایک مسئلہ اس فرقہ کا یعنی روحانی اور پالٹیکل جماعتون مین مل کر علیحدہ ہوگیا ہو - علانیہ بہاء اللہ و عباس آفندی کے عقاید سے لیا گیا ہے - تصویر سے تقی زادہ شجاع و بلند نظر و باہمت معلوم ہوتا ہے - مین نے تقی زادہ کی بابت کونسل سے پوچھا تو اُنھون نے کہا کہ مین نے سوا ے بھلائی اون کی بابت کچھ نہین سُنا مین نے کہا کہ مین نے صرف بُرائی سنی ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ قتل کا ایجاد تقی زادہ ہی نے کیا ہے اس سے پہلے یہہ بات نہ تھی اور عبد اللہ بہبہانی کے قتل کا شبہہ کیا جاتا ہے - کونسل نے کہا یہ عبد اللہ بہبہانی کے قتل کا حکم تقی زادہ نے نہین دیا - غالباً ایسا ہُوا - جیسا ہنری دویم شاہ انگلستان نے کہا تھا کہ کوئی ایسا نہین کہ مجھکو اس بلا سے نجات دے اور چار آدمیون نے ایک بشپ کو مار ڈالا مین نے کہا کہ ڈماکراٹ کی نسبت

---

[۱] میرا خیال تھا کہ ڈماکراٹ یا وحید الملک کی رائے سے متاثر ہو کر نائب السلطنت کے خلاف کونسل نے گفتگو کی مگر اب مزید تجربے کے بعد مین سمجھتا ہون کہ واقعاً نائب السلطنت نے فرقہ ڈماکراٹ کو گرانے کے لئے بعض تجاویز مضر ملک کو اختیار کیا اور ملک کو جو توقعات اُن سے تھے اون کو ضایع کر دیا - (منہ)

شبہہ ہے کہ وہ بہائیون کے اثر مین ہین - جب تک اس شبہہ کو دور نہ کرین گے کبھی اون کو کامیابی نہ ہوگی - بولے کہ نہین
نقی زادہ بہائی نہین ازلی[1] ہے - لیکن دراصل یہہ سب خیالات یکطرفہ ہین - اصل رائے نقی زادہ کی نسبت وہ ہے جو لجد
ملاقات قسطنطنیہ مین نے قایم کی وہ لبدمین درج کی جائیگی -

دوسرا وعظ مسجد شاہ مین آج مین نے مسجد شاہ مین پھر وعظ کہا - مجمع پہلے سے زیادہ تھا اور کئی ممبران پارلیمینٹ تھے -
مضمون یہہ تھا کہ عرب نے عجم کے اخلاق کو بقول بعض محبان ایران خراب نہین کیا - اخلاق عجم پہلے سے بہت خراب تھے
عرب سادگی اپنے ساتھ لائے - اور پھر مین نے اخلاق اسلام بیان کئے کہ وہ کیا ہین؟ - اور کہا کہ کسی مذہب مین
یہہ اخلاق دکھا دو - یہہ اخلاق مین نے اپنی تقریر نجف اشرف مین بیان کئے ہین جو ضمیمہ مین درج ہین - اور تاریخ
سے بتایا کہ اصل اسلامی اخلاق کے پھیلنے کا موقعہ بوجہ خانہ جنگیون کے ایران کو ملا ہی نہین - صرف ابتدائے زمانہ
شاہان صفویہ مین سو سال تک ملا تھا - اوس وقت ملک آباد تھا - متفق تھا - ترقی پر تھا - مگر سو برس کے بعد
صفویہ بھی بگڑنے لگے -

{ طہران - ۲۸ اگست ۱۹۱۱ء = ۴ رمضان ۱۳۲۹ھ }

تیسرا وعظ مسجد شاہ مین اوس کا خلاصہ آج رسالہ اسباب ترقی ایران جو ٹائپ کے ۲۰ صفحون مین آیا ہے اوس کا پروف درست کیا -
عصر کو مسجد شاہ کے وسط صحن مین نطق تھا - آج مجمع زیادہ تھا اور تقریر مین بھی روانی اور اثر زیادہ
تھا - مین نے اول روز دویم کے وعظ کا خلاصہ اعادہ کیا - آج تیسرے دن یہہ بیان کیا کہ سنا ہے بیان بعض
لوگ طبیعتین ہین جن کی اوسط لیاقت قانون فطرت کو نہین سمجھ سکتی - صرف یہہ کہنا جانتے ہین کہ قانون طبیعت
کی رو سے فلان کام ہو گیا - اس کے خلاف نہین ہو سکتا - لیکن عقل انسانی اصلی طبیعت اشیاء کو کب جان سکتی ہے

---

[1] بابیون کا ایک نہایت مختصر فرقہ ہے جو اب تک سید علی محمد باب کو مہدی مانتے ہین اور صبح ازل یعنی مرزا محمد یحیی کو اوس کا خلیفہ - اسلام سے بہت قریب ہین - لیکن بہائی وہ فرقہ ہے جس کو مرزا حسین علی برادر خورد مرزا محمد یحیی نے بنایا تھا اور جو مرزا حسین علی کو مظہر خدا مانتے ہین - مگر مثل بدھ کے کسی خدا کے قایل نہین - منجملہ بابیون کے ۹۰ فیصدی بہائی ہو گئے ہین - عباس آفندی ان کا امام زندہ ہے یہ اسلام کو منسوخ مانتے ہین - اول صرف سید علی محمد کو مہدی مانتے تھے - ۱۲ - منہ

پھر مین نے اون کے دلائل کا رد فلسفیانہ طریقے سے کیا۔ اعتراض کیا گیا کہ جب اسلام ایسا عمدہ مذہب اوس کے
اخلاق ایسے پاکیزہ ہین تو کیا وجہ ہے کہ تمام دُنیا مین عموماً اور عجم مین خصوصاً حالت خراب ہے۔ مین نے
جواب دیا کہ اصل الاصول اسلام جو ایثار ہے یہان نہین۔ قومی فائدے اور دینی خدمت کے لئے لوگ اپنے اوپر ذرا سا
نقصان گوارا نہین کرتے۔ سید الشہدا علیہ السلام کو جب مسلمانون نے شہید کیا اوس وقت سے اس بدبخت قوم نے
ثابت کیا کہ چند روپیون اور حکومت کی محبت ان لوگون کے دلون مین دین اسلام اور غیرت اور توسل رسول
و بزرگان امت سے بڑھکر ہے۔ جب تک مسلمان تولا بے تمام حسین ابن علی (علیہم السلام) سے نرکھینگے
ان کی فلاح کبھی ممکن نہین۔ تولا (محبت) کے معنی زبانی دعوے کے نہین بلکہ اوس مقدس نمونے کی تقلید
کرنا۔ اون سے محبت کرنا اور اپنے دل کو ایسا نرم اور پاک کرنا ہے کہ محبت رسول و آل رسول اوس مین سما سکے
غیبت شہوات اور محبت خدا دونون یکجا جمع نہین ہو سکتین۔ جناب امام حسین ع کی زندگی ایثار ہے۔ لوگون مین
ایثار کا پتہ نہین۔ ذرا سی بات پر جھوٹ بولنے کے لئے تیار رہتے ہین۔ پھر مین نے ایران کی بدنامی جو جھوٹ
بولنے مین ہے بیان کی اور کہا کہ یہہ قوم صرف جھوٹ بولنا چھوڑ دے مین اطمینان دلا سکتا ہون کہ دس سال کے
اندر دُنیا کی سب سے بڑی قوم ہو جاوے گی۔ تمام خرابیان اس وجہ سے ہین کہ لوگون کو ایک دوسرے پر اطمینان
نہین۔ ہر شخص دوسرے کو دروغگو اور دُزد جانتا ہے۔ ریل نہین بنا سکتے۔ کمپنیان درست نہین کر سکتے۔ سڑکین
نہین بنا سکتے۔ پھر مین نے زور دیا کہ یہہ چار پانچ سو آدمی جو جمع ہین ان کو لازم ہے کہ اپنے اپنے گھر اور دوستون
کو میرا پیغام پہونچا دین کہ ایران کے لوگ مومن کی اس علامت کو اختیار کرین یعنی اپنا نقصان گوارا کر کے
بھی سچ بولین۔ جناب امیر نے فرمایا ہے "الایمان ان توثر الصدق حیث یضرک علی الکذب حیث ینفعک"
ایمان یہہ ہے کہ تو سچ کو ترجیح دے جب سچ مُضر ہو جھوٹ پر جبکہ وہ مُفید ہو۔ پھر مین نے بتایا کہ تقیہ کا مفہوم لوگ
غلط سمجھتے ہین۔ تقیہ فقط اس لئے ہے کہ دشمنان خدا سے اپنی جان یا مال اس سبب سے بچائے کہ یہہ جان و مال
خدا کی امانت ہے اور خدمت دین مین صرف ہونے والے ہین۔ اگر نسبت نیک نہ ہو اور محض اپنے فائدہ کے لئے

دھوکا دے تو یہ ہرگز تقیہ نہین - آج ایک گھنٹہ تقریر مین لگا - لوگ متوجہ اور متحیر تھے - مین اپنا وعظ (لیکچر) اس آیت سے شروع کرتا ہون " یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین " -

" اے مردمان کہ ایمان آوردہ اند ہر کسے کہ از شما از دین خود مرتد شد - پس در زمانہ آیندہ خدا ایک قوم را خواہد آورد (یا بر ما خواہد نمود) کہ ایشان خدا را دوست میدارند و خدا ایشان را بر مومنین مسکین و بر کافرین بہ غلبہ سلوک خواہند نمود " -

{ ۲۹ / اگست ۱۹۱۱ع = ۵ / رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ }

چوتھا وعظ مسجد شاہ مین آج عصر کو حسب معمول مسجد شاہ مین وعظ کہا - آج لوگ زیادہ تھے اور زیادہ متوجہ تھے - اول مین نے دہریون کا رد کیا اور پھر کہا کہ ایرانی لوگ اُمید اور استقامت کے ساتھ کام نہین کرتے مایوسی غالب ہے - اس واسطے کام اچھی طرح نہین ہوتا - پھر مین نے تفصیل بیان کی کسی طرح ایک انجمن ہونی چاہیئے جس کی شاخین ہر جگہ ہون اور لوگون کو اتحاد و اتفاق - ترک بیکاری اور اخلاق اسلامی کی طرف دعوت کرے ٭

میرا مراسلہ یا رسالہ مقاصد قومی شام کو میرا مراسلہ بابت وسائل ترقی ایران چھپ کر آگیا - اوس کو اکثر ممبران پارلیمنٹ مین تقسیم کیا - آج جلسہ پارلیمنٹ جس مین وزراء سے جلسہ فوق العادہ مین اختیارات بابت درستی انتظام مجلس سے طلب کئے تھے مقرر ہوا تھا کہ ایک کمیٹی رپورٹ کریگی اور آج اوس پر بحث ہوگی - کمیٹی نے کوئی رپورٹ نہین بھیجی اسلئے بحث اتوار کی رات تک ملتوی ہوئی ٭

طلبائے دینی سے گفتگو آج شام کو یہان کے بعض مدارس دینی کے کئی طلبا آئے اور دیر تک اون سے اخلاقی حالت کے متعلق گفتگو ہوئی - وہ سب یہان کی اخلاقی حالت کی نسبت بُرے خیالات رکھتے تھے - یہان دینی طلبا مختلف مدارس مین پانچ ہزار ہین جن مین دو ہزار واقعی ہین - اُنھون نے کہا کہ کوئی انجمن اصلاح یہان قائم ہو تو دو سو نہایت عمدہ اور کارکن طلاب نکل آئین گے جو اس کام کے واسطے آمادہ ہون اگر یہ کام ہوا تو اون کی امداد لینا لازم ہوگا

{ ۳۰ / اگست ۱۹۱۱ع = ۶ / رمضان ۱۳۲۹ھ }

پانچوان وعظ مسجد شاہ مین

آج بھی اگرچہ مین تھکا ہوا تھا اور میری عادت ہے کہ بغیر پانی پیئے تقریر نہین کر سکتا اور بوجہ روزہ پانی پینا ممکن نہ تھا۔ تاہم تقریباً ایک گھنٹہ مسجد شاہ مین تقریر کی اور آج دہریئین کے رد مین عقلیہ دلائل بیان کیئے اور عمل قوم لوط پر جو یہان بدقسمتی سے رائج بیان کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس بلا سے بعض اسلامی سوسائٹیون دیگر ممالک خاصکر ہندوستان کے افراد بھی خالی نہین اس کی نہایت سخت الفاظ مین مذمت کی اور لوگون کو غیرت دلائی ✤

ایک ہندی امریکی اور اون کی میم

ایک صاحب مسمی غلام محمد ابراہیم جو بمبئی کے خوجے ہین اور بارہ سال امریکہ اور ۶ سال یوروپ رہے ہین ملنے آئے - یہ امریکہ واپس جانے والے ہین - ان کا نام مرزا محمد ابراہیم ہے اور ایک ماہ سے طہران مین ساکن ہین - ان کی زوجہ ایک شریف عورت سکاٹ لینڈ کی ہے - ۱۴ سال شادی کو ہوئے - یہہ بیان کرتے تھے کہ پیرس سے زیادہ فحش اور شیطانی شہر مین نے دنیا کے پردے پر نہین دیکھا - اور بعض حالات انھون نے بیان کیئے کہ واقعی اون کا بیان کرنا یا لکھنا لائق شرم ہے - اسپر بھی افسوس ہے کہ بدبختی سے ایرانی عموماً تعلیم کے لیئے دار الفواحش (پیرس) ہی مین بھیجے جاتے ہین - اون کے کہنے سے شام کو مکان پر اون کی ملاقات کو گیا - اون کی میم صاحبہ سے بھی ملاقات ہوئی - تقریباً گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ قیام رہا - مکان آراستہ نہایت ۳۰ روپیہ ماہوار پر لے رکھا ہے - یہ کہتے تھے کہ مین اگر امریکہ لیکچر دینے کی نیت سے جاؤن اور ۳ ماہ وہان رہون تو لیکچر کی فیس کی وافر آمدنی ہو سکتی ہے اور مشورہ دیا کہ قسطنطنیہ سے سیدھا اوسی طرف چلا جاؤن کہ اوس روپیہ سے بہت نیک کام ہو سکین گے - یہ اور اون کی میم میرے قیام گاہ پر کئی دفعہ ملنے آئین اور مین بھی گیا خلیق شریف لوگ ہین انھون نے ایک تھیٹر روس مین بنایا تھا - ایک روسی شریک اور ایک ارمنی نے کل روپیہ پندرہ بیس ہزار غبن کر لیا اور کچھ شنوائی نہ ہوئی -

وزیر اعظم سے ملاقات

آج بعد فراغت ملاقات سید حسین صاحب مترجم اور اون کے دو تین دوست مل گئے اور تقاضا کر کے سردار بہادر کے یہان لے گئے - یہہ پسر رئیس الوزرا یہان ہین - وہان رئیس الوزراء موجود تھے - لیکن سردار بہادر

موجود نہ تھے - رئیس الوزراء سے میرا تعارف کرایا گیا - مین نے وزیر اعظم سے مصافحہ کیا اور کہا کہ آپ کے زمانے مین اتحاد عمومی اور رفع نزاع بین المسلمین ہو تو بہت احسن ہے - اُنھون نے پوچھا (یہان کا عام دستور ہے) کہ آپ کیتنے روز سے یہان آئے ہین ؟ - مین نے بیان کر دیا - اونھون نے یہ بھی کہا کہ رواجِ شریعت ممکن ہے مگر نزاعات کا دُور ہونا مشکل ہے -

یہ فقرہ دل کو زخمی کر دینے والا تھا "اشتغال خارجہ ما را نمی گزارند کہ متفق شویم" - ٭

علاء الدولہ اور مترجم کا مباحثہ

اس عرصے مین علاء الدولہ جو ایک زمانے مین حاکم طہران تھا اور نہایت جابر شخص ہے - اور جب لارڈ کرزن وارد بوشہر ہونے والے تھے اور علاء الدولہ نے بحیثیت والی شیراز ملنے سے انکار کیا تھا جب تک لارڈ کرزن پہلے ملاقات کو حسب ضابطہ نہ آئین - اس وجہ سے بوشہر کا اُترنا ملتوی رہا -

صمصام السلطنت وزیر اعظم ایک سیدھا سادا سپاہی آدمی ہے ذکر کیا کہ تار آیا ہے کہ قزوین مین جو دستہ مجاہدین ڈماکراٹ کا جاتا تھا اوس کے افسر یار محمد خان نے ایک شخص کو جو شراب پیے ہوئے تھا - گرفتار کرتے وقت بندوق دکھائی اور وہ کونسل خانہ روس کے پاس کر پکڑا گیا - درخت سے لٹکا کر گولی سے مار دیا گیا

اسپر ہمارے دوست مترجم نظام نے کہا کہ بہت اچھا کیا - افسوس ہے کہ مرکز طہران مین ایسا کیون نہین کرتے ؟

یہ شنکر علاء الدولہ نے بہت غصہ سے گفتگو شروع کی کہ ایسی باتین کہوگے تو پانچ ہزار آدمی روس کی پناہ مین چلے جائینگے - اب ملک کے جانے مین کیا باقی رہگیا ہے - تم لوگ کیون نہین صبر کرتے اور یہ خیالات چھوڑتے -

مترجم نظام نے کہا میرا عقیدہ ہے کہ جو لوگ اجنبی سے دست آویزی یا طلبِ امداد کرین اُن کی یہی سزا ہے - غرض خوب بحث ہوئی اور جھگڑا بڑھگیا - آخر مین صمصام السلطنت بھی شریک ہو گئے اور بولے کہ میرے پاس دو کروڑ کی ثروت ہے - ڈماکرات چاہتے ہین کہ اوس کو تقسیم کر لین مگر جب تک جان مین جان ہے ہرگز نہ دونگا

اسکے بعد علاء الدولہ نے کہا کہ مثلاً مین سفارت مین پناہ لون تو دس ہزار آدمی میرے ساتھ ہین - تمھاری پاس سوائے سُرخ ٹنکلی (نکٹائی) کے کیا ہے ؟ - واضح ہو کہ یہان سُرخ نکٹائی انقلاب کی علامت ہے - یعنی وہ لوگ سُرخ نکٹائی رکھتے ہین جو سمجھتے ہین کہ خونریزی کے ساتھ ہی ملکی ترقی کرنی چاہیے -

مترجم نظام پر عیب بوچھار ہونے لگی تو انھون نے مجھ سے مدد مانگی - مین نے کہا کہ میدان جنگ مین بہ وجہ قایم رکھنے ڈسپلن کے یقیناً جرنیل کو اختیار ہے کہ سپاہی کو مار ڈالنے کا حکم دے یعنی جنگ کے وقت کپتان اور قاضی کا عہدہ جمع ہو جاتا ہے - رئیس الوزرا نے کہا قزوین مین جنگ نہ تھی تب مین نے کہا کہ یہ اختیار ہرگز نہین - سپرد عدالت ہونا چاہیئے تھا یا از حد ۸۰ تازیانے لگنے چاہئین - صمصام السلطنت نے کہا کہ ۸۰ تازیانے کی جگہ ہشتاد گلولہ بر جسم او زدند - بہر حال معلوم ہوتا ہے کہ ڈماکراٹ کے افسر کو وزارت جنگ معزول کرنا چاہتی ہے - وہ ڈماکراٹ کی فوج کو پسند نہین کرتے -

آخر مین کل ۱۲ بجے وقت ملاقات کے لئے مقرر ہوا اور ہم سب نصف شب کو رخصت ہوئے - چلتے وقت علاء الدولہ نے مترجم نظام سے ہاتھ ملایا - گویا صلح کی خواہش کی -

ایک اصلاحی اعلان آج شام کو اکثر دیواروں پر اعلان تھا کہ چونکہ محکمہ پولیس کا فرض ہے کہ اخلاق کی نگرانی رکھے لہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ جسقدر قمار خانے ہین سب بند کیئے گئے اور جہان کہین ہون بند کیئے جاوین اور کوئی شخص بازار مین علانیہ شراب نہ بیچنے پائے - اور جو بدمست ہوگا گرفتار کیا جاوے گا - اس اعلان کو لیکر مترجم نظام بھاگے ہوئے آئے اور چلائے "زندہ باد خواجہ غلام الثقلین" - مین نے پوچھا کیا معاملہ ہے؟ - انھون نے کہا کہ آپ کے وعظون اور تحریرون کا اثر ہے - ورنہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہین ہوا خصوصاً آج کہ ۶ رمضان ہے اس اعلان کے کیا معنی؟ - اگر از خود اعلان دیتے تو شروع رمضان مین دیتے - بہر حال یہ کامیابی مسلمانون کے لئے خوشی کا موجب ہونا چاہیئے -

۳۱ اگست ۱۹۱۱ء = ۷ رمضان ۱۳۲۹ھ

چھٹا وعظ اور اسکا ضروری خلاصہ طہران کی آب و ہوا خشک بہت ہے - آج سحری کو کسی نے نہ اٹھایا اسلئے صبح سے پیاس تھی - بہر حال عصر کو مین نے تقریباً ایک گھنٹہ تک مسجد شاہ مین باوجود خستگی کے تقریر کی - آج عملی معاملات پر زور دیا - خلاصہ تقریر یہ تھا کہ فرانس مین پیرس کی اخلاقی حالت ناگفتہ بہ ہے طلبا کو وہان

بھیجنا سخت مضر ہے۔ ابتک فرانسیسی تمدن سے کیا فائدہ ہوا بجز اس کے کہ کچھ نادانوں کا ترجمہ ہو گیا۔ جو عیب ایرانیوں میں ہیں وہی عیب بلکہ زیادہ فرانس میں ہیں۔ مناسب ہے کہ (۳۰) طلبا جو منظور ہوئے ہیں اور زیادہ اُن میں فرانس جانے والے ہیں اب بھی انگلستان بھیجے جائیں یا جرمن و جاپان و امریکہ۔ پھر میں نے مفصلاً بتایا کہ طلبائے علوم دین طہران میں ۵ ہزار بتلائے جاتے ہیں جن میں سے دہ ہزار واقعی طلبا ہیں جو پڑھتے ہیں۔ ان میں دو نیک چلن اسلام خواہ اور بادیانت چھانٹ لئے جاویں اور جسقدر اون کو ملتا ہے اوس سے دوگنا وظیفہ دیا جاوے۔ یہہ سب اپنے شہروں سے وظایف پاتے ہیں۔ اور بعض امرا اس کے اوقاف سے لوگوں سے کہا جاوے کہ دوگنا روپیہ دو سو ان دو سو طلبا کو ہدایات اور دستور العمل مفصل دیا جاوے اور ایران کے شہروں میں بغرض وعظ و ہدایت اخلاقی بھیجا جاوے اس طور پر کہ ہر جگہ ایک انجمن تہذیب اخلاق کے لئے قایم کریں۔ آمدنی اپنی جیب میں نہ رکھیں بلکہ مرکز میں بھیجتے رہیں۔ اس طور پر نہایت آسانی سے ایک مشن کی بنیاد پڑ سکتی ہے۔ پھر میں نے اپنی تجویز کہ مثل حجاز ریلوے کے راہ آہن حسینی کس طرح بنائی جاوے مفصل بیان کی اور یہہ بھی کہا کہ یہہ سب کام ہو سکتا ہی اگر اُمید اور استقلال کے ساتھ کیا جاوے۔ گھر میں بیٹھنے اور تنبلی (غفلت) سے کام نہیں چل سکتا۔

مسٹر غلام محمد ابراہیم ملاقات کے لئے آئے وہ امریکہ جانے پر اصرار کرتے ہیں۔ میں بھی نیم راضی ہو گیا ہوں بشرطیکہ وہ خود لکچروں کا انتظام کرنے کی غرض سے چلیں ؛؛

فتح طہران کے اصلی حالات دو سال قبل ماہ جولائی کے عجیب واقعات میں سے ہیں کہ مجاہدین طہران نے جن کی تعداد بہت ہی قلیل تھی طہران کس طرح فتح کر لیا۔ اس کی کیفیت جو آقا سید حسین مترجم نظام نے بیان کی وہ دلچسپ ہے اور ایک تاریخی معاملہ ہے اس واسطے درج کیا جاتا ہے۔ یہاں بادشاہ معزول کے پاس تقریباً دس ہزار فوج تیار تھی اور جو راستہ طہران میں آنیکا ہے اوس پر پانچ اُردو یعنی چھاونیاں ایک ایک ہزار آدمی کی ایک دوسرے کے پیچھے پڑی تھیں جن میں پیدل سوار توپخانہ سب تھے۔ اور ۱۶ ہزار آدمی خود شاہ مخلوع کے پاس شہر طہران سی ۳ فرسخ پر تھے

اور دو ہزار کے قریب لشکر قزاق (کاسک) طہران مین موجود تھا - اول مجاہدین نے جن کی تعداد صرف (۵۰) کے قریب تھی کسی شہر سے آئے - اور ایک پُل پر جو پہاڑی کے نیچے ہے دفعتہً علی علی کرکے حملہ کیا اور پُل پر قبضہ کرکے ایک توپ لے لی - ان کے مخالف نہین پہونچے تھے کہ وہ ایک توپ چھین کر پیچھے ہٹ گئے - اس کے بعد مجاہدین نے جن کی تعداد پانچ سو ہو گئی تھی طہران سے ۴ - ۵ میل باہر محمد علی مرزا کے لشکر پر حملہ کیا اور سخت جنگ کی مگر کچھ نہ کرسکے - بلکہ تھک کر سب ہٹ گئے - دوسرے دن اُنھون نے نہایت جوش سے ایک لشکر پر جو اون کی طرف آرہا تھا حملہ کیا - ۱۶ - ۱۷ آدمی ہر فریق کے مارے گئے کہ یکایک معلوم ہوا کہ دشمن سے مقابلہ نہین بلکہ بختیاری جو آزادی پارلیمنٹ کے حامی ہین آرہے ہین - یہہ معلوم کرکے دونون فوجین پشیمان ہوکر گلے ملین اور دونون نے آگے جاکر لشکر شاہی پر حملہ کیا - مگر توپون کے مقابل عاجز ہوکر پسپا ہو گئے اور ایک پختہ گاؤن مین آٹھہرے - گاؤن والون نے بھی اون کا ساتھہ نہ دیا نہ راستہ دیا نہ پناہ دی - بیچارے پریشان ہوکر باہر بیٹھ گئے اور رات کو خفیہ کمیٹی نے جس کا نام تھا کمیٹی سفاریہ (بیادگار ستار خان فاتح و مجاہد آذربائیجان) اجلاس کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے - آخر یہ چال کی کہ نصف لشکر یعنی تخمیناً پانچ سو آدمی ایک نامعلوم راہ سے آہستہ آہستہ پہاڑون مین کو طہران مین داخل ہوئے اور نصف پیچھے ہٹ گئے - چنانچہ الغرض دیکر ایک جاسوس کو تیار کیا اور یہہ پانچ سو جوان آہستہ آہستہ چورون کی طرح طہران کی طرف روانہ ہوئے - سپہدار اعظم (جو آج کل مشروطہ طلبون مین بہت بدنام ہین) ان کے افسر تھے - انھون نے داخل ہوتے ہی اپنے ہاتھ سے قراول کو جو دروازے پر تھا گولی سے مار ڈالا - یہہ اور اون کے ساتھی زندہ باد مشروطہ کہتے ہوئے فوراً شہر مین داخل ہو گئے اور منہدم شدہ پارلیمنٹ کے مکان پر پہونچ گئے - رات کو جاسوسون کے ذریعے سے شہر والون کو پیغام دیدیا تھا کہ آمادہ رہین یہان کمیٹی جمالیہ (بیادگار سید جمال الدین واعظ جن کو شاہ مخلوع نے قتل کرایا تھا) کمیٹی ملک (بیادگار ملک المتکلمین جو مشہور اسپیکر تھے) اور وہ بھی ہم سال ہوئے قتل کئے گئے - کمیٹی نوجوان ایرانیان - کمیٹی باقر خان - کمیٹی جہانگیر خان - نیز دوسری دو اور خفیہ کمیٹیان تھین ان مین سے

ہر ایک کے پاس (۵۰) جوان تھے۔ غرض تین سو آدمی جو گھرون مین خفیہ شلیک اندازی کی مشق کرتے تھے ان مین سے
دو سو آدمی مکان مجلس پر پہونچ گئے۔ اب شہر کے ایک حصہ پر یہ لوگ قابض ہو گئے۔ رات اور صبح کو تو یہ ہوا۔ مگر
دوسری طرف بظاہر یہ لوگ ہٹ گئے تھے لہذا لشکر محمد علی شاہ کو خبر پہونچی کہ مجاہدین کا لشکر پیچھے ہٹ گیا۔ وہ بہت
خوش ہوئے اور طہران کی حفاظت چھوڑ کر حملہ کرنے کے لئے اون پر آگے بڑھے۔ یہ نصف لشکر جو پیچھے ہٹتا
جاتا تھا رات کو چکر کھا کر مع بختیاریون کے اگلی صبح کو یکایک طہران مین داخل ہو گیا۔ اور اب ان کی جمعیت نے
جس مین بختیاری اور ارمنی اور مجاہد تبریزی واشی و قفقازی تھے قزاق خانہ پر جو وسط شہر مین ایک عالیشان دو منزلہ
عمارت ہے حملہ کیا۔ تین دن تک لڑائی رہی۔ اپنی غلطی پر واقف ہو کر شاہ سابق کا جو لشکر غلطی سے پیچھے ہٹ گیا
تھا طہران مین متواتر داخل ہونے لگا۔ اور اب بھی شاہی فوجین مشروطہ طلب حملہ آورون سے جوجھتی تھین۔ اس
عرصے مین شاہی کاسکون کے مقام میدان توپخانہ پر مجاہد ورا ہتہ جو بم کے گولے لائے تھے اونھون نے پھینکنے
شروع کئے جس سے اون کی عمارت خراب اور وہ خوف زدہ ہو گئے۔ یفرم خان جو ایک ارمنی افسر مجاہدین کا تھا
اور جس نے روس کی خفیہ انجمنون مین تعلیم پائی تھی۔ ڈائنامیٹ کے گولے اوس کے ساتھیون کے پاس تھے انھون نے
کاسکون پر پھینکے۔ مگر شاہی فوج کے مقامات سے حملہ آورون پر شارپنل یعنی ہوائی گولے توپ کے مارتے تھے اوس وقت
بھی محمد علی شاہ سامنے آکر اگر اپنے لشکر کی ہمت افزائی کرتے تو فتح کچھ مشکل نہ تھی اہل مشروطہ کی حالت نازک
تھی۔ لیکن تیسرے دن معلوم ہوا کہ محمد علی مرزا سفارت روس مین پناہ گزین ہو گئے۔ اسکا بھی بڑا قصہ ہے (جو جدا لکھونگا)
کاسکون کے روسی افسر کرنیل لیاخوف نے اپنے کو مع فوج کے حوالہ سپہدار کر دیا اور طہران فتح ہو گیا۔ اوس دن [illegible]
آدمی جو شاہ کے طرفدار یا خانہ نشین تھے بندوقین باندھے اور دستے لئے ہوئے مجلس کے پاس پہونچے۔ اور
نہایت متانت سے اپنے کو مشروطہ کا خیر خواہ ظاہر کرنے لگے۔ لون کا نام طنزاً مجاہدین چہارشنبہ رکھا گیا ہے
یہ وہ لوگ تھے جو فتح کے بعد نمایان ہوئے۔ ایک غیر معمولی جلسہ مجلس کے مکان مین ہوا جس مین تین ہزار آدمیون
کا مجمع تھا۔ جو لوگ خفیہ لیڈر و سرغنہ تھے اونھون نے بعد مشورت باہمی طے کر کے غل بلند کیا (زندہ باد سلطان احمد شاہ کی

سب لوگون نے صدا بلند کی۔ غرض ایک ہزار بختیاری و مجاہد اور چار سو طہرانی کُل چودہ سو ۱۴۰۰ آدمیون نے اپنی ہوشیاری اور لیاقت اور جوانمردی سے آٹھ دس ہزار لشکر اور طہران کے بڑے حصے کو جو شاہ پسند تھا مغلوب کر لیا۔ مابعد کہا جاتا ہے کہ وہی آدمی جو سرکار تھے فوراً تمام دفاتر اور محکمون مین عمدہ تنخواہون کے ساتھ بھر گئے اور اپنی بددیانتی اور خودغرضی سے شروطہ کو اونھون نے بدنام کیا اور خلائق کی رفاہ کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔

[۳۱ راگست ۱۹۱۱ء = ۸ ر رمضان ۱۳۲۹ ہجری]

ساتوان وعظ مسجد شاہ مین

مین نے آج حسب معمول مسجد شاہ کے صحن مین منبر پر تقریر کی اور تقریرون کا سلسلہ ختم کر دیا اصلاح اخلاق کے لیے انجمن مرتب کرنے پر پھر زور دیا اور باقی وعظون کا خلاصہ بیان کیا اور صاف کہا کہ جو بہائی تمھارے درمیان ملے ہوئے ہین اون کو آزادی دو تاکہ معلوم ہو کہ دشمن اسلام کون ہے اور وہ لوگ جو تمھارے درمیان عداوت و کینہ کا بیج بوتے ہین معلوم ہو جاوین۔ مین نے کہا کہ اس وقت آپ کے مذہب کی تردید مشکل ہے کیونکہ وہ اپنے اُصول نہین بتاتے سُنی و شیعہ سب کے اُصول معلوم ہین۔ مگر یہہ لوگ ہر مذہب کے سامنے کہتے ہین کہ ہم تمھارے موافق ہین۔ صرف اسی قدر معلوم ہے کہ مرزا حسین علی بہاء اللہ کو خدا کا مظہر جانتے ہین اور قرآن شریف کو منسوخ۔ اور کہتے ہین کہ کتاب ایقان مین اسقدر معارف ہین کہ نعوذ باللہ قرآن اوس کے مقابل ہیچ ہے۔ ان کی عبارتین طول طویل اور بےمعنی ہین بعض جگہ نظر پڑین تو اون کا کچھ مطلب سمجھ مین نہ آیا۔ مین نے سُنا کہ بعض خواص نے جہلا کو میری اس تقریر سے ناراض کر دیا۔ کیونکہ جب تک مین موجود تھا کسی نے کوئی ناراضی ظاہر نہین کی۔ خواص بھی اسقدر ڈرتے ہین کہ میرے سوا آج تک کسیکو ہمت نہین ہوئی کہ ایسی بات زبان سے نکالین۔

رمضان مین سہ پہر تک سونے کا دستور

حاجی آغا وکیل شیراز سے ملاقات کے واسطے ۱۱ بجے دن کے گیا۔ معلوم ہوا کہین گئے ہین یہان رمضان مین مغرب سے تین گھنٹے قبل سب معززین سویا کرتے ہین اور معلوم ہوا کہ یہی حاجت کا کیٹیا مین ہے۔

پالیمنٹ مین ایک ضروری قانون کے موجود گی

شام کو مجلس شورائے ملی مین گیا۔ رئیس الوزرا مع کل وزرا کو موجود تھے۔ وزرا نے غیر معمولی اختیارات چاہے تھے تا کہ انجمنون اور اون لوگون کو جو انتظامی امور مین مداخلت کرتے ہین (فرقہ ڈماکراٹ)

کو منظور کرسکین - نیز لعبدانتخاب کے قانون اساسی مین ضروری ترمیم کر سکین - یہ غیر معمولی تجاویز جن مین روس و انگلستان سے
دوستی کا ارادہ بیان کیا گیا - سب باتین منظور ہوگئین - غالباً فرقۂ ڈیماکراٹ کے لیڈرون کو اندر خانہ راضی کر لیا گیا تھا
اور ڈیماکراٹ جو باہر استقدر شور و شغب برخلاف وزرا اور وکلاء مجلس کیا کرتے ہین پارلیمنٹ مین نہایت متانت
اور خاموشی سے بیٹھے رہے بلکہ ان مین سے اکثر نے تمام دس باتون کو جس مین سے مادہ دوئم علانیہ ڈیماکراٹ کے خلاف
تھا تائید کی ۔ چونکہ رئیس الوزرا صمصام السلطنتہ بختیاری ہے اور بغیر بختیاریون کے شاہ سابق سے مقابلہ ممکن نہین
اس لئے لوگون کی خاموشی سمجھ مین آسکتی ہے ۔ اس جلسے کا راز اور ان کوششون کی تہ اوس پالٹیکل مضمون متعلق
بہ ایران سے معلوم ہوگا جو خاتمہ سفر نامہ مین جداگانہ لکھونگا - آج مین نے اپنا مرام نامہ نائب السلطنتہ کے پاس بھجوایا نیز انگریزی
کونسل کو خط لکھا کہ اگر روسی حکام اجازت روانگی مشہد کی نہین دیتے تو بہتر ہے کہ پاس پورٹ کی تصدیق کردین کہ
قسطنطنیہ کے راستے سے لوٹ جاؤن ؎

یکم - ستمبر ۱۹۱۱ء = ۹ رمضان ۱۳۲۹ھ

حاجی آغا سے ملاقات درباریون کی غفلت

حاجی آغا وکیل شیراز سے ملاقات ہوئی - کوئی سی تائید نہ معاملہ ریکو مین نہ مسئلہ تہذیب اخلاق مین
اون سے مل سکی - البتہ بظاہر بہت اخلاق و تواضع سے پیش آئے !! - اور وعدہ کیا کہ نائب السلطنتہ
کی خدمت مین چارشنبہ کو چلین گے کہ بالفعل بلا معاوضہ صیغۂ اخلاق کا رئیس مجکو کردین - مین خود جب تک کوئی مفید کام
کرون معاوضہ لینا نہین چاہتا ؎

رسالہ اسباب ترقی اخبار مین نقل کیا گیا

روزنامہ مجلس نے میرا رسالہ اسباب رفاہ و ترقی ایران شایع کرنا شروع کردیا - اگرچہ نطق دار الفنون جو
مسلسل چھپ رہی ہے وہ ختم نہین ہوئی -

مین نے آج مسجد شاہ مین وعظ نہین کہا - معلوم ہوا کہ تقریباً (۵۰) آدمی خواہشمند و رجمع تھے اور دو تین آدمی
رات کو گھر پر بھی تقاضا کرنے آئے کہ مین سلسلۂ مواعظ بند نہ کرون -

امرا کے مشروطہ ہونے کا راز

سید محمد رضا وکیل مجلس شوریٰ ملی ملاقات کو آئے - انھون نے ایک لطیفہ لطیف فلسفۂ تاریخ مشروطہ

خوب بیان کیا۔ کہتے تھے کہ محمد علی مرزا کا بخل مشہور تھا اور یہان کے امراء و معززین کو خوف تھا کہ وہ بادشاہ ہوگا تو جسقدر غبن لوگون نے مظفر الدین شاہ کے وقت مین کیا تھا اور بیحد رشوت اور ظلم سے اس زمانہ مین روپیہ لوگون نے بھر لیا تھا وصول کریگا - یہہ لوگ اس وجہ سے سب مشروطہ قانون اور پارلیمنٹ کے خواہان تھے کہ اون کی دولت محفوظ رہے اب جب اون کی ثروت محفوظ ہو چکی - تو عموماً مستبد (شاہ پسند) ہوگئے ہین متعلق اوس تجویز کے جو پرسون پارلیمنٹ مین پیش ہوئی کہتے تھے کہ مجلس بالکل مجبور تھی - وزراء نے کہدیا تھا کہ ہمارا سارا پروگرام منظور نہ کیا تو ہم استعفاء دیدینگے اس کے بعد وزرا کہان سے لاتے اور بختیاری جن کا رئیس اس وقت وزرا کا افسر ہے الگ ہو جاتے تو محمد علی مرزا سے کون جنگ کرتا ؟ ؟

قومی نغمہ آج یہان کا مشہور قومی نغمہ جو لوگ گاتے ہین از اثرات عارف ہاتھ لگا یعنی ایک مدرسہ کے طالب علم کو یاد تھا اوسنے لکھوا دیا۔ مین نے اس مختصر راگ کو (کہ واقعی جب دستہ دستہ یا باجے پر پڑھا جاتا ہے تو عجیب اثر کرتا ہے) دوسری جگہ نقل کیا ہے +

اثر کم کم میرے پاس بیٹھنے سے ایک چھوٹا سا گروہ پیدا ہو گیا ہے جو چاہتا ہے کہ اسلامیت شائع ہو - تہذیب تعالیِ اخلاق عام مین سعی اور کوشش کی جاوے +

[طہران - ۲ و ۳ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۱۰ و ۱۱ رمضان ۱۳۲۹ھ]

تقریر مشتمل و حکم اور اندرونی سازش کل مین مسجد شاہ مین بغرض لکچر نہین گیا - مگر آج مجبوراً لوگ گئے - مین نے معمول سے زیادہ جوش و روانی سے تقریر کی اور اسلامی اخلاق کیا ہین ؟ اس کی تفصیل آیات قرآنی سے بیان کی - جب مین منبر پر اول بیٹھا تو ایک پولیس کا افسر آیا اور اوس نے چپکے سے کہا کہ مجکو کچھ کہنا ہے - مین نے کہا کہو - اوسنے کہا مابعد - جب مین تقریباً ایک گھنٹہ تقریر کے بعد اترا تو اوس نے کہا کہ ایک "اقطار" نوٹس ہے مجکو دینا چاہا مترجم نظام اور چند اور لوگ ساتھ ہوئے - آخرکار وہ گھبرایا - سب سیکڑون آدمی پیچھے پیچھے آئے - مسجد سے باہر ایک خوش منظر عمارت اور باغیچہ اور مدرسہ دینی ہے - اوس کے بعض طلاب میرے خیالات کے موافق ہین - ہمنے کہا وہان آؤ !!

وہان اوس نے ایک کاغذ دیا جسکا مضمون یہ تھا کہ " بموجب حکم نمبر فلان وزارت داخلہ کمیسری پولیس کو از جانب محکمہ نظمیہ لکھا جاتا ہے کہ خواجہ غلام الثقلین ہندی جو مسجد شاہ مین نطق متعلق بہ ردّ ادیان و آزادی مذہب بہائیان خلاف اوضاع و مصلحت حالیہ کرتے ہین اون سے اقرار لیا جاوے کہ اس قسم کی تقریر نہ کرین گے " ؛

مین نے اس حکم کی نقل لے لی اور پولیس افسر سے کہا جاؤ تم نے اپنا فرض ادا کیا - مین اسلام کی ترقی اور حفاظت کے متعلق اپنا فرض ادا کرون گا - چنانچہ وہ چلا گیا - اوس وقت سے اگلے دن دوپہر تک مترجم نظام مصروف ہوئے کہ پتہ لگائین - ہیڈ کلارک (رئیس کابینہ) وزیر داخلہ نے کہا " ہرگز ایسا حکم تحریری نہین ہوا نہ ہم نے کوئی ایسا کاغذ محکمۂ پولیس مین بھیجا - افسر پولیس نے اصل حکم مترجم نظام کو نہ دکھایا اور ایک غیر رسمی کاغذ دکھلایا - مترجم نظام نے کہا کہ اسپر دستخط وزیر کے نہین ہین - بولے ہین مگر اسکا دکھانا مصلحت نہین - نظمیہ کا معاون مشہور بہ بہائیت ہے اور افسر ارمنی ہے - بہرحال مترجم نظام نے خیال کیا کہ یہ سازش چند بہائیون کی ہے ؛

صبح کو بھی اس حکم کا پتہ نہین چلا - وزیر داخلہ دفتر مین نہ تھے - ہمارے دوست کئی بار گئے - آخر مترجم نظام آقا سید حسین نے جا کر محکمۂ پولیس کو دھمکایا کہ مسلمان عموماً ناراض ہین اور کہتے ہین کہ اس محکمہ مین بابی بھرے ہوئے ہین اسلامی وعظ کے مخالف ہین - اوتھون نے فوراً ٹیلیفون دیا کہ فلان شخص کے وعظ کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو -

غروب سے دو ساعت قبل میرے پاس چند حضرات آئے کہ آج وعظ نہایت لازم ہے تاکہ رفع تہمت ہو (تہمت کی تفصیل ذیل مین درج ہے) - چنانچہ مین گیا اور ایک تقریر کی کہ خطیبانہ انداز کی تھی اور لوگ آخر تک نہایت متوجہ تھے

آخری تقریر مسجد طہران مین

مین نے لوگون سے دریافت کیا کہ کون سی بات مین نے خلاف قواعد اسلام و ایران کی کہی؟ جو خیالات ہندوستان مین میرے تھے اون کو سمجھایا اور ایران کے متعلق جو خیالات پیدا ہوئے اون کا اعادہ کیا اور سید الشہدا نے جو اخلاق عاشور مین تعلیم دیئے اون کو بتایا اور کہا کہ مین ایران کو بھی ایک ایسا ملک دیکھنا چاہتا ہون کہ لوگون کی عفت - پرہیزگاری - صداقت - محبت - اسلامی خدمت ایک نمونہ ہو - اور جو شخص اشیا سے چین سے - عثمانیہ سے - ہندوستان سے - امریکہ سے آئے وہ کہے کہ یہ نمونہ اسلام کا ہے اور اسلام ایسا نعمت

مذہب ہے کہ لوگون کے اخلاق کو اسقدر بلند کرتا ہے -

لوگ بیحد متوجہ رہے - پھر مین نے کہا کہ میرا یہہ مسلک ہے کہ بہائی مذہب والے ظاہر ہوجادین تاکہ تم کو تباہ کر کرین تقیہ مین تین سو سال تک شیعون نے سُنیون کو غائب کردیا ایسا نہ ہو کہ تقیہ مین بہائی اسلام کو برباد کردین -

روزنامہ مجلس کی مخالفت

آج روزنامہ مجلس کا ٹون بالکل بدلا تھا - اوّل تین کالمون کا مضمون خلاف میرے مرام نامہ کے فصل ششم کے تھا کہ بہائیون کا قتل آج کل خلاف مصلحت ہے اور وہ خفیہ اسلام اور ایران کو برباد کر رہے ہین لازم ہے کہ وہ آزاد کئے جادین - اس کے خلاف ایک نہایت لغو مضمون لکھکر کہتا ہے کہ اس رسالے کی اشاعت کے متعلق محکمہ معارف غور کرے مضمون ۳ کالم کا ہے اور ایک خبر شہری خبرون مین درج کی کہ فلان شخص کو آج پولیس نے تقریر سے روکا - اوس نے نہین مانا پس مسجد سے بیرون لیگئے - اس وجہ سے میرے دوستون نے اصرار کیا کہ آج ضرور مین تقریر کرون - ایڈیٹر مجلس کے پاس پیغام بھیجا گیا کہ تم کل اس خبر کی تردید کرو - ورنہ تمھارے لئے اسبابِ زحمت ایسا انتظام ہوگا - اور کے نائب کو مین نے خود کہا کہ تم نے یہہ جھوٹ کیون لکھا - اوس نے کہا کل ہم تردید شائع کرین گے ہمکو ایسی ہی خبر ملی تھی -

ایک بہائی کی ملاقات اور غلط فہمی

آج ایک بیچارہ شخص (جو غالباً بہائی تھا) اور اوسنے غلطی سے مجکو بہائی سمجھا ملاقات کے لئے آیا اور کہا کہ راز کی گفتگو بعد کرون گا - مین نے اوس کو کسی طرح مطلع کیا کہ مین سخت مسلمان ہون کہا کہ عتبات سے آیا ہون مشہد مقدس کا ارادہ ہے اور مابعد مدینہ منورہ جاؤن گا -

[طہران - ۴ ستمبر ۱۹۱۱ع = ۱۲ رمضان ۱۳۲۹ھ]

فتح دولت ایران و شکست ارشد الدولہ

آج گھر مین رہا - شام کو مترجم نظام (حسین) کے یہان میری اور چار پانچ اون کے دوستون اور مسٹر غلام محمد اور مسز غلام محمد کی دعوت تھی - بہت بڑی فتح طہران سے ۸۰ میل پر واقع ہوئی اور ارشد الدولہ جو محمد علی شاہ مخلوع کا جنرل تھا مارا گیا - یہہ شخص جنگی تعلیم حاصل کرچکا تھا اور بہت سخت اور ظالم تھا اور عجیب بات یہہ ہے کہ چند سو بختیاریون نے نہایت جوش سے حملہ کرکے دو ہزار ترکمان اور ایک ہزار دیگر آدمیون کو شکست دی مابعد باقی فوج نے کئی سو آدمی، توپین اور خزانہ گرفتار کیا -

اُمیدواری پارلیمنٹ

آج بہت سے ڈماکریٹ موجود تھے اونھون نے وعدہ کیا کہ مین اُمیدوار ہون تو پارلیمنٹ کے واسطے رائے دین گے۔ مگر مین یہان کے حالات کو پسند نہین کرتا۔

شام کو ایک معزز آدمی جو ہر روز مجھ سے ملنے آتے تھے وہ کہتے تھے کہ مسجد شاہ مین شیخ محمد واعظ نے میری خلاف تقریر کی یعنی بہائیون کو سپہان رکھنا چاہیئے !! مین نے ایک خط بھی اپنے دلائل کا مفصل صدر علماء کو لکھا۔

بہائیون کی خُفیہ انجمنین

ایک اور شخص نے مجھ پر عرصہ تک بہائیون نے جال ڈالا تھا کہتے تھے کہ یہان تیس خفیہ سوسائیٹیان بہائیون کی ہین جن کا جلسہ شب دوشنبہ اور شب جمعہ کو ہوتا ہے اور یہہ لوگ ہر جلسے مین بعض جُہلا کو لاتے ہین۔ اور نہایت فصاحت سے مثل بلبل باتین کرتے ہین اور مابعد اکثر وہ شخص اون کے ہم عقیدہ ہو جاتے ہین۔ خدا یہان کے مسلمانون کو عقل رسا دے !!

طہران۔ ۵ ستمبر ۱۹۱۱ع = ۱۲ رمضان ۱۳۲۹ھ

ارشد الدولہ کی نعش کا افتا

آج میدان توپخانے مین صبح سے ہزارہا آدمیون کا چارون طرف مجمع تھا۔ ارشد الدولہ جو زندہ گرفتار ہوا تھا اوس کو بحکم طہران ۱۲ گولیون سے مارا گیا۔ یہ شخص ناصر الدین شاہ قاچار کا داماد تھا یعنی شاہ مرحوم کی ایک دختر اس کے نکاح مین تھی۔ کہتے ہین کہ اوس کا ایک تمغہ بھی اس کے گلے مین تھا۔ میدان توپخانہ مین پولیس کے محکمہ کے سامنے ایک چھکڑے مین اوس کی لاش ڈھلوان باندھکر کھڑی کر رکھی تھی۔ لباس ترکمان تھا اور آدمی بہت لنبا چوڑا اور وجیہہ تھا۔ مگر ڈیڑھ دن مین شکل بگڑ گئی تھی۔ یہ حرکت اس لئے کی گئی تھی کہ مخالف یقین نہین کرتے تھے۔ ارشد الدولہ کے علاوہ آج قیدیون کے انتظار مین دسیون ہزار مین کنارے پر بیٹھے ہوئے ہین اور یہہ شہر جسکا بڑا حصہ بادشاہ پرست ہے۔ جیسا ایران کے دس مین سے نو آدمی بادشاہ پرست ہین۔ آج سب مشروطہ اور آزادی طلب ہوگیا ہے !!

محمد علی شاہ کی شکست کے طبعی اسباب

اس مین کوئی شک نہین کہ نقشہ جنگ جو شاہ سابق نے کھینچا وہ بُرا نہین تھا۔ جنوب سے سالار الدولہ مع گروون کے طہران کی طرف بڑھنے والا تھا۔ راستے مین شہر ہمدان ضرور تھا اور اب بھی ہمدان پر شاید گورنمنٹ طہران کا قبضہ نہین ہوا۔ راستے مین ہزارون آدمی جو مشروطہ کے خلاف ہین اور پرانے اوضاع کے حامی اور اپنے نزدیک سچے اسلام کے طالب ہین ساتھ ہو جاتے ہین۔ اکثر سردار اور گورنر جو راستے مین ہین وہ شخصی سلطنت کو پارلیمنٹری حکومت

پر ترجیح دیتے - یعنی امیر مفخم وغیرہ اور بھی ایسے جرنیل تھے - دوسری طرف محمد علی شاہ نے پانچ چھ ہزار ترکمانون کو جو سرحد روس و ایران کے باشندے ہین کچھ روپیہ قرض لیکر کچھ جواہرات بیع کر اپنے ساتھ کر لیا تھا - رشید السلطان ارشد الدولہ جرنیل ساتھ تھے مین راستے مین تھا کہ مازندران بغیر جنگ کے شاہ سابق کے ہاتھ آگیا - جس طرح کرمان شاہ بغیر جنگ کے جنوب مین قبضے سے نکل گیا - ہمدان مین دو تین ہزار سپاہی سرکاری فوج کے جو تھے وہ بھی زندہ باد محمد علی شاہ کا نعرہ لگاتے تھے اور بمشکل اون کو افسرون نے الگ چھاونی مین رکھا *

۴ - ۵ سخت لڑائیان ہوئین اور اگرچہ عموماً فتح سلطنت کے لشکر کو ہوئی مگر مخالفون نے بھی جان توڑ کر اپنے سردار دلن کا ساتھ دیا - شروع سے قسمت محمد علی مرزا (شاہ سابق) کے خلاف معلوم ہوتی تھی اوس کے دو بڑے افسر مارے گئے عام لوگ اگرچہ شاہ پسند تھے مگر محمد علی شاہ کے افعال و اعمال سے سب سمجھدار آدمی ناخوش تھے - کوئی اور شاہزادہ ہوتا تو زیادہ کامیابی ہوتی - علاوہ اس کے ترکمان جیسا محمد علی شاہ ایرانیون کے قلبی دشمن ہین اور شیعون کو برا سمجھتے ہین اونھون نے ایرانیون کو ہر جگہ لوٹنا اور مارنا شروع کیا - جنوب یعنی ہمدان و کرمانشاہ مین اگرچہ جنگ نہین ہوئی لیکن شمال کی شکستون سے ضرور کرد وغیرہ ہمت ہار کر سالار الدولہ کا ساتھ چھوڑ دین گے - اور ایک ماہ کے اندر یقیناً اس جنگ کا[۵] خاتمہ ہو جائیگا - محمد علی مرزا کو دقت یہہ ہے کہ اوسے مجبوراً اپنے کو پوشیدہ رکھنا ہوتا ہے - کیونکہ ایک لاکھ تومان (کم و بیش ۳ لاکھ روپیہ) کا انعام قتل یا اسیری کے لئے مقرر ہے - دوسری بندوقین بختیاریون کی بہت عمدہ تھین - اور وہ لوگ جان کا خوف نہین کرتے اور نہایت شجاعت اور جوش سے لڑتے ہین - کیونکہ ان کے افسر سردار اسعد اور صمصام السلطنہ کا حکم ہے اور نیز اس وجہ سے بھی کہ اگر محمد علی مرزا تخت نشین ہو گیا تو اون کے لئے نہایت نحوست کا سامنا ہوگا - یہ بھی بڑی بات ہے کہ حضرات علماء نجف اشرف سے لیکر ہر مشروطہ خواہ تک نے کہنا شروع کیا کہ محمد علی مرزا کی کامیابی گویا ایران کی شاہنشاہی کا روس کو دینا ہے اور یہہ بات واجبی اور صحیح ہے اور میرے نزدیک ان اسباب سے محمد علی مرزا اور سالار الدولہ کا طہران پہونچنا محال ہے *

---

[۵] نیز تخمینا ایک ماہ کا نقشہ نکلا چار ماہ جنگ رہی اور پھر انگلستان کی کوشش سے بادشاہ سابق نکالا گیا - (منہ)

کل سہپہر کی طرح آج بھی صبح سے شام تک لوگ منتظر رہے کہ قیدی آتے ہین - متفرق تو بہین اور سامان آیا مگر قیدی شہزادہ عبد العظیم سے پرے ہین اور کہتے ہین کل جمعہ کو وارد ہون گے -

ایک نامعقول واعظ مشروطہ

ارشد الدولہ کی نعش کے متعلق بعض لوگ اپنی حریت کے اظہار مین کلمات ناشایستہ استعمال کرتے تھے مین نے کئی آدمیون کو منع کیا - ایک دو شخصون نے مجمع کثیر کے سامنے حب الوطنی کی تقریرین بھی کین اور درست کہا کہ اگر یہ شخص آج زندہ وارد ہوتا (اور طہران کے گویا دروازے پر پہونچ گیا تھا) تو کشتون کے پشتے لگا دیتا اور ہم مین سے اکثر قتل ہو جاتے - ایک شخص ان مین بہاء الواعظین لقب رکھتا ہے جو بظاہر خوش لباس و خوش گزران معلوم ہوتا ہے اوسنے بہت بلند آواز سے تقریر کی کہ کچہریون کی چھت پر کئی سو قدم کے فاصلے سے کچھ لفظ سنائی دیتے تھے - مابعد یہ شخص جہان ہم کھڑے تھے آیا - ایک شخص نے اوس سے مسئلہ پوچھا کہ ارشد الدولہ مقتول ہے اوس کے جنازے کو دیکھنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے یا نہین ؟ - تو اوسنے ایسا فحش جواب دیا کہ اوس کے خیال سے مجکو نفرت ہوتی ہے - گالی دینے کی عادت یہان نہایت خراب اور عام ہے - اور ایسے واعظ اور مشروطہ خواہ (جیسا مین نے ایک ڈاکٹر ویٹ ممبر پارلیمنٹ سے ذکر کیا جو بعد کو معلوم ہوا کہ بہاء الواعظین کا گویا دوست تھا) آزادی کو بدنام کرتے ہین -

ارشد الدولہ کی نعش بوقت ظہر اوس کی بیگم کے سپرد کی گئی اور شہزادہ عبد العظیم کے جوار مین دفن ہوئی - اس شخص کی جرأت کی نسبت مشہور ہے کہ بعد سے گولیان کھانے کے بھی وہ یہی کہتا رہا "زندہ باد محمد علی شاہ" اور اون سے دو وصیتین کین ایک یہ کہ "میری بیگم اختیار السلطنت دختر مظفر الدین شاہ مرحوم کا نشان جو گلے مین ہے اوس کے ساتھ دفن کیا جاوے" - دوسری یہ کہ "محمد علی مرزا کو میرا پیغام دیا جاوے کہ مین نے اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہین کی مگر موت کا کچھ علاج نہین" -

[۸ ستمبر ۱۹۱۲ ع]

دل برداشتگی

آج سارے دن گھر مین رہا - بغرض لکچر ہاے اسلامی امیریکہ جانیکا ارادہ کسیقدر پختہ ہوا - کیونکہ یہان کے لوگون کی اخلاقی حالت جیسا کہ رات ایک نوجوان سید عبد العلی کے بیانات سے پتہ چلا ناگفتہ بہ خراب ہے - اور خدا کی

حالات اخلاقی خراب ہین

عنایت یا صاحب العصر کی توفیق ہے کہ یہ خطہ ان بدکاریون اور دروغگوئیون کے باوجود قایم ہے

انتخاب پارلیمنٹ اور ممبرون کا اخراج

یہان کی حالت امن اور قانون کی اس وقت بہت بہتر ہے ورنہ دو سال قبل جب پارلیمنٹ کا انتخاب ہوا کیفیت یہہ تھی کہ احتشام السلطنت ایک نہایت لائق شخص کا انتخاب سوا تین ہزار رایون سے طہران مین ہوا۔ مگر بعض انقلابی آدمیون نے اون کو اور دو چار دیگر وکلائے مجلس کو دھمکایا کہ تم مجلس مین داخل ہوگئے تو گولی سے مار دین گے۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ جن لوگون کی رائین سو یا دو سو بھی نہ تھین اور وہ وکیل ہین۔ طہران کے اصل وکلا نے استعفا دیدیا۔

جو لوگ نوجوان احرار ہین اون کی حالت یہہ ہے کہ عموماً فریق بندی کرتے رہتے ہین کہ فلان شخص ابکی بار دربار کا وزیر کیا جاوے۔ اوس کے بعد جب تبدیل وزارت ہوتی ہے (اور وہ اس طرح کہ آدمی مقرر ہوتے ہین کہ بعض معزز وزراء مثلاً سپہدار یا سردار اسعد کو متہم کرو۔ آخر بار بار الزام کے سُننے سے دق آکر وہ استعفا دیدیتا ہے۔ کیونکہ تمام شہر اوس کی بدگوئی مین مصروف ہوتا ہے) اور دوسرا وزیر ہوتا ہے تو سب عُہدے ان لوگون سے بھر دیتا ہے۔ یہہ بھی دفترون مین کرسیون پر بیٹھے رہتے ہین کچھ کام نہین کرتے شام کو ہوا خوری کو نکل جاتے ہین۔ تنخواہین ایران مین سپاہیون سے لیکر ممبرون تک سب کی بہت معقول ہین۔ البتہ بلحاظ ذمہ داری وزراء کی تنخواہین کم ہین۔ مگر جو وزیر گھر سے خوشحال ہین اون کو ضرورت نہین اور جو غریب ہین اون کے لئے ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار تھوڑے نہین۔ کہ یہہ وزیر اعظم جاپان کی تنخواہ ہے۔ علاوہ اس کے سوار وغیرہ بھی جلو مین سرکاری ہوتے ہین۔ جو وزیر بددیانت ہین وہ چند روز مین متموّل ہو جاتے ہین۔ آج کل متوسط طبقے اور متوسط لیاقت کے وزراء زیادہ ہین مگر بہ نسبت سابق دیانتدار ہین اور سیقدر[1] رڈر کر کام کرتے ہین۔

ایک بزرگ کا حسن ظن در حق راقم

آج ایک ایرانی جوان مرزا علی اکبر نے (جنکے والد صوفی اور بہت جری اور آزاد خیال ہین) مجھ سے کہا کہ میرا باپ بیحد آپ کا معتقد ہو گیا ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ آج تک ایران کی بہبود کے لئے اس سے بہتر مرامنامہ (پروگرام) نہ لکھا گیا تھا۔ مگر تمام طور پر جو ملّا عاقبت اندیش نہین ہین وہ خلاف ہین۔

مجمع نوجوانان در شب رمضان و دعوت راقم

(۷ ستمبر ۱۹۱۱ع) روزنامچہ لکھنے کے بعد شب کو سید محمد رضا نے جو ایک مشہور تاجر

---

[1] گرودس اسکیم مرغوب ہونیکی وجہ سے خواہ بددیانتی سے اونہون نے بعد مین کام بگاڑ دیا۔ (مرتب)

کے فرزند ہین اپنے یہان دعوت مین بلایا۔ مکان نہایت عالیشان اور قالینون و شیشہ آلات سے آراستہ تھا۔ یہان
عموماً جو لوگ مشکل سے گذر کرتے ہین وہ بھی مکانون کو بہت سجاتے اور صاف رکھتے ہین ۲۰-۲۵ نوجوان اور بعض معمر شخص
بھی موجود تھے جو بغرض ملاقات آئے تھے۔ یہان ایک دستور ہے کہ رمضان مین لوگ سحری تک بیدار رہتے ہین اور
مابعد عصر تک سوتے ہین۔ یہان نوجوان کئی پارٹیون مین تقسیم تھے۔ بعض گنجفہ کھیلتے تھے بعض قومی راگ بناکر کورس
گاتے تھے۔ مجکو دیکھکر اونھون نے عذر کیا کہ اخلاق اہل ایران ایسے ہی خراب ہین۔ لیکن انصاف یہہ ہے کہ دو گھنٹے
جو مین یہان رہا تو غل اور شور اور بے تہذیبی جو ہندوستان کے شرفا کے اتنے مجمع مین نظر آتی اوس سے چوتھائی بھی نہ تھی
اور لوگ واقعی مثل بچون کے زندہ دل تھے مگر بچون کی طرح شریر نہ تھے۔ کچھ عرصے کے بعد ریفرشمنٹ ایک وسیع پیمانے
پر لائے گئے یعنی تربوز۔ خربوزہ۔ آڑو۔ خیار (کھیرا) چاء۔ شربت۔ ایک قسم کے بسکٹ۔ یہہ جلسہ جلکر کھانا ہوا مختلف
آدمیون کے یہان آخر رمضان تک اسی طرح رہتا ہے۔ ایک بات البتہ مکروہ تھی یعنی جو پارٹی گنجفے مین مصروف تھی
وہ پانچ شاہی کی شرط کرتی تھی۔ جو ہارتا تھا اون مین سے ہر ایک پیسے ایرانی جیتنے والے کو دیتا تھا۔ ان لوگون نے
مجھ سے کہا کہ یہ قمار نہین بلکہ وقت کاٹنے کے لئے ایک تفریح ہے۔ مگر آج ہی اسی قسم کا ایک مجمع جیسا پولیس کی ایک اخباری
رپورٹ سے معلوم ہوا گرفتار ہوا ہے ✤

دوسرا خط بنام نائب السلطنت

والاحضرت نائب السلطنت کو مین نے دوسرا خط لکھا تھا جس کا خلاصہ یہہ تھا کہ یہان خدمت اسلام
بہت مشکل ہے کیونکہ دشمنان اسلام خفیہ متفق۔ تعلیم یافتہ اور مستعدی سے کام کرنے والے ہین۔ دوستان
اسلام مین نفاق جہالت۔ تنبلی اور غفلت ہے اور یہان انسان جلد متہم ہو جاتا ہے۔ ایران جس قدر اسلامیت مین ضعیف
ہوتا جاتا ہے اس نقصان کی تلافی لازم ہے۔ اور مین ہندوستان مین ایک مشن قائم کرنی چاہتا ہون جو دو پہلو رکھے۔
یعنی صحیح الخیال مسلمانون اور غیر مسلم لوگون مین اسلام نشر کرے۔ امید ہے کہ جب یہہ انجمن قائم ہو گئی تو حضور والا اس کے
اولین مربیون مین ہون گے۔ مین نے اون سے خطوط سفارش طلب کئے۔ سفیر ایران و پریسیڈنٹ امیریکہ کے نام جہان مین
لکچر دینے جانا چاہتا ہون۔ اون کے سیکرٹری نے جواب مین لکھا کہ بغیر ملاقات کیبنٹ (نائب السلطنت) کے مین ایران سے

روانہ نہ ہون - لہذا کل یا پرسون ملنے کا ارادہ ہے -

عدالت دیوانی و فوجداری

یہان عدالت ہا دیوانی و فوجداری شہر طہران کی دیکھین - میز کرسی پر اجلاس ہے - بینچ بھی ہین - عمارتین مثل لکھنو کی عدالتون کے عالیشان ایشیائی مکانات - دالانون اور کمرون مین ہین - حکام عموماً ناتجربہ کار و کم عمر ہین - فوجداری استغاثہ اور دیوانی متفرق دعوی مین بھی ۲ ار کا ٹکٹ عموماً لگتا ہے - ناواقف آدمی کے واسطے یہہ دستور ہے کہ محرر فارم پر اوس کا مطلب لکھدیتا ہے اور شاید کچھ فیس (۴ ر یا ۸ ر) لے لیتا ہے - انتظام عدالتون کا جدید ہے -

پارلیمنٹ مین حاضری

شام کو مجلس شوراے ملی مین گیا - یہان جلسہ پارلیمنٹ ہفتہ مین دو دفعہ ہوتا ہے - اور صرف دو گھنٹے جلسہ ہوتا ہے - ہمارے دوست مترجم نظام کا مسئلہ بھی پیش تھا یعنی علاوہ تیس طلبا کے جو یوروپ کو بغرض تحصیل بھیجے گئے ہین مترجم کو جن کی عمر ۲۴ سال سے زیادہ ہے بطور خاص امریکہ بھیجا جاوے - سخت مباحثہ ہوا اور اکثر ووٹ اگرچہ ہمارے موافق تھے مگر ۲۴ میمران نے مطلق کوئی راے نہین دی جسے یہان کہتے ہین کہ زرد پرچہ دیدیا - جس پر بعض نے اعتراض کیا - نتیجہ یہہ ہوا کہ موجودہ ممبرون مین سے نصف سے زیادہ کی راے موافق نہ تھی اسلئے یہ معاملہ ملتوی رہا - مین نے بھی آج شام کو کوشش کی تھی - اور ممبرون پر تقاضا کیا کہ وہ مترجم نظام کو راے دین - اون کے دو بھائی آزادی طلبی مین مارے گئے ہین اور وہ خود دو سال سے کوشان ہین کیا وجہ کہ اون کو بغرض تعلیم نہ بھیجا جاوے -

ایک غلط جنگی خبر اور ایرانی قزاق

ایک عجیب خبر آج شہر مین مشہور ہوئی کہ شہزادہ عبد العظیم (جو گویا طہران کا ایک محلہ ہے اور یہان سے ۶ میل پر ہے) وہان ترکمان سوار وارد ہو گئے ہین - بعضون نے کہا کہ بیث الدولہ (افسر محمد علی مرزا) اس خیال سے آگیا کہ ارشد الدولہ طہران مین داخل ہو چکا ہے اور چونکہ تار ٹوٹا ہوا تھا صحیح خبر راستے مین معلوم نہ ہوئی ÷

بہرحال بختیاری یہ خبر سنتے ہی سوار اور پیادہ تنہا اور اکھٹے شہزادہ عبد العظیم کی طرف دوڑے اور توپ خانہ اور رجمنٹین باقاعدہ آگئین - معلوم ہوا کہ محض فضول افواہ تھی - پچاس قزاق سوار شیراز سے آئے تھے یہ ایرانی قزاق تھے جو روسی افسرون کے ماتحت ہین اور جن سے اہل طہران خصوصاً آزادی طلب سخت نفرت رکھتے ہین کیونکہ اونھون نے پارلیمنٹ پر گولہ اندازی کی اور ہمیشہ شاہ سابق کے موافق تھے - اور اب بھی ان کی فوج کی نگرانی دوسری فوج کرتی ہے کیونکہ

یہ خیال تھا کہ محمد علی شاہ کی فوج قریب آئیگی تو یہ بغاوت کریگی - کاسک کے پاس ہتھیار بہت اچھے ہین اور سوار بھی وہ عمدہ ہین - ان کی تعداد ایک ہزار ہے - مگر ان مین سے مختلف حیلون سے پانچ چھ سو باہر بھیجدیے گئے ہین آج تک لوگ زور دے رہے ہین کہ ان کے ہتھیار لیکر معزول کیا جاوے -

[طہران - ۸ ستمبر ۱۹۱۱ع]

بعض طلاب دینی سے ملاقات اور اون کی ہمدردی

کل شب کو بعض طلبا دینی اور دیگر اصحاب ملاقات کو آئے - معلوم ہوا کہ شیخ محمد واعظ معروف نے حسب الحکم بعض پرانے اور محدود خیال بزرگون کے واقعی میرے خلاف مسجد شاہ مین مواد شتم یعنی بہائیون کو آزادی دینے کے خلاف دو روز قبل تقریر کی تھی - میرے بعض ساتھیون نے (جن کی تعداد یہان خاصی ہوگئی ہے چنانچہ کل دفتر عدلیہ مین بھی بعض لوگون نے میری تقریرون کی وجہ سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا تھا) اس مشہور واعظ پر سخت اعتراض کیا کہ آپنے فلان شخص کی ہتک نہین کی - بلکہ اسلام کی ہتک کی کیونکہ وہ دل سے اسلام کی خدمت کرنا چاہتا ہے اور بہائیون کے خلاف ہے - تم لوگ کبھی ایک جگہ بیٹھکر غور و خوض نہین کرتے - یہ بات بھی تو سوچنے کے قابل ہے کہ بہائیون کا کیا علاج کیا جاوے - مگر الزام دینے کے لیئے موجود رہتے ہو - شیخ محمد واعظ نے کہا - واللہ مجکو معلوم نہ تھا - مجکو ایسا ہی حکم تھا کہ روزنامہ مجلس کی تائید کرون - اب اس کی تلافی کرونگا -

آج طہران کے بازار مین کچھ عتیقات (نایاب پرانی چیزین) خرید نے کی نیت سے مسٹر غلام محمد ابراہیم ولد اعتقاد الملک اور مسٹر رحیم نظام سید حسین کے ساتھ گیا - یہان کے دوکاندار قیمت چوگنی سے زیادہ کہتے ہین اور اون سے خریداری کرنا ہم لوگون کا کام نہین ہے -

[طہران - ۹ ستمبر ۱۹۱۱ عیسوی]

نائب السلطنت سے ملاقات اور گفتگو بابت ایران و اہل اسلام

کوہ دماوند البرز کے نیچے جو سلسلہ پہاڑون کا طہران سے ۱۰ میل پر شروع ہوتا ہے اوس کو شمران کہتے ہین - جہان بہت سے مقامات ۳ - ۴ میل تک آباد ہین اور باغ اور چشمے کثرت سے ہین - نائب السلطنت (ایجنٹ ایران) ناصر الملک سے ملاقات کی غرض سے طلب کیا گیا - ناصر الملک

لارڈ کرزن کالج کے فیلو اور مدت قبل وزیر مال وزیر خارجہ وغیرہ رہے ہین اور رئیس الوزرا بھی اور اب جانشین سلطنت ہین گویا بر زمانہ نابالغی سلطان احمد شاہ بادشاہ ہین ان کو والاحضرت واقدس لکھا جاتا ہے۔ آدمی دیانت دار تعلیم یافتہ اور عمیق سمجھ کے ہین مگر ڈر پوک۔ ۵ گھنٹے تک قریب غروب ہم کو انتظار کرنا پڑا۔ ایران کی عام عادت کے موافق وہ بھی رمضان مین عصر کو بیدار ہوتے ہین۔ مین نے اون سے صاف کہا کہ میرے خیالات ایران مین آنے سے بدل گئے میرا مقصد تھا کہ ایران مین اسلام کی خدمت کرون۔ مگر یہان لوگون مین دو عیب ایسے ہین جنکی وجہ سے کوئی کام نہین ہو سکتا

(۱) اول یہہ کہ ایثار علے النفس کے معنی نہین جانتے۔

(۲) دوسرے یہہ کہ ایک دوسرے پر بھروسہ نہین کرتے۔

نائب السلطنت نے کہا کہ "سینکڑون برس سے ایک دوسرے کو دھوکا دینے مین مصروف ہین۔ اس وجہ سے اعتبار نہین" پھر مین نے کہا کہ یہان اسلام کی ترقی اور تہذیب اخلاق کے مقاصد کی کامیابی نہایت مشکل ہے۔ ایک گروہ علماء کا ہے کہ اونکے ذاتی اغراض بہت سے ہین اور وہ بہت سست اور غافل ہین اصلاح حالات کے لئے اون کا جگانا اور اون پر اعتراض کرنا لازم ہوگا۔ وہ فوراً بدعت یا تکفیر کا فتویٰ دیدین گے جس کی وجہ سے کام ہو نہین سکتا۔ دوسرا گروہ لامذہب اور آزاد خیال آدمیون کا نیز بہائیون کا ہے اون پر حملہ کرو تو کام شروع ہونے سے پہلے وہ سینے مین بندوق مار دین گے۔ ناصر الملک اس تمام عرصے تک کھڑے تھے۔ اور ۵۰ سوار ارمنی اور بختیاری وہمدانی اور گاڑی پہونچنے کا انتظار کر رہے تھے۔ پھر مین نے کہا کہ اب میرا ارادہ ہے کہ اسلام کی خدمت کے لئے ہندوستان مین کام کیا جاوے۔ وہان ایک ملین شیعہ۔ ۵۹ ملین سنت جماعت اور ۲۰۰ ملین ہندو اور بت پرست ہین۔ ایران مین اسلامیت وشیعیت بہت ضعیف ہوگئی ہے (نائب السلطنت نے فرمایا کہ خود اسلامیت ہر جگہہ ضعیف ہے) اس نقصان کی تلافی لازم ہے۔ مین امریکہ جاتا ہون کہ لیکچر وغیرہ دیکر کچھ روپیہ جمع کرون اور ہند مین ایک مشن درست کرون جس کے لئے اپنی زندگی مین نے وقف کردی ہے۔ اس طور پر کہ ایک شاخ مشن کی تہذیب اخلاق کا کام کرے۔ اور ایک شاخ غیر قومون مین نشر اسلام کرے۔ ہماری سنت جماعت بھائی اسلام کے پھیلانے اور اصلاح اخلاق کے کام مین آمادہ

کئے جاوین اور شیعہ بھی - اور اسلام پھیلانے کے لئے سب لیڈرون کو الگ الگ آمادہ کرنیکا ارادہ ہے -

کچھ اور گفت گو ہوئی اسکے بعد فرمایا کہ مین خود یہان تھک گیا ہون اور چلنا چاہتا ہون - مین نے کہا ایران کا کیا حشر ہوگا ؟ - فرمایا کہ کچھ نہ کچھ ہوتا ہی رہیگا - حالت بد سے بدتر شاید ہو جاوے - یہان لوگ کام کرنے نہین دیتے - تہمتین تراشتے رہتے ہین - مین نے کہا یہان کارخانے اور ملین تہمتین تراشنے کی ہین جن کا مقصد سوا اس کے کچھ نہین -

نائب السلطنت نے مجھ سے کہا کہ اپنا مقصد وزیر خارجہ سے بیان کرون کہ اوس کے لئے پارلیمینٹ سے تائید ہو مین نے کہا کہ یہہ طول امل ہے اور امید نہین کہ پارلیمینٹ اس کام مین مدد دے - یہہ مذہبی کام ہے خود آپ مدد دے سکتے ہین - مگر بقول جناب آیت اللہ خراسانی حضرت آخوند ملا محمد کاظم جب مین نے نجف اشرف مین والا حضرت والد من ناصر الملک کی تعریف کی کہ سنا ہے نہایت عاقل و سمجھدار ہین تو انھون نے فرمایا تھا "وے اوہم ایرانی است" آہ ! اوہم ایرانی است مین کسقدر صداقت و طنز و جگر خراش درد بھرا ہوا ہے - مین اس فقرے کے معنی نہین سمجھا جب تک ملاقات نہین ہوئی - یعنی دولت ایران پر ایک پیسہ چھوڑنا گوارا نہین کرتے - گو خود بہت دیانتدار ہین - مگر پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ ماہوار لیکر جمع کرتے رہتے ہین حالانکہ خود بھی بہت متموّل ہین -

سفیر ایران متعینہ امریکہ کی بابت اُنھون نے لکھا کہ مین نے وزارت خارجہ کو آپ کا خط بھیجدیا ہے وہ سفارش لکھدینگے

خط بنام حضرت ناصر الملک

گھر پر آکر مجکو معلوم ہوا کہ سفیر ایران متعینہ امریکہ خود متہم بہ بہائیت ہے - اور مین اسلام کے موافق وہان تقریرین کرنا چاہتا ہون اور بہائیون کا رد کرنا مقصود ہے - لہذا مین نے رات کو دربار مین دوسرا خط والا حضرت کے پاس کہ وہ بھی طہران مین آگئے ہین بھیجا (کیونکہ علماء دین کی دعوت بموجب قاعدہ شب ۲۱ رمضان کو مقرر تھی اور شاید روپیہ بھی مجالس شہادت امیر المومنینؑ کے لئے دیا جاتا ہے) اوس مین لکھا کہ مین آفیشیل (رسمی) خط سفیر کے نام نہین چاہتا بعض باتین ایسی مین نے سُنی ہین کہ رسمی خط مُفید بھی نہ ہوگا - اس واسطے اگر حضور پسند فرماوین تو نیم رسمی (نیم سرکاری) خط بغرض ملاقات پریسیڈنٹ سلطنت جمہوری امریکہ کی خدمت مین دین - باقی خدا حافظ پرسون یہان سے روانہ ہوتا ہون - شمران سے آتے وقت ایک شیخی عقیدہ کے تاجر

سے ملاقات ہوئی۔ معلوم ہوا کہ دس ہزار سے زیادہ زن و مرد و بچہ۔ سفارت خانہ روس و انگلستان کے احاطہ مین جو مکانات
اور کوٹھیان ہین اون مین رہتے ہین اس خوف سے کہ ان لوگون پر شبہہ کیا جاتا ہے کہ محمد علی مرزا سے موافقت رکھتے ہین
یہہ لوگ ڈرتے ہین کہ ایسا نہو کہ آنے سے پہلے بادشاہ مذکور کے یہان وہ بلوہ عام مین قتل کر دیئے جاوین۔ یہ شاہ پسند
(مستبد) بختیاریون کے لوٹ مار کی بہت شکایت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک طرف سے ترکمان اور دوسری طرف سے
بختیاری لوٹتے ہین مصیبت مین جان ہے۔

مشہور ہے کہ پرنس سالار الدولہ نے جو کرمانشاہ اور ہمدان کے وسط مین ہے۔ امیر مفخم گورنر عراق کو جو چھ ہزار فوج کا افسر
ہے (اور دل سے شاہ پسند ہے) شکست دی۔ بعض کہتے ہین کہ امیر مذکور دشمن سے مل گیا اور اوسنے عمداً زک پسند کی بہر حال
اب ایک بختیاری لشکر تیزی کے ساتھ امداد کے لیئے بھیجا گیا ہے۔

اہل ایران کے عادات و اخلاق

جو کچھ مین نے اس روزنامچہ مین لکھا ہے اوس سے ایران کے اخلاق و عادات کی نسبت میری رائے معلوم ہو گئی
ہو گی لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مین ایک جگہہ اپنے خیالات ظاہر کرون :—

اہل ایران نہایت ذہین ہین شہر کے رہنے والے عموماً خلیق اور متواضع ہین۔ ان مین علم کا شوق تو ہمیشہ تھا۔ جدید علوم
کا شوق بھی بڑھتا جاتا ہے۔ عموماً اپنے ملک کی ترقی چاہتے ہین اور اس بات سے خوش نہین کہ اون پر کوئی دوسری
طاقت حکومت کرے۔ اسلامی اصطلاحین اور ظواہر اسلام اون مین شدت کے ساتھ رائج ہین اور اکثر لوگ دل سے
مسلمان ہین اور چاہتے ہین کہ اسلامیت باقی رہے۔

اخلاق اسلامی گویا مفقود ہین

اخلاق اسلام واقعاً کسی مملکت اسلامی مین جیسا کہ چاہیئے نہین ہین۔ مگر ایران مین سب جگہہ سے
کمتر ہین۔ اگر اسلام کا منشا یہ ہے کہ لوگ راست باز ہون ایک دوسرے پر بھروسہ رکھین مستعدی سے کام کرین
اسلام اور وطن کی رفاہ کے لیئے زحمت کش ہون اور نقصان برداشت کرین۔ دوسرے لفظون مین ایثار علی النفس ان
مین موجود ہو۔ دین کا صرف ظاہری احترام نہ ہو بلکہ قلبی عزت ہو۔ گالی اور فحش۔ قسم اور تہمت سے بچین۔ سستی

اور غفلت اور شراب و فواحش مثل چانڈو وادر عیاشی اور اعمال خلاف وضع فطری سے دور ہیچ ظاہر و باطن یکسان ہو
مال و زر کی محبت اندازۂ اعتدال سے نہ بڑھے"۔ اگر اسلام کے یہہ معنی ہین تو مین نہایت افسوس کے ساتھ کہتا
ہون کہ ایران مین یہہ اسلام بہت کم ہے۔ بیشک بہت سے پرہیزگار آدمی بھی ہین مگر راست گوئی اور اخلاقی جرأت
کی کمی اون مین بھی ہے۔ اور بہت سے اتقیا گوشۂ گمنامی مین پڑے بتائے جاتے ہین۔

علما کی حالت علمائے دین مدت سے یہان مثل بادشاہ بلکہ بعض اوقات بادشاہ سے زیادہ اقتدار رکھتے تھے
اور حکومت بلا مسئولیت سے جو خرابیان پیدا ہوتی ہین سب اون مین موجود تھین۔ یعنی عیاشی۔ خودغرضی۔ اپنے ذاتی
مصالح کو مصالح عام پر ترجیح دینا۔ سستی۔ غفلت۔ جاہ طلبی۔ پارلیمنٹ کے آغاز مین ایران کے اکثر علماء نے اس
غرض سے مشروطہ کی خواہش کی تھی کہ عوام ہمارے ہاتھ مین ہین۔ جو پارلیمنٹ قائم ہوگی وہ علماء پرست ہوگی۔ مگر نقشہ
اس کے خلاف واقع ہوا۔ نتیجہ یہہ کہ لوگ ایکدم متنفر ہوکر خانہ نشین ہوگئے۔ اور معاملات کی باگ اکثر لاابالی یا آزاد
خیال یا لامذہب لوگون کے ہاتھ مین آگئی۔ نیز مذہب اور اخلاق مین علیحدگی پہلے سے خطرناک تھی۔ الغرض ضعف
حقیقی یہان کی اسلامیت مین تھا اوس کی طرف علماء متوجہ نہ تھے نہ اب ہین۔ البتہ بعض فواحش جو پہلے خفیہ تھے
اور بوجہ آزادی ظاہر ہوگئے اون کے شاکی ہین۔ مگر اصل شکایت صرف یہہ ہے کہ ہمارا کافی احترام نہین ہوتا۔ الحاد و لامذہبی
کے روکنے کی کوئی عاقلانہ تدبیر نہین کرتے۔ جن جاگیرون یا اوقاف و وظائف پر قابض ہین اون پر قابض رہنا
ہی اون کا پالیٹکس اور مقصود ہے۔ اب بھی سو مین نوے آدمی دل سے مسلمان ہین لیکن اگر اسلامیت یہان سے
چلی گئی تو نوے حصے قصور ان دنیا طلب علماء کا ہوگا۔

پالیٹکل خرابی کی اصلیت مین نے جو ایرانی خصلت کی خرابی بیان کی ہے یعنی ایثار کا فقدان وہی ایران (بلکہ تمام اسلامی
دنیا مین) تمام ملکی خرابیون کی جڑ ہے۔ مشروطہ بعض اصلی بہی خواہان ایران نے قائم کیا تھا۔ مگر اوس کی
تائید بہت سے حکام اور امراء نے کی۔ ان لوگون نے مظفرالدین شاہ مرحوم کی دہ سالہ کمزور حکومت مین بذریعہ
ظلم و رشوت بہت روپیہ پیدا کیا تھا اور جاگیرین خرید کی تھین۔ ان کو خوف تھا کہ محمد علی مرزا ولیعہد جو بخیل اور ظالم طبیعت ہے

جب بادشاہ ہوگا تو یہہ سب روپییان سی بہ زور نکال لیگا لہذا بہتر ہے کہ بادشاہ کے اختیارات محدود کئے جائین تاکہ وہ اون پر جبر و تعدی نہ کر سکے۔ مالجملہ اُمراء نے دیکھا کہ شاید مشروطہ یعنی پارلیمینٹ اور آزادی ہمارے مظالم کو روکے۔ ان کی ثروت محفوظ ہو چکی تھی اس لئے عموماً یہہ سابق حالات کو پسند کرنے لگے۔ ان کو مرتجعین کہتے ہین آجکل اہل حکومت ہین انھین کا زور ہے۔

مامورین دولت کی خود غرضی

جو لوگ برسر کار آئے اُنھون نے اپنا گھر بھرنا شروع کیا۔ اور دفاتر و ادارجات ہین عملہ کی تنخواہون پر ایکدوسرے کو باہمی پارٹی کی مدد سے بھرنے لگے۔ کوئی خاص توجہ ملک مین امن قایم کرنے اور ظلم اور راہزنی کے دور کرنے کی طرف نہ کی اس لئے جلد عوام بھی مشروطہ کے خلاف ہوگئے۔

ڈماکریٹ کی نافہمی و تقلید غلط

فرقہ ڈماکراٹ یا انقلابی کے دماغ مین صرف چند سبق تھے جو سطحی طور پر اونھون نے یا اون کے سرداران تقی زادہ وغیرہ نے انقلاب فرانس کی تاریخ سے سیکھے تھے جن کا خلاصہ یہہ ہے کہ آزادی کا درخت گون کے خون سی سیراب ہوتا ہے لہذا مخالفون کو جلد قتل کرنا چاہیئے۔ اُمراء نے غربا کا خون چوس کر تمول حاصل کیا ہے۔ علماء دین دشمن حُریت ہین ان کو معزول و ذلیل کرنا چاہیئے۔ مذہب کو تمدن سے تعلق نہین۔

اعتدالی کا پناہ غیر کرلینا

لیکن ان لوگون کی تعداد کم تھی اور ساتھ حکومت و ترقی کا میدان وسیع تھا۔ حکومت کا بغیر اکثریت کے ملنا محال ہے۔ اس وجہ سی خوف قتل اور دھمکی سے کام لینا شروع کیا۔ دوسرا فریق یعنی اعتدالی انتظام واتفاق نہ رکھتا تھا اوس نے رُوس کی پناہ ڈھونڈنی شروع کی۔ ایکدوسرے پر جھوٹ سچ تہمت دھرنے لگے۔ عوام کی مالی اور اخلاقی حالت سے سب گروہون نے بے پروائی کی پالیٹکس پر ٹوٹ پڑے یعنی ایک گروہ کا اقتدار بڑھے دوسرے کا گھٹے اور یہی مطلب مشروطہ سے رہا۔ البتہ وزرا۔ ممبران پارلیمینٹ۔ افسران ادارجات (سررشتہ) اور حکام جن کو معقول تنخواہین مشروطہ مین ملتی تھین اور جو جانتے تھے کہ حکومت شخصی ہوجانے کے بعد وہ لاشئی ہوجائین گے۔ یہ لوگ ظاہر مین مشروطہ کے حامی بیشک ہین مگر اون کی تعداد و قوت کم ہے۔ اس وجہ سے بادشاہ پرستون کے مقابلے کے لئے بختیاریون کو لاتے ہین جو ایک شجاع قبیلہ صحرائی ہے اور مثل دُنیا کے باقی صحرائی قبیلون کے دوسرون کا مال چرانے

اور ڈاکہ ڈالنے کو عیب نہین سمجھتا - اون کی مدد بھی خطرے سے خالی نہ تھی اور اب بھی خالی نہین لوگ کہتے ہین کہ بختیاری روسا دماغ مین شاہی کی بو رکھتے ہین - یہ خیال صحیح ہو یا غلط مگر بدامنی اور حسد پیدا کرنے کے لئے کافی ہے

باوجود انقلاب اور خرابیون کے آثار اُمید

بہرحال ایران کی جو ظاہری امنیت زمانہ ناصرالدین شاہ تک تھی اوائل زمانہ مظفرالدین شاہ[1] مین وہ جاتی رہی تھی اور یہ فساد وانقلاب تو برس سے ہی - لیکن پہلے جو روز بروز قرض لیکر[1] ملک مین سیکڑون حقوق غیر سلطنتون کو ملتے تھے وہ اب نہین ملتے اور جسقدر ملک باقی ہے وہ محفوظ ہی مگر اشتباہ نہ ہونا چاہیئے - باوجود لوگون کی خودغرضی کے دو تین علماء نجف اشرف کے بانیان مشروطہ مین کسی شخص کا پتہ نہین ملتا - جسنے بہبودئی خلایق کے واسطے کام کیا ہو اور جاہ طلبی یا انتقام یا حُبّ زر اوس کے اصلی محرک نہ ہوئے ہون -

ظلم بہت کم ہوتا جاتا ہے

باوجودیکہ ملک کی حالت بااَمن نہین ہوئی - مین صدق دل سے یقین کرتا ہون کہ مجموعی ظلم کم ہوتا جاتا ہے لوگ آزادی کے عادی نہین مگر ایک راستہ کھل گیا ہی کہ وہ اپنے مظالم مرکز پر ظاہر کرین اور جو نئے صیغے قائم ہو رہے ہین اوس سے تغلّب رشوت کی ایک حد تک جلوگیری (ممانعت) ہوتی جاتی ہے - فوج کو تنخواہ باقاعدہ ملتی ہے - اگرچہ فضول خرچی تمام صیغون مین بیحد ہے - جن لوگون نے زمانہ سابق دیکھا ہے وہ اوس زمانے کے مظالم جو بیان کرتے ہین اور تاریخ بیداری ایران کے پڑھنے سے جو اثر مجھپر ہوا مین کہہ سکتا ہون کہ واقعی انسانی عزّت اور انسانی دولت کا سابق مین کوئی احترام نہ تھا - اب ظلم کی مقدار شاید ایک ثلث بھی باقی نہین

خودپسندی

ایثار نہ ہونے کی وجہ سے خودپسندی بیحد ہے یعنی بظاہر شخص نہایت خلق سے دوسرون کے ساتھ سلوک کرتا ہے مگر ہر شخص اپنے کو عقل مین ارسطو و افلاطون اور تمام مدبّرین ایران کی مجموعی لیاقت سے بالا سمجھتا ہے - بزرگون کا ادب باقی نہین - نوجوان شراب آزادی اور خودپسندی مین سرشار ہین ہر شخص اخلاق ایران

[1] یہ مین نے طہران مین اوس وقت لکھا تھا جب پارلیمنٹ باقی تھی اگرچہ روس اور وزراء روز بروز اوس کو کمزور اور بدنام کرتے جاتے تھے اب تو مطلع صاف ہے اور برسون کا زوال گھنٹون مین ہو رہا ہے ۱۲ (منہ)

کو بُرا کہتا ہے اور دوسرون کی ہجو کرتا ہے مگر اس سے ناواقف ہے کہ اوس مین بھی وہ خرابیان موجود ہین - چونکہ تعلیم یافتہ نوجوان نہین چاہتے کہ کسی کی اطاعت کرین اور زحمت تربیت اوٹھائین اسلئے فرض کر لیتے ہین کہ ہم سب سے بڑھکر ہین یہان تک کہ ایک ادنے حمال و حجام میران پارلمینٹ بلکہ نائب السلطنت کو اپنے سامنے بلحاظ قابلیت ہیچ سمجھتا ہے -

ایرانی دوربین اور معاملہ فہم نہین

اصل یہہ ہے کہ اہل ملک اپنی کثرتِ ذہانت و کثرت بلند نظری کی وجہ سے قریب کی خرابیان نہین دیکھ سکتے دور کی خرابی دیکھتے ہین - آج تک میری خیال مین ایران کے کسی عالم اور کسی انجمن نے سنجیدگی سے لوگون کو اون کے فرایض کی تعلیم نہین دی - مسلمانان ہندوستان کی حالت بھی کم و بیش قبل از سر سید ایسی ہی تھی مگر ہم لوگ چونکہ مجبور تھے کہ اپنی حفاظت دوسری قومون کے مقابل کرین اس لئے باہمی اطاعت و باہمی اعتماد کا اندازہ لازم تھا اور ہم ایسا کرتے رہے - یہان شخصی سلطنت نے تمام فوائد کو مضمحل کر رکھا تھا - اور کوئی خوف دوسرون سے نہ تھا - روس اور انگلستان چند ماہ قبل بہت دور نظر آتے تھے - الغرض ایران مین کم از کم دس سال تک سخت قانونی حکومت لازم ہے جس کی بنیاد شخصی سلطنت پر ہو - اور بطور استبداد کام کرے - دس سال کے بعد اس قابل ہون گے کہ صحیح انتخاب کرین اور ممبران پارلمینٹ اس قابل ہون گے کہ صحیح قانون بنادین اور وزیر اس قابل ہون گے کہ پارلمینٹ کی رای پر عمل کرین [۱] -

خود غرضی کو اعلیٰ الفاظ مین پوشیدہ کرتے ہین

ہر صوبے مین لایق حاکمون کے ماتحت صوبہ کی انجمنون کا ہونا لازم ہے - سوائے قدیم یونانیون کے کوئی قوم ایسی نہین جو اسقدر استقلال ذہنی رکھتی ہو یا خود غرضی کو بلند اور عالی الفاظ مین مثل ایرانیون کے مخفی کر سکتی ہو - مثلاً کہین باسم آزادی و حریت کہین باسم ملت کہین باسم مذہب کہین باسم ہمدردی انسانی کہین باسم سید الشہدا - گاہے یہہ کہکر کہ دشمن مثل مائکروب (اجرام امراض) ہین

[۱] اب میری اس راے مین نئے حالات دیکھکر کسیقدر فرق ہو گیا ہے کیونکہ شخصی حکومت کے معنی روس کی حکومت ہین - اگر آزاد شخصی اور سخت حکومت ہو تو فواید ہو سکتے ہین - ۱۲ (منہ)

ادن کا دفع کرنا لازم ہے - اپنے اغراض کو چھپاتے ہین - رشوت کو تعارف کہتے ہین اور دس ہین تو آدمی رشوت لینا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن سمجھتے ہین - الغرض زمانہ دراز کے بعد اس قوم کی حالت مصیبت کی انگیٹھی مین پگھلنے کے بعد درست ہو سکتی ہے اور خدا کے فضل سے یہہ دشوار نہین -

[طہران - ۱۰ ستمبر ۱۹۱۱ء]

آج گاڑی دلیجان مین چلنے کے لیئے کافی ساتھیون کی تلاش رہی - آخر طے ہوا کہ شب شہادت کے بعد یعنی ہفتہ کی صبح کو روانہ ہون گے - دلیجان جس مین ۴۰ مسافر جاتے ہین نہ ملی - لہٰذا وہین جانے کا انتظام کیا - معظم السلطان ایک بلند قامت اور وجیہہ نوجوان ہے جس کو استبداد صغیر یعنی پارلیمنٹ ٹوٹنے کے بعد محمد علی مرزا کے آدمیون نے سخت اذیت دی - اوس کی جائداد خراب کردی گھر لوٹ لیا تھا اور بازار مین مشکین باندھ کر کے راستے مین ننگے پاؤن تپتے چلتے لوہے کو بدن پہ دے مارا تا کہ اپنی وفاداری کا اظہار کرین جب پارلیمنٹ پر گولہ اندازی ہوئی تو اوسنے بازار والون کو جمع کر کے کہا تھا کہ کمبختو! تمھاری مجلس ٹوٹ گئی اور تم تماشا دیکھتے ہو - بازار بند کرو - ورنہ ڈوب مرو - مگر یہہ قصے معظم کے دوستون نے بیان کئے - دشمن نہایت مضحکہ انگیز طور پر اس سے انکار کرتے ہین -

معظم السلطان اور اعتقاد

اب اوس کو سفارت کبریٰ اسلامبول مین نیابت سوم کے لیئے نامزد کیا گیا ہے - مگر مجلس شوراے ملی نے اس طرح رائے دی کہ اکثریت نہ ہوئی - یعنی بعض آدمیون نے بلا دستخط پرچے بھیجے یہہ نوجوان امیر خاندان سے ہے اور یہان قرائت خانہ مین اکثر آتا ہے - سیکڑون گالیان ممبران پارلیمنٹ کو دیتا ہے کہ ایسے آدمیون کو گورنر اور حاکم مقرر کرتے ہین جو مشروطہ کے خلاف ہین - امیر مفخم گورنر عراق کے خلاف جہان اس کی کچھ ریاست باقی ہے درخواست دی وہ دشمن ہو گیا - ٹھیکہ دار اب روپیہ نہین دیتا - اور نہ محکمۂ عدالت تماشہ سنتا ہے - اس نے بیان کیا کہ فلان جوان مہمان خانہ لالہ زار مین آپ کو برا کہتا ہے اور آقا سید رضا کے مکان مین جب آپ آئے تو سجدہ تعظیم و تکریم کے لیئے اوٹھا اور کہا مین آپکا ادنے مخلص ہون

معظم السلطان فحش گوئی مین اور اعتضاد قسم کھانے مین اُستاد ہین" بیک صد و بست و چہار ہزار پیمبر کہیان ایک عام قسم ہے۔ اس کی بعد لطیفہ یہہ ہوا کہ دوسرا نوجوان بھی آموجود ہوا۔ وہ بھی آزادی خواہ اور ڈماکریٹ ہے اوس سے مین نے پوچھا کہ مین نے تمھارا کیا قصور کیا ہے؟ (یہہ شخص خواہشمند تھا کہ میرے ساتھ اسلامبول تک جاوی اور طے ہو گیا تھا) اسپر اوس نے ہزار ون قسمین کھانی شروع کین اور کہا کہ جسنے کہا مفسد ہے اور یہہ لوگ حاسد ہین اور کہا کہ آپ مجھے کوئی جاگیر نہین بخشدین گے۔ یہہ لوگ ناحق بہکاتے ہین۔ بس مین آپکے ساتھ نہین جاؤن گا۔ مترجم نظام نے نام بتادیا۔ اسپر اوس نے کہا کہ مین یا خود مارا جاؤن گا یا معظم السلطان کو مار ڈالون گا مالبعد مین نے اوس سے اقرار لیا کہ ہرگز نزاع اور جھگڑا اس بارہ مین نہ کرنا چاہیئے۔ مگر دیگر وجوہ نزاع باقی تھے اون کے متعلق اوسنے جھگڑا نہ کرنیکا اقرار نہ کیا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ مسجد سپہ سالار مین جو نہایت عالیشان مسجد ہے اور جہان شب کو مجمع ہوتا ہے۔ اسنے معظم السلطان سے جھگڑا کیا اور بندوق اُٹھائی مگر معاملہ دفع ہو گیا

صدر العلما اور میرے خیالات

آج مترجم نظام صدر العلما کے پاس گئے۔ کل شام صدر العلماء نے کہا تھا کہ مجھے بھی لیتے آوین مین نے جانے سے انکار کیا اور کہا کہ مین اُن کا ملازم نہین کہ دو دفعہ گیا اور اونھون نے بھی برائے ملاقات آنیکا وعدہ کیا۔ مگر پورا نہوا۔ خط لکھا اوس کا جواب ندیا۔ آخر شب کو صدر العلماء نے مترجم نظام کے سامنے معذر ہوکر کہا کہ رمضان مین نہ نکل سکتا ہون نہ جواب خط دے سکتا ہون۔ اون کا خط نہایت مفصل اور عمدہ تھا اور یہ مطلب (آزادی تھیائیان) مدت سے زیر بحث ہے اور قابل غور ہے۔ ہم خواجہ غلام الثقلین کو نہایت پکا مسلمان اور سچا ہمدرد سمجھتے ہین۔ مگر عام لوگون سے مجبور ہین۔

روزنامہ مجلس کی معذرت خانگی

اعتضاد المملکت نے کہا کہ مدیر روزنامہ مجلس نے کہا تھا" جب سے خواجہ غلام الثقلین آئے میری جان مین جان آگئی۔ مگر اون کی تعریف چھاپنے کی وجہ سے لوگون نے بہت اصرار سے کہا کہ یہ کیا غضب کرتے ہو وہ تو تھیائیون کو ظاہر کرنا چاہتے ہین۔ اس لئے مین نے تردید کی مگر بودے دلائل سے تاکہ ذی فہم لوگ خود سمجھ جائین۔ اعتضاد المملکت نے کہا یا لی لوگ نہایت خوش ہین کہ جو بات آجتک کسی نے نہ کہی تھی وہ

منبر پر سے کہی گئی - اگرچہ ہمارے دشمن نے کہی -

[۱۱ ستمبر ۱۹۱۱ع]

ایرانیون پر علانیہ اعتراض اور اُن کی انصاف پسندی

تمام دن منزل (مکان) مین رہا - بوجہ روزہ سخت ضعف تھا - شام کو چند لوگ ملنے آئے ایرانیون مین اب ایک عادت اچھی ہوگئی ہے جس سے آیندہ کیلئے کسیقدر اُمید پیدا ہوتی ہے یعنی خود اپنے عیب صاف صاف بیان کرتے ہین اور دوسرا بیان کرے تو برا نہین مانتے - چند سال پہلے یہ بات مُطلق نہ تھی اور اپنی تعریف دن رات کرتے رہتے تھے - ہمارے ہندوستان مین ابتک یہ عادت ہے کہ سچی نکتہ چینی سے چڑھ جاتے ہین - جیسا لارڈ کرزن نے ایکدفعہ کہا کہ اہل ہند عموماً راست گفتار نہین تو غل مچگیا تھا اس سے دہ چند مین نے طہران مین ملک کے لوگون کو کہا مگر ان باتون سے پبلک ناراض نہین ہوئی - ناراضی صرف روس پرستون کی تھی یا پالیٹکل چال تھی - ایک دن چند ڈیماکریٹ جس مین مہدی آغا فرزند شیخ فضل اللہ نوری بھی تھے جن کو پھانسی دی گئی - (آغا مہدی بظاہر نیم دیوانہ مگر حریت خواہ ہے اور دینیات مین اوس کی تحصیل تمام ہے) مین نے پوچھا کہ بتاؤ ایران مین خالص قومی ہمدردی اور غربا کو فائدہ پہونچانے کے لئے کسنے کام کیا؟ - ایک نوجوان سید محمد رضا جنہون نے ایک یتیم خانہ بھی قایم کیا ہے اور میرے دوست بھی ہین اون کی طرف اشارہ کیا - مین نے کہا کہ مین معروف آدمیون کو پوچھتا ہون - سب نے نفی مین جواب دیا - واقعہ یہی ہے کہ ہر شخص نے حریت طلبی مین بیحد روپیہ پیدا کیا اور کوئی کام غربا کے لئے نہین کیا - سر سید اور وقارالملک مولانا حالی و مولوی بشیرالدین و منشی غلام محمد[1] ایڈیٹر وکیل کا سا ایثار تو درکنار اون سے نصف مثال بھی نہین ملتی - البتہ جوشیلی قوم ہے - جوش دلانے پر بعض نوجوان جان پہ کھیلنے کو موجود ہو جاتے ہین

نوجوانون کی آزادی بزرگون کی اطاعت سے

آج ایک نوجوان سید عبدالعلی نے شکایت کی کہ میرا چچا ہمدان جانے کے لئے خرچ نہین دیتا - یہ نوجوان فرانسیسی انگریزی تاریخ - جغرافیہ انشا پردازی سے جانتا ہے - ۱۸ برس کی عمر ہے اوسکا چچا منع کرتا ہے کہ مترجم نظام کے قرأت خانے مین نہ جاؤ ورنہ مین مدد نہ کرون گا - مین نے نہایت زور شور سے

[1] جس وقت مین یہ کتاب چھپوا رہا ہون تو مجکو افسوس کیساتھ اظہار کرنا چاہیے کہ مولوی غلام محمد کا انتقال ہو چکا ہے ۱۲ (منہ)

کہا کہ چچا درست کہتا ہے - تم لوگون مین بڑون کا ادب باقی نہین ہر شخص اپنے آپ کو ارسطو اور بزرگون کو خر سمجھتا ہی نہ خدا کا ادب نہ ماں باپ کا وقر اسوجہ سے کام خراب ہے - جب بھتیجا چچا کی اطاعت نہین کرتا تو چچا کی سب ملکر کیون شکایت کرتے ہو کہ وہ خرچ نہین دیتا - سب نے کہا کہ آپ مین ایک جنبہ یعنی کنسروٹیو یا قدامت پرستی کا پہلو ہے - مین نے کہا الحمد للہ !

طہران مین شہرت اور بہائیونکی شکایت مرزا علی اکبر جو میرے ہمسفر ہونیوالے ہین کہتے تھے کہ آپ لوگون کو نہین جانتے مگر آپ کی تقریرون کی وجہ سے تمام اہل طہران مین شہرت ہے - مگر بہائی شکایت کرتے ہین کہ ہمارے مخالف ہین - مین نے کہا بہائیون کی شکایت بجا ہے مگر تعجب مسلمانون کی حماقت پر ہے کہ وہ مجھے اپنا دشمن کہتے ہین -

سفر کا رستہ مسٹر غلام محمد ابراہیم سے گفتگو ہوئی کہ اسلامبول مین ہیضہ ہے اور ایسا نہو کہ وہان سے جانے پر قرنطینہ کا جھگڑا پڑے - اونھون نے دوسرا راستہ امریکہ جانے کیلئے بتایا - یعنی باکو سے وارسا ۲۷ گھنٹے ریل مین چار دن وہان سے برلن پھر برمین اور مابعد جہاز مین امریکہ - بعد ازان کوک اینڈ سنز سے معلوم ہو سکتا ہی کہ سب سے اچھا اور سستا راستہ نیویارک کا کونسا ہے - اس راہ مین سفر سمندر بھی نصف کے قریب ہوجائیگا - شہر برلن و ہیمبرگ وغیرہ کی سیر بھی ممکن ہے - مین نے منظور کیا - نائب السلطنت کو پھر خط لکھا کہ امریکہ مین توصیہ بنام پریسیڈنٹ ریاست جمہور عطا فرمادین

[۱۳ ستمبر ۱۹۱۱ع]

نائب السلطنۃ کا جواب حضرت نائب السلطنت کا جواب نہایت اخلاق کے ساتھ آیا کہ آپ خود قانون دان ہین جانتے ہین کہ والا حضرت خود نہین لکھ سکتے - وزارت خارجہ کو لکھا ہے وہان سے حسب مرضی تجویز لکھی جائیگی -

مسجد سپہ سالار مسجد سپہ سالار مین گیا - نہایت صاف اور شاندار عمارت ہے - دو طرف خوبصورت کمرے اور علماء کے واسطے دو منزلہ کمرے اور دو طرف مسجد ہے جس مین ایک رخ مین مین نے ۲۷ محرابین گنین - کل مسجد کے چھوٹے حصہ مین تخمیناً دس ہزار نمازی آسکتے ہین صحن مین عالیشان حوض ہے - رمضان مین رات کو وہان مجمع ہوتا ہے اور ہزارہا آدمی چکر لگاتے ہین گویا وہان رمضان کی شب اور خصوصاً آجکل شب شہادت امیر المومنین مین بھی یہی

اسلامی عبرگاہ ہے۔ مسجد خشت کی ہی مگر نہایت مضبوط اور دو طرف چھ بلند مینار ہیں جن میں روشنی ہوتی ہی اس مسجد کی وضع مثل ایک قلعہ کے ہے یہ پارلیمنٹ کے باغ سے ملی ہوئی ہی اسپر آزاد لوگون نے چڑھکر محمد علی شاہ کے سپاہیون پر فیر کیا تھا اور اوس کی مینا سپر بادشاہی فوج نے توپ ماری تھی اب بھی سوراخ اور نشان موجود ہے۔ اسی پر مشہور کر دیا کہ مسجد پر توپین مارین اس لئے بادشاہ کافر ہوگیا !! ۔

وزیر خارجہ وثوق الدولہ بہادر کو امریکہ کے خط کے لئے لکھا۔ مترجم نظام کا سخت تقاضا ہے کہ چار دن اور رہون مگر میری طبیعت یہان سے بالکل اکھڑ گئی ہے۔ کیونکہ مین اپنا فرض گویا ادا کر چکا ہون۔ رشت تک کا کرایہ (۱۰۵) روپیہ آج دیدیا۔ مگر جوابات اور کرایہ اسباب و انعام راہ ملاکر میزان زیادہ ہوگی ۔

[طہران ۔۔ ۲۱ ر رمضان ۱۳۲۹ھ ء = ۱۵ ر ستمبر ۱۹۱۱ء]

ماتم علی ابن ابی طالب علیہ السلام

آج صبح چند دستے چھوٹے بچون کے "شاہ حسین کشتہ شد ۔ شاہ ما کشتہ شد" کہتے اور ماتم کرتے گزرے۔ بوجہ شہادت حضرت امیر المومنین علیہ السلام تمام بازار بند ہیں کھانے کی چیزین بھی عصر سے قبل نہیں مل سکتین ایک نوجوان ہمدانی نے کہا کہ آج سیکڑون دستے ماتم کرنیوالون کے ہمدان مین پھر رہے ہونگے۔ طہران کی حالت بگڑ گئی ہے لیکن اصل یہہ ہے کہ آج شہزادہ عبد العظیم مین جمع ہے اور وہان لوگ روضہ خوانی اور ماتم مین مصروف ہونگے۔ شہر مین گاڑی اور ٹرامویے تقریبًا بالکل خالی پھر رہی ہین کیونکہ ماتم کا دن ہے ۔

پرسون سردار بختیاری (نائب وزیر جنگ) کی طرف سے اعلان ہوا کہ موضع ورامین جو چند آدمیون کی گرفتاری کے واسطے بختیاری گئے تھے اور بعض مفسدون کے دھوکا دینے سے کچھ بیگناہ آدمیون کا مال غارت ہوگیا لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ یہہ مال واپس ہوگا جو کوئی حقدار ہے آکر لے لے ۔

چونکہ ورامین کے لوگ بہت زور شور سے شاکی تھے اور بازارون مین پھرتے تھے اسی وجہ سے بختیاری بھی جن کی قوت سب سے زیادہ ہے عام رائے سے ڈر گئے ۔

ایک ڈیماکریٹ کو نصیحت اور اسکی درخواست

آج مین نے ایک نوجوان مرزا ابو الفضل سے کہا کہ کل صبح مین جاتا ہون اور تم ڈیماکریٹ کے

ایک دستے کے افسر ہو دو وصیتین کرتا ہون - ایک یہہ کہ (۱) ڈماکریٹ کو لازم ہے کہ اسلام کی خیرخواہی کرے - ایسا نہو ملک اسلام سے نکل جاوے - (۲) یہہ کہ بغیر عدالت کی تحقیقات کے اور جواب لیے محض اپنی رای کو کسی شخص کو قتل نہ کیا جاوے - اوس نے کہا کہ مین دونون باتون کو بچشم قبول کرتا ہون - مگر آپ اپنے سفرنامہ مین تصدیق کیجے کہ مین سچا اور سخت ڈماکریٹ ہون - مین نے کہا بڑی خوشی سے یہہ بات سفرنامہ مین درج کرون گا - مرزا ابوالفضل نے کہا کہ آپ ایسا کرین گے تو گویا مجکو ایک ہزار لیرا (اشرفی) دین گے -

نائب گورنر کی خواہش شام کو ایک صاحب جو نائب گورنر لرستان کے تھے وارد ہوئے اونھون نے یہان کی باتین سُنکر کہا کہ آپ سے اُمید ہے کہ محض ایران کے عیب ہی آپ ظاہر نہ کرین گے بلکہ اوس کے دُور کرنے کی ترکیب بھی بتا دین گے - تاکہ آپ سے فائدہ ہو مین نے کہا جواب بہت سہل ہے - اخلاق اسلامی ایران مین نشر ہونے چاہئین -

ایک انار فروش واعظ یا بہائی ایک اور سید اور واعظ جو الاغ[۱] پر سوار تھے اور انار فروشی کرتے ہین اور بظاہر سخت ڈماکریٹ ہین مترجم کی ملاقات کو آئے - گفتگو کے دوران مین اون کو معلوم ہوا کہ مین بہائیون کا مخالف ہون - بولے کیون؟ - مذہب اسلام ہزار برس کے بعد مثل دیگر مذاہب کے بلحاظ مقتضیات وقت خراب ہو گیا ہے - خود پیغمبر[ص] نے فرمایا تھا کہ ایسا ہوگا ایک شخص دعوی کرتا ہے کہ مہدی موعود مین ہون - اگر وہ سچ کہتا ہے تو قبول کرنا چاہیے - غلط کہتا ہے تو انتظار کرنا چاہیے نہ بُرا کہین نہ بھلا - مین سمجھ گیا کہ یہ شخص غالباً بہائی ہے - مین نے پوچھا کہ بہائیون کی تعداد طہران مین کسقدر ہے؟ - اوس نے کہا مین ان لوگون سے نہین ملتا معلوم نہین - مگر وزرا مین - اُمرا مین - سادات مین - علماء مین - مامورین دولت مین - غرض کل طبقون مین ہین - ممکن ہے یہ شخص مجکو بہائی سمجھا ہو -

{ ۱۵ ستمبر ۱۹۱۱ع - طہران = ۲۳ رمضان ۱۳۲۹ھ }

روانگی از طہران مغرب سے ایک گھنٹہ پہلے روانہ ہوئے میرے ساتھ مرزا علی اکبر معروف بہ ڈاکٹر ہین - جو بغرض معلمی ہمرہ جا رہے ہین اور بہت سی فارسی اور فرانسیسی کُتب درسیہ ساتھ ہین - ان کی عمر ۲۴ - ۲۵ سال کی ہے - ان کے باپ صوفی شیعہ

[۱] بیان اُلاغ یا گدھے پر سوار ہونا عیب نہین سمجھا جاتا - اکثر سادات اور معزز علما بھی اسپر سوار ہوتے ہین البتہ سوار حسب حیثیت اچھا ہوتا ہے - ۱۲ (منہ)

اور آزاد خیال ادیب ہین نیز اعتضاد الملة بھی ہین جو ایک اخبار خاور نامی کے ایڈیٹر رہ چکے ہین - اور لندن مین مسلمانون کی جو مسجد ہے اوس مین ایران کی طرف سے مقرر ہوئے ہین ۲۶ سال کی عمر ہے - انقلابی رہ چکے ہین - اور تقی زادہ کے مردودین مین بعد کو ہوگئے - دو ماہ قبل قم کی پولیس کے افسر تھے ان کے باپ علماء مین سے ہین اور یہہ ترکی روسی - فرانسیسی و عربی خوب جانتے ہین اور عمدہ شاعر ہین - دینیات سے بھی بخوبی واقف ہین - ایک اور تاجر ہین جو رشت جاتے ہین -

کالسکہ مین صرف میرا کرایہ طہران سے رشت تک ساٹھ روپیہ ہوا - اور انعام راہ وغیرہ مین عنہ علاوہ اور خرچ ہوئے پہونچانے کے لئے مسٹر غلام محمد اور سید محمد رضا تقریباً تین گھنٹے تک ہمارے مکان پر بیٹھے رہے مگر بجائے ظہر کے عصر کے بعد جانا ہوا - قرأت خانہ کے لوگ یعنی مترجم نظام اور اون کے عزیز اور تین چار آدمی جن کو معلوم تھا آئے - افسر گاڑی خانہ نے بہت ادب اور تعظیم سے سلوک کیا -

شہر قزوین تک حالت ملک

طہران سے قزوین تک زمین برخلاف کردستان کے نہ شاداب تھی نہ زرخیز - سڑک روس نے بنائی ہے جو نہایت چوڑی اور عمدہ ہے - ہم لوگ جس لینڈو مین سوار ہین وہ چار اسپہ ہے اور ہر شخص کو تقریباً للعہ راستے مین سڑک کا محصول خود دینا پڑا - راستہ خاصی طرح گذرا کیونکہ سب تعلیم یافتہ اور عمدہ خیال کے ہمسفر جمع ہین

قتل سید عبد اللہ بہبہانی و حالات مجتہد مرحوم

آقا اعتضاد الملة کی زبانی معلوم ہوا کہ تقی زادہ بانی ڈماکریٹ کا خالہ زاد بھائی بھی سید عبد اللہ بہبہانی مجتہد معروف بانی مشروطہ کے قاتلون مین شریک تھا - سید عبد اللہ بہبہانی بڑے کلے ٹھلے اور رعب داب کے آدمی تھے اب اون کا پاسنگ بھی کوئی نہین - محمد علی شاہ کی نسبت جو گنی چگنی جمعیت اون کی سواری کے ساتھ ہوتی تھی اور رئیس الوزراء علی اصغر خان تک مع تمام وزراء کے ملنے کو آتے تھے تو وہ تغافل سے کرسی پر بیٹھے رہتے تھے - گویا غنودگی مین ہی پوچھتے تھے "بچہ کیستی ؟" اون کے پیچھے آٹھ دس گاڑیان علماء کی چلتی تھین اور ایک شان اسلام نظر آتی تھی - چالیس پچاس گاڑیان معتقدین کی اس کے علاوہ ہوتی تھین - جو لوگ سلطنت کو مذہب کا مطیع نہ دیکھنا چاہتے تھے یا علماء کے اثر سے ڈرتے تھے اونھون نے بات کو آ کر گولیون سے اون کو قتل کیا - شہر مین اسقدر شورش ہوئی کہ عاشورا سے زیادہ شور و بکا بلند ہوگیا - اور تقی زادہ جس کے ماننے والے

کئی ہزار مسلح آدمی طہران میں تھے اور جس گروہ پر شبہہ تھا کہ ایسا کام اوس نے کیا ہے - اوس کی نسبت جناب آخوند کا تار آیا کہ ایک نوجوان مسلوم الحال اگر فوراً ایران سے نہ گیا تو اوس کا نام لیکر اوس کے فاسد عقیدے کو ظاہر کیا جاویگا - چنانچہ اوس وقت سے کہ تقریباً سوا سال ہو تقی زادہ جلاوطن ہو کر اسلامبول میں مقیم ہے - مگر اندرونی طور پر اب بھی فرقہ ڈیماکراٹ کا لیڈر وہی ہے - کہا جاتا ہے کہ اس نوجوان کے دل میں بنیاد سلطنت کے خیالات بھی تھے - اسوجہ سے سردار اسعد اوس کے خلاف ہو گئے اور ڈیماکراٹ گویا نکل گئے - تقی زادہ کا عقیدہ ہے کہ جبتک ملّاؤں کا اثر باقی ہے ایران کی نجات محال ہے

{ قزوین - ۱۶ ستمبر ۱۹۱۱ع = ۲۳ رمضان ۱۳۲۹ھ }

شہر قزوین اور مسجد جامع آج وقت عصر ۴ گھنٹے میں قزوین پہونچے - قزوین بارونق شہر ہے - یہاں اوس کی جامع مسجد میں نماز ظہر پڑھنے گیا - واقعی نہایت شاندار مسجد ہے اور اوس قسم کی تعمیر ہے جیسی مسجد سپہ سالار - لاہور کی مسجد شاہی کے برابر اوس کی وسعت ہے - چاروں طرف عہد صفویہ کی عمارت بنی ہوئی ہے - یہہ مسجد زمانہ فتح علی شاہ قاچار میں درست کی گئی ہے - نہایت عالیشان گنبد لگا ہوا ہے - صرف ایک گنبد مسجد کا ایسا ہے کہ ہزار آدمی اوس کے نیچے آسانی سے نماز پڑھ سکتے ہیں اور دائیں بائیں مسجد کے دوسری عمارات ہیں جن میں ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار نمازی سما سکتے ہیں - صحن کے ایک مقام پر ایک منبر تھا جس پر ایک شخص روضہ خوانی کر رہا تھا اور ۶ - ۷ آدمی مرد و عورت سن رہے تھے مسجد کے باہر جو باتہ ہے وہ اوس عمارت سے بہت مشابہہ ہے جو گلبرگہ کے مقبرہ سید محمد حسینی گیسو دراز یا پانی پت کے مقبرہ بو علی شاہ قلندر سے باہر بنی ہوئی ہیں - ایک عالیشان عمارت بنام ارگ دولتی مسجد سے تھوڑے فاصلے پر ہے جس میں کچہریاں اور باغ ہیں - یہاں تربوز - خربوزہ کثرت سے ہے - اپنے ساتھی سے معلوم ہوا کہ یہاں گاڑی خانے کے دفاتر میں عموماً بہائی ہیں - اور روسی بھی قزوین میں رہتے ہیں اور یہہ دونوں ایرانیوں کے خلاف کارروائی کرتے رہتے ہیں - قزوین میں مجاہدین کا ایک دستہ ڈیماکریٹ یار محمد خان افسر کی ماتحتی میں آیا ہوا ہے - یہ وہی ہے جس نے ایک شخص کو شراب پینے پر قتل کیا - حالانکہ کہا جاتا ہے کہ وہ خود شراب سے پرہیز نہیں کرتا ؀

{ ۱۷ ستمبر ۱۹۱۱ع = ۲۴ رمضان ۱۳۲۹ھ }

سڑک اور مہمانخانہ قزوین سے موضع بالا بالا تک جہان مین اس وقت روزنامچہ لکھ رہا ہون ملک عموماً شاداب سیراب ہے ہم نہایت بلند پہاڑیون پر سے اُترے ہین سڑک فی الحقیقت نہایت خوبصورت اور ترکیب سے بنائی گئی ہے۔ دکن اور ہندوستان مین بھی ایسی سڑک نہین دیکھی گئی مگر یہہ سڑک روس کے ہاتھ مین ہے اور راستے مین روسیون نے ہر جگہہ بنگلے اور مکانات بنا رکھے ہین جن کا کرایہ لیتے ہین۔ زمین زرخیز ہے مگر چونکہ کوہستان کے مانند چشمے کم ہین اسلئے چمنان خوش گوار نظر نہین آتے راستے مین ڈاک بنگلون مین تمام سامان مہذب ممالک کی طرح موجود تھا۔ شام کو اسقدر تیز و تند ہوا چلنی شروع ہوئی کہ ہم چھ گھنٹے تک رات کو راستے مین ٹھیرے رہے۔

فضول عشقیت ایرانیون کے خصائل کے متعلق جہان مین نے لکھا ہے وہان بعض لوگون سے بات چیت کرنے کے بعد اس بات کا اظہار بھی لازم ہے کہ شعر و سخن کا ذوق اور عشقبازی اور زندہ دلی اس قوم مین بیحد ہے اور مولانا حالی کا یہہ شعر ان پر بخوبی صادق آتا ہے۔ ؎

پھری سب کی وحشت سے رُوداد ہے یان | جسے دیکھئے قیس و فرہاد ہے یان

دو آدمی جو میرے سامنے اپنے قصے بیان کر رہے تھے تو فسانہ عجائب یا الف لیلہ کے عشقیہ قصون کا لطف آتا تھا۔

مقام دہ ملاعلی عشقیہ شاعری اگرچہ رو بہ تنزل ہے مگر مذاق سب کا شاعرانہ ہے۔ مین چند شعر جو مجکو آج شاہان ایران کے معلوم ہوئے لکھتا ہون۔ اعتضاد نے یہہ شعر بتائے ہین :— ؎

شعر ناصر الدین شاہ

دو دل از بہر چیست؟ عاشق و معشوق | عاشق و معشوق بہ کہ یکدلی باشد
با گلہ خوش نیست کہ خوب تو دیدن | دیدن رویت خوش است بے گلہ باشد

شعر ظل السلطان ایک شعر ظل السلطان پسر اکبر ناصر الدین شاہ کا جو نہایت لایق و عالم مشہور ہے اور اب پیرس مین ہے پڑھا گیا۔ یہہ شعر اوس وقت کا ہے جب ناصر الدین شاہ طہران مین قتل کئے گئے اور وزیر اعظم نے تار دیا کہ مظفر الدین شاہ (ظل السلطان کا چھوٹا بھائی) اب بادشاہ ہو گیا۔ جواب مین یہہ لطیفت شعر ظل السلطان نے اپنے بھائی کو بھیجا ؎

چرا خون نگریم چرا خوش ننالم | کہ دریا فرو رفت و گوہر بر آمد

اس شعر مین تاسف بھی ہے اور شمار کباد بھی مگر معلوم نہین کسی اوستاد کا ہے یا خود ظل السلطان موصوف کا۔

محمد علی شاہ معزول کا شعر اور تعصب بابی

محمد علی شاہ کا شعر پڑھنے والے نے سنایا او تعصب سے اس شعر کو میرے سامنے مکرر نہ پڑھا اور کہا کہ "مین نہین چاہتا کہ اوس کا نام باقی رہے اور نیکنامی کے ساتھ یاد رہے"۔ مین نے کہا کہ یزید ابن معاویہ بھی عمدہ اشعار کی وجہ سے مشہور ہے لیکن شعر کو کوئی نہین چھپاتا۔ محمد علی شاہ یزید سے بدتر نہ تھا۔ میرے رفیق نے کہا بیشک یزید سے بدتر تھا۔ مین نے جواب دیا کہ تمھاری قوم کی عادت مین مبالغہ بعید ہے اور اعتدال مطلق نہین۔ اگر اسقدر بدگمانی اور مبالغہ ایرانیون کی خصلت مین نہ ہوتا تو بالکل قرین قیاس ہے کہ محمد علی مرزا اپنے فرایض شاہی بخوبی ادا کرتا۔

مین یہان تک لکھ چکا تھا اور اس روز نا بچے کے ان فقرون کا ترجمہ ساتھیون کو سنا چکا تھا کہ مرزا علی اکبر معروف بہ ڈاکٹر نے وہی شعر محمد علی مرزا کا اپنے حافظے سے لکھوا دیا اسلئے مین خوشی کے ساتھ اسکو درج کرتا ہون۔ اگرچہ جب دوست نے یہہ شعر پڑھا تھا اونھون نے سخت شور کیا کہ مین نے یہہ شعر نہین پڑھا۔ ڈاکٹر علی اکبر کے حافظے کی داد دینا بھی لازم ہے کہ یہہ شعر اور کئی اشعار صرف ایکبار سنکر گھنٹون کے بعد سنا دیئے۔ ؎

شب شمع یکطرف رخ جانانہ یکطرف ٭ من یکطرف در آتش و پروانہ یکطرف

واقعی اپنے طرز مین یہہ شعر جواب نہین رکھتا۔

آزادی طلبون کی بدزبانی شاہ سابق کے حق مین

مین نے جسقدر سفر کیا محمد علی شاہ کے مخالفون نے اوسیقدر بدزبانی اور گالی گلوج کا استعمال شاہ مخلوع اور اوس کے درباریون کے حق مین کیا کہ یہہ لوگ مشروطہ اور پارلیمنٹ کے دشمن ہو گئے۔ اور اوس دن سے آج تک ایران خونریزی او خرابی مین مبتلا ہے۔ خدا اس سلطنت پر رحم کرے اعتدال و عاقبت اندیشی سے کام کرنا گویا معیوب و حماقت سمجھا جاتا ہے۔

شیخ فضل اللہ نوری کا قتل

شیخ فضل اللہ نوری مشہور مجتہد کا ذکر اس سے قبل نجف اشرف و طہران کے حالات مین آیا۔ شیخ فضل اللہ کی نسبت مین نے بہت کم اچھے حالات سنے اور موصوف کی سنگدلی او حب جاہ و زرطلبی معروف ہے۔ تاہم مین نے طہران مین بارہا یہہ خیال ظاہر کیا کہ جس دن آپ لوگون نے اوس ملا کو پھانسی پر چڑھایا تمام محبان اسلام سرنگون اور

دل شکستہ ہوگئے اور لامذہب خوشحال و مسرت۔ بعض علماء طہران کا مین بالکل ہم عقیدہ ہون کہ اگر قتل ہی منظور تھا تو ایک معروف مجتہد کو اس طرح مارنا غلط تھا۔ چونکہ مین قائل نہین کہ بعض شخص سراسر شیطان ہوتے ہین اس لئے خوشی کے ساتھ لکھتا ہون کہ مجھے معلوم ہوا کہ قانون اساسی ایران کی یہ دفعہ شیخ موصوف کے اصرار سے لکھی گئی کہ پانچ علماء دین منجملہ (۲۰) نامزدگان مجتہدین نجف کے پارلیمنٹ مین منتخب ہوا کرین اور جس قانون کو وہ خلاف شرع کہینگے وہ منظور نہ ہوگا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ شیخ فضل اللہ مشروطہ کے طرفدار تھے کیسی غرض سے ہو یہ حصہ قانون کا اون کے نامۂ اعمال مین سنہرے حرفون سے لکھا جاویگا۔

روسی تجارت و راہ کی آبادی

طہران سے رشت تک اور خاصکر قزوین تک راستہ اسقدر آباد ہے اور چہار اسپہ و دو اسپہ گاڑی چھکڑے اس کثرت سے گذرتے ہین کہ ہند مین بھی ایسی آباد سڑک پر مین نے نہین دیکھے۔ حالانکہ طول (۲۰۰) میل سے زیادہ ہے۔ یہ سب مال روس و یوروپ سے آتا ہے اور راستے مین اونٹون۔ خچرون۔ گدھون پر لدے ہوئے تقریباً ایک لاکھ بکس مٹی کے تیل کے پڑے ہوئے یا بحالت حرکت مجھے ملے ہون گے۔

{ ۱۸ ستمبر ۱۹۱۱ء۔ دامن کوہ }

طہران سے باہر اطباء کی کمی

آج ہم رات کو عمدہ پلون پر سے گذرے جو تخمیناً (۱۰) میل تک پہاڑ کے کنارے پر بنے ہین جن کے نیچے ایک ندی ہے جس مین آجکل پانی کم ہے۔ راستے مین چونکہ ہمارے ساتھ مرزا علی اکبر کیسیفندر ڈاکٹر ہین اور ڈاکٹر کے نام سے منسوب ہین کئی بیمار آگئے اس سے اس خبر کی تصدیق ہوتی ہے کہ ایران مین خاصکر طہران سے باہر طبیب و ڈاکٹر بہت کم ہین اگر بہت سے ہندوستانی طبیب و ڈاکٹر اس ملک مین جاکر کام کرین تو بعزت و آسائش بسر کر سکیں گے۔

پر فضا منظر

شب کے اکثر حصے مین اور اسوقت ہم نہایت شاداب پُر فضا پہاڑون کے درمیان گذر رہے ہین۔ اور جہان تک نظر پڑتی ہے سبز درخت اور گھاس پہاڑون کو ڈھانپے ہوئے ہین۔ اور یہ منظر اوس سے کم نہین جیسا مین نے کوہ منصوری (مسوری) یا ماتھران مین دیکھا تھا۔ درخت بھی ہر قسم کے ہین اور کثرت نمی سے سردی بھی زیادہ ہے

عذرات از بدعادات اہل ایران

مین یہ لکھنا بھول گیا کہ میری روانگی طہران سے قبل اور طہران کی روانگی کے بعد مترجم نظام

اور حاجی محمد محسن اور اعتضاد الملک نے اپنے ملک کی حمایت مین جو عذرات مجھ سے کئے - اون کو درج کرون مترجم نے کہا کہ آپ کے ساتھ جیسا کہ چاہئے مہمان نوازی کا سلوک نہین کیا گیا اور یہہ بالکل سچ ہے کہ ہمارے اخلاق نہایت خراب ہین لیکن جیسا آپ نے بعض تقریرون مین کہا ہی چھے ہزار برس سے یہی حالت ہے - اور یہ نتیجہ استبداد شخصی حکومت کا ہے مشروطہ کا قصور نہین - اعتضاد الملک نے کہا کہ جب ناصر الدین شاہ آخر بار فرنگستان سے آئے اور لوگون کے اعتراض سُنے تو کہا کہ ملت بیدار ہوتی جاتی ہے اوس کے سُلانے اور بہلانے کی تجویز لازم ہے - چنانچہ خیابان لالہ زار وغیرہ اور شراب خانے کھولے گئے - حاجی محمد محسن سوداگر نے کہا کہ طہران کے لوگ ایک قوم یا قبیلہ نہین ہین - کوئی کہین کا ہی اور کوئی کہین کا کسی محلہ مین دس آدمی بھی ایک جگہہ کے نہین - لہذا باہمی لحاظ نہین - اور یہ لوگ بد اعمالی اور بے نمازی مین ہمیشہ مصروف رہتے ہین - روپیہ بھی اُمرا و مستبدین لوگون کے خیالات بگاڑنے کی غرض سے اراذل مین تقسیم کرتے ہین - اُنھون نے کہا کہ لوگون کی عادات مین اصلاح ہو گئی ہے اور مشروطہ نے امن کر دیا ہے ورنہ سابق مین عشا کے بعد گھر سے نکلنا محال تھا - چور - شرابی اور بدمعاش راہ چلتے وقت ستاتے تھے -

مین نے انصافاً یہ سب عذرات نہین پوری واقفیت سے درج کر دئیے ہین میرے سامنے بڑا عذر اہل طہران کا یہ ہے اور تھا کہ ہم جنگ مین مصروف ہین دوسری باتون کی طرف متوجہ ہونا سخت مشکل ہے - چونکہ مجکو اس جنگ سے ایسا تعلق نہ تھا اس واسطے بھی اور نیز اس لئے کہ باقی سب کاموں مین وہ حسب عادت مشغول تھے خود مین ان دلائل کو کافی وقعت نہین دے سکا

اس وقت گاڑی پہاڑون مین صبح کے وقت زور سے حرکت کر رہی ہے اور مین نہایت سنبھل سنبھلکر اور روک روک کر روزنامچہ لکھ رہا ہون - اور خدا سے دُعا کرتا ہون کہ رب العالمین اس شاداب ملک کو ان بیچارے مُسلمانون کے ہاتھ سے جو شل بچون کے ہین نہ نکالے اِنہ اس لئے کہ وہ مُستحق ہین بلکہ اپنے لُطف و کرم سے اون کو مُستحق حکومت بننے کی توفیق دے !! -

مقام سفید کتل مین ہماری گاڑی پہونچی جو امام زادہ ہاشم کے قریب ہے - واقعی اس سے زیادہ خوبصورت مقام ابتک بلحاظ منظر نظر سے نہین گذرا - معلوم ہوا یہان یا قریب ہی شجاع السلطنت فرزند مظفر الدین شاہ جو

بغاوتِ حال مین شریک ہے، اوس کی جاگیر ہے۔

کلام اعتضاد الملک رات کے آخری حصے مین نہایت خوش الحانی سے آقاے اعتضاد کو ابو صف نے اپنے اور دیگر اُستادون کے واقعی نہایت اعلےٰ اشعار ایسے دردناک لہجے مین سُنائے کہ راستہ معلوم نہوا۔ خود اون کے بعض اشعار بطور نمونہ نقل کرتا ہون:۔

(۱) مستان رہِ میکدہ جمع اند خدارا | ساقی بدہ از آتشِ تر قسمتِ مارا
(۲) یارب بگدایانِ درِ میکدہ رحمے | برخاک نشینان بگُشا خوانِ عطارا
(۳) لیلی رُوِشان ازچہ زما روے بپوشند | نے طلعتِ ایشان چہ صفائیست نقارا
(۴) یک بوسہ زکوئے تے بدہ از خرمنِ حُسنت | اے محتشم از خویش مرنجان تو گدارا
(۵) خال است بران چشمۂ حیوان لبِ قرادل | یا سوختہ در مجمرِ غم چرخ شہارا
(۶) غلطید چہا زخانۂ حسنے وزرِ شہوار | بر خلق نشاندست علاماتِ و فارا
(۷) سرشار زِ بیدِ ملّتِ مشروطۂ جاوید | سازند رعایت چو دماے شُہدارا

یہ اشعار اور نیچے جو شعر درج ہین یہ سب میری کاپی مین اعتضاد الملک کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہین۔

اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ یہہ شعر ادنھین کے ہین اونھون نے چلتی گاڑی مین نصف ساعت کے اندر ایک غزل مدحیہ میرے متعلق لکھی جس مین یہ مشکل صنعت تھی کہ میرے نام خواجہ غلام الثقلین کا ہر حرف ہر شعر کے شروع مین آتا ہے سبطور نمونہ یہہ اشعار درج کرتا ہون جس سے معلوم ہوگا کہ ایرانی نوجوان کسقدر ذہین ہوتے ہین اور شاعری سے اس ملک کے لوگ کیسی مناسبت رکھتے ہین۔

ذیل کی نظم مین صنعت توشیح رکھی گئی ہے یعنی میرے نام خواجہ غلام الثقلین کا ہر حرف ترتیب وار ہر شعر کے شروع مین آتا ہے۔ ~

(خ) خراجِ ہند بہ ایران دوبارہ باز آمد | بشہرِ رے (طہران) چہ (چون) قدوم تو با نیاز آمد
(و) ولاے آلِ محمد چو در تو بود مُدام | خجستہ کوکبِ بختِ تو سر فراز آمد

(ع) جمال قبلۂ اسلام و پایۂ تخت عجم — تجلی از تو فریدون کردہ عرق ناز آمد

(ہ) ہر آنکہ در بر نطق تو ملحدانہ نشست — عقیدۂ من از آن رو بہ احتراز آمد

(غ) غلامی از ثقلین ار بنام تست یقین — تراز مجمع امکان صد امتیاز آمد

(ل) لعمرک اے سر محمود خصلت از ایران — چہ بندۂ صد چو منت بندہ چون ایاز آمد
چون

(ا) اُمیدوار چنانم کہ سرفراز شوی — لوائے نصر چہ از تو باہتزاز آمد

(م) مراد دکتر و حاجی ابوالحسن بدرت — نگاہ کن کہ چسان حالت نیاز آمد

(ش) شوروویل کہ ایندم تو پیروی زعراق — رلم‌محبا بک چون مقصدت حجاز آمد

(ق) قدرت بموقع قد قامت از تجلی گفت — کہ سرو ماہ شبی از پئے نیاز آمد

(ل) لذیذ باد ترا کام زانکہ شہد کلام — ترا ز جام عسل بیش و بر فراز آمد

(ی) یَزِیدُ حُبّکَ فِی کُلِّ سَاعَۃٍ فِی الْقَلْبِ — چرا کہ ساحتِ علمت بہ امتیاز آمد

(ن) نہان کن این دُر شہوار منع[ا] شو تو شریف — کہ تا نگوید خسی بران دراز آمد

بدست این بندۂ کزین خادم ملت جعفری اسلام و فدائے مشروطیت ایران قلمی شد

اعتضاد الملۃ

مرتضی الشریف

(نیز دستخط در فرانسیسی)

{ در راہ رشت - ۱۸ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ }

سرزمین رشت و گیلان رشت سے ۵ میل دائیں اور بائیں نہایت اعلےٰ درجے کی زراعت دھان، برگ توت واسطے ریشم کی ہے اور تمام میدان نہایت اعلیٰ درجے کی زراعت سے لبریز ہے - ظہر سے قبل ۲۴ گھنٹے سفر کر کے شہر رشت میں پہونچے - اور

[ا] صاف نہیں پڑھا گیا منع شو ہے یا ربیع شو ہے ۱۲

راستے مین ۱۶ جو کرایان بدلی گئین یہان کا دستور ہے کہ گھوڑے بدلنے پر دو قران گاڑی والے کو دیتے ہین قاعدے مین کہین نہین لکھا لیکن ایسا نہ کرو تو وہ ایذا دیتا ہے خرچ سب ملکر دیتے رہتے ہین۔

رشت ایک خوشنما مقام بحر خزر سے ۳۰-۴۰ میل کے فاصلے پر ہے اوس کے اندر سبزہ و باغ و عمارات جو شہر کے باہر ہین کراچی کی طرح پر رونق ہے۔ صفائی بھی اچھی ہے اور سڑکین کشادہ ہین۔ ابتک ایسا پر فضا شہر ایران مین ہمنے نہین دیکھا۔ جدید شہر عراق اوس کی مثل ہے۔ مگر زمین ایسی سرسبز نہین۔ اس کی آبادی ۴۰ ہزار سے کم نہ ہوگی روسیون کے کارخانے اور دوکانین بھی بہت ہین۔ ہم جس ہوٹل مین ٹھہرے اوس کی مالکہ بھی ایک روسی بیم ہے سامنے ایک پارک ہے جس کو سبز میدان کہتے ہین۔ یہان سے انزلی تک جو اصلی بندرگاہ ہے ہمنے جانے کے لئے گاڑی کرایہ پر لی۔ دوسرا رستہ یہہ ہے کہ یہان سے گاڑی پر ۴-۵ میل جاوین وہان سے قفہ یا کشتی مین وہ ایک چھوٹے جہاز پر پہونچادے اور چھوٹا جہاز بڑے جہاز پر پہونچادے اس طرح خرچ کم مگر دقت زیادہ ہے۔

رشت واقعی شہر قابل سکونت ہے۔ بلکہ رشت سے ۳۰ میل تک تمام میدان کی یہی حالت ہے۔ کہتے ہین کہ یہان بہائی مذہب کے لوگ کسیقدر زیادہ ہین اور سید کاظم خلیفہ دوم فرقہ شیخیہ یہین کے رہنے والے تھے۔ دیگر بڑے مصنفین بھی گذرے ہین۔ بعض لوگ جو عالم شریعت ہونے کے مدعی ہین یہان شرابنوشی مین بدنام ہین۔ یہ شیخی جائداد واملاک کا نتیجہ ہے۔ ے

در عہد بادشاہ خطا بخش و جرم پوش　　حافظ قرابہ کش شد و مفتی پیالہ نوش

۱ے **فرقہ بہائی کا مختصر حال** فرقہ بہائی کا ذکر اس سفرنامہ مین کئی جگہ آیا ہے اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسکا مختصر حال درج کردون تاکہ لوگ سمجھ سکین۔ کیونکہ موجودہ پالیٹکس مین ان کا درجہ اہم ہے اگرچہ سب ایرانی بھی اس بات کو نہین سمجھ سکے کہ زیادہ تر اونھون نے ایران کی حالت کو تلاطم مین کر رکھا ہے۔ فلاسفر اسلام کے ہمیشہ دو گروہ رہے ہین ایک ارسطو کے ماننے والے ایک افلاطون کے۔ دونون حکیمانہ فرقون کا اثر مذہبی عقاید پر بھی پڑتا تھا۔ علمائے سنت جماعت عموماً مشائین یا ارسطو او ظاہری فرقہ کے خیالات مانتے تھے اور حکما و علمائے شیعہ افلاطون کے۔ مگر سید مرتضیٰ علم الہدیٰ

اور محقق طوسی نے آرسطو کے خیالات اور سادگی مذہب اور عقل ظاہر کو چمکا دیا - مگر کئی صدی بعد ملا محمد باقر داماد کے
وقت سے پھر فلسفہ روحانی اور اشراقی کا زور ہوا - اون کے شاگرد صدر الدین شیرازی اور اون کے شاگرد ملا عبد الرزاق بڑے
حکما گذرے ہین - اوسی سلسلے مین تقریبًا ایک سو برس گذرے ایک بڑا لائق حکیم و مصنف شیخ احمد احسائی گذرا ہے جسنے فرقہ
اثنا عشری کے خیالات کا رخ بدل دیا - اس شخص کی تصانیف مین عمدہ امام مہدی کے ظہور کا سخت انتظار ہے اور تمام
احادیث جن مین غلو ہے اون کی فلسفیانہ تاویل اسنے کی ہین - بڑی بڑی عظیم الشان کتابین لکھی ہین جن مین شرح زیارۃ [illegible]
بہت عجیب کتاب ہے - اور خدا کو محض وجود بحت مانتا ہے اور تکوین عالم کا بذریعہ نور محمدی قائل ہے - نور ائمہ و انبیا کو اسکے
جزو مین عقول عشرہ علمائے یونان کو بھی مانتا ہے - اصول دین چار ۱ معرفۃ اللہ - ۲ معرفۃ النبی والامام ۳ و صاحب العصر ۴ تزکیہ نفس
مین - معاد روحانی اور معراج روحانی کا قائل ہے - اسکے بعد سید کاظم رشتی نے اس فرقے کو قوی کیا -

یہ لوگ ائمہ کو بہت اعلیٰ پایہ پر مانتے ہین - بہت سے ایران مین قتل ہوئے - اور آج تک بھی مطعون ہین - یہہ لوگ سخت
پابند نماز روزہ اور عابد ہین اور بقول سید حسین مترجم نظام کے اصلی مسلمان یہی ہین -

سید کاظم کے شاگردون مین سید علی محمد شیرازی ایک نوجوان تھا اوس کے دماغ مین یہ خیال پیدا ہوا کہ تسخیر شمس کرے -
بوشہر کی گرمی مین آفتاب کے نیچے کھڑا ہوتا تھا - دماغ بگڑ گیا - اول دعویٰ کیا کہ جس طرح آنحضرت صلعم کے باب (دروازہ)
بمصداق حدیث انا مدینۃ العلم و علیٌّ بابہا علی ابن ابی طالب تھے مین امام مہدی کا باب ہون - مابعد اوسنے خود مہدی
ہونیکا دعویٰ کیا اور پھر کہا کہ خدا نے مجھ مین ظہور کیا ہے - ایران مین بعض علما اور بہت سے جہلا اوس کے مرید ہو گئے -
اور آخر وہ قتل کیا گیا اور اوس کے بہت سے ماننے والے بھی قتل ہوئے - اول اول تو حکام و شاہان ایران نے بوجہ سیادت کے
خاص رعایت کی مگر آخر چند سال کے بعد جب دوسری سبیل نہ دیکھی قتل کر دیا - دو نوجوان لڑکے اس سید کے مرید تھے - کچھ عرصے
کے بعد بڑے بھائی مرزا یحییٰ نے دعویٰ کیا کہ مین خلیفہ باب کا ہون اور اپنا لقب "صبح ازل" رکھا - چھوٹا بھائی مرزا حسین
اوس کا مرید و شریک ہوا - سب بابیون نے اس کو خلیفہ قبول کیا - اور بغداد مین ان کا قیام ہوا - مگر حکومت عثمانی انکی نگرانی

تک کے واسطے لیا - یہ فاصلہ پانچ سات میل کا ہے -

رکھتی تھی - روپیہ چونکہ حکام کو ملتا تھا وہ بھی اغماض کرتے تھے اور اون کا مذہب پھیلنے دیتے تھے - یہ بابی یا ازلی ایک پہلو اسلامیت کا رکھتے ہین اور قائل تھے کہ مہدی کا ظہور ہو چکا مگر جلد ثمر لائیگا - کچھ عرصے کے بعد مرزا حسین نے دعوی کیا کہ مین خدا کا مظہر اور مسیح ہون - سید علی محمد میری پیشینگوئی کرنے آیا تھا اور مین نقطہ ہون یعنی خدا کا کامل ظہور ہون - اسنے اسلام و قرآن و بابیت کو منسوخ کیا اور اپنا لقب بہاء اللہ رکھکر اپنا نیا مذہب بہائی ایجاد کیا جس مین باطنی خدا سے مدرک سرّ الکلام کیا ہے - خود نیچر کی قوت خدا ہے - جب وہ کسی انسان مین مرتکز ہو جاتا ہے تو پیغمبر کہلاتا ہے بعض انسانون مین قدرتی طور بر مقتضائے جنسی جذب زیادہ ہوتا ہے اور یہی بڑے اولوالعزم پیمبر یا خاتم الرسل ہو جاتے ہین - زمانے کی ضرورت اور وقت کے اقتضا سے ایک نیا شخص پیدا ہو جاتا ہے جو کل قوتون کو اپنے مین کھینچ لیتا ہے وہ نقطۂ کامل اور مظہر الٰہی وہی بہاء اللہ ہے

ان عقائد کے متعلق دونون برادران مین سخت نزاع ہوئی - آخر کار ۹۵ بہائی بہاء اللہ کے ساتھ ہوئے اور ۵ ازل کے ساتھ رہے - مرزا حسین نے اول لقب صبح ابد کا اختیار کیا تھا - مگر ما بعد ایک دعا فرقۂ شیعہ رمضان مین بوقت سحر پڑھتے ہین جس کا پہلا فقرہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِبَہَائِکَ وَکُلُّ بَہَائِکَ بَہِیَّۃٌ - اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِجَمَالِکَ وَکُلُّ جَمَالِکَ جَمِیْلَۃٌ الخ - اس دعا سے ماخوذ کر کے اوس نے بہاء اللہ لقب رکھا - مرزا علی حسین کا ابتدائی زمانہ معروف ہے کہ مثل ایرانی نوجوانون کے بعض سخت فواحش مین گذرا تھا (واللہ اعلم) اور ایران کے لوگون نے اوس کے دعوے کی ہنسی اڑائی مگر وہ نہایت ہوشیار شخص تھا - سب جگہ اوس کے معتقد بڑھنے لگے - اور ۱۸۹۳ء مین جب اوس نے عکے مین انتقال کیا - تو ایران وغیر ایران مین ایک بڑی جمعیت چھوڑی - نماز و روزہ کو منسوخ یا مختصر کر دیا - عکے کو قبلہ قرار دیا - شراب نبیذ کو جائز اور منی کو پاک اور سونے چاندی کے برتنون مین کھانا مستحب قرار دیا - اوس کا بیٹا عباس ہے جسکو عبد البہا کہتے ہین اور اب عکہ مین ہے - ان کا مشن امریکہ رنگون - ہند سب جگہ ہے اور ایران مین بعض دیہات کے تقریباً اور بعض مقامات کے لوگ خفیہ بہائی ہین - یہ لوگ چونکہ مخفی ہین اور نہایت فصیح ہین اور دن رات مریدون کے بڑھانے کی فکر مین ہین اور بظاہر مسلمان بنے ہوئے ہین اس لیے کہ ان کے خفیہ اور شیرین زبان اور متفق ہونے

راستے مین طرح طرح کے پھول اکثر جگہہ جہک رہے تھے۔ جنگل مثل باغ کے تھا - اور جہان باغ تھا یا زراعت تھی وہ جنگل سے زیادہ شاندار و پُر فضا تھی - مغرب کے بعد سمندر کے کنارے پر پہونچے تو اوس وقت ایک جہاز روانہ ہوچکا تھا انزلی دریا کے دو بازون پر آباد ہے - ایک بازو پر ہم پہونچے تو گاڑی والے نے روسی زبان مین کشتی بان سے کہا کہ ان سے دوسری طرف پہونچانے کا انعام علاوہ کرایہ کے ایک تومان (۳) روپیہ لینا - کشتی والے نے چلانا شروع کیا کہ دوسرا جہاز ابھی جاتا ہے جلدی چلے آؤ - اور آخر کار دوسرون سے سہ چند کرایہ ہم سے لیکر ۳ قران (۱۵) مین پہونچایا - آقا اعتضاد روسی زبان سمجھتے ہین - اونھون نے کہا تم لوگ کیسے مسلمان ہو - کیون اسقدر دھوکا دیتے ہو؟ مین روسی جانتا ہون اور تمھاری چال سمجھ گیا - لیکن جہاز چل پڑا تھا اس واسطے لوٹ کر ہوٹل مین گئے - یہان ایک ہوٹل "یوروپ" ایک ہوٹل "فرانسیسی" اور ایک مہمانخانہ (ہوٹل) اسلامی ہے - ہم ہوٹل اسلامی مین پہونچے - اطلاع ہوئی کہ پاسپورٹ دیکھنے کے لئے اوّل پولیس مین جانا ضرور ہے - اس محکمہ کے دیکھنے کے واسطے افسر جدید طہران سے آیا ہے اور عمدہ انتظام اوسنے کیا ہے - ہم گئے - افسر اخلاق سے پیش آیا - اور تکلیف دینے کی معذرت کی - یہان چونکہ سرحد ہے - مخالفین حکومت یہان سے بھاگ کر روس مین اور اوس طرف سے آکر ایران مین داخل ہوسکتے ہین - لہٰذا آمد و رفت کی سخت نگرانی ایران کی جانب سے ہوتی ہے - خاصکر آج کل زمانۂ جنگ مین -

---

ایران مین اسلام سخت خطرے مین ہے - ہند مین - روم مین ظاہر مین وہان مباحثہ مین بند ہوجاتے ہین ایران مین عموماً عورتین بچون اور جاہلون کو رام کرتی ہین اور دائرہ اپنا بڑھاتی ہین - ایک زمانے مین پیسہ اخبار لاہور بھی اون کا مشتری مضمون چھاپتا تھا اور غالباً بمبئی مین اونکا زور بہت ہے - میری قطعی رائے ہے کہ اگر ان کو آشکارا آزاد نہ کیا تو اس ملک کا مذہب و آزادی دونون خطرے مین ہین - انمین سے اکثر شمالی دولت علیٰ کے جاسوس ہین اور چاہتے ہین کہ ایران مین اسلامی عملداری ہی نہ رہے مگر چونکہ ہوشیار ہین اور جانتے ہین کہ ہم مسلمان ایرانیون سے خطرے مین ہین اس لئے ابھی اندر اندر اپنی تعداد اور طاقت کو بڑھا رہے ہین جو فریق قوی ہوتا ہے اوس کا ساتھ دیتے ہین پھر اوس کے اگر انہین مدد دیتے ہین اور مجکو یقین ہے کہ بالفعل یہ خفیہ رہنا چاہتے ہین - بعض صاحبان زر اور ذی اثر گویا ظاہر ہین مگر بقال و طباخ و سبزی فروش و دیگر چھوٹے طبقے کے لوگ جن کی زوجہ و خاندان مسلمان ہین پوشیدہ ہین - ۱۲ (منہ) نوٹ ختم ہوا

ایک دوسرا دفتر (اداره) باہر جانے والون کے تذکرہ کے معائنہ کا ہے - وہان دو گھنٹے انتظار کے بعد دفتر کھلا - تذکرہ دیا گیا اور منظور کیا گیا -

حالات انزلی — انزلی رشت سے چھوٹا قصبہ ہے مگر بہت بارونق ہے - ارمنی - یہودی - روسی بھی بہت رہتے ہین ملاح عموماً مسلمان ایرانی ہین - اگرچہ انگریزی (روسی) ٹوپی اکثر کے سر پر تھی - چونکہ بار اوٹھاتے وقت ہم نے اون کو یا محمدؐ یا علیؑ کہتے سُنا - اسلئے معلوم ہوا کہ مسلمان ہین -

رشت اور انزلی کے وسط مین بعض دیہات دیکھے جس مین لڑکے مکتب کے جمع تھے - اور ہم - بم لڑکے نماز جماعت پڑھتے تھے - یعنی ایک لڑکا سامنے بلند آواز سے پڑھتا جاتا ہے - دوسرے اوس کا ساتھ دیتے ہین - نماز یاد کرنے کا یہ سب سے بہتر طریقہ ہے - اور نماز جماعت سے زیادہ کوئی چیز اسلامی شوکت اور پابندی دین کو ظاہر نہین کرتی - کہتے ہین کہ طہران کے مکاتب مین بھی یہ رواج ہے - مجکو سخت افسوس ہوتا ہے کہ ہندوستان کے شیعہ علماء (یا یون کہیئے کہ عام لوگون کی احتیاط نے) نماز جماعت کے فضائل بیان کرنے پر اکتفا کیا مگر اوس کو رواج بہت کم دیا ہے اور شرائط پیش نمازی بہت سخت ہو گئے ہین - اس سے اس فرقہ کی نمازون مین شان و رونق نہین - عالیشان مساجد مین بھی لوگ الگ الگ نماز پڑھتے نظر آتے ہین - بلکہ بعض اوقات ایک مسجد مین مختلف جماعتین ہوتی ہین -

انزلی مین بعض میوے نہایت کثرت سے ہین - یعنی تربوز و خربوزہ - یہ میوے سستے بھی ہین مگر ہندوستان سے گویا ڈیوڑھی قیمت ہے - عمدہ آٹا روس سے آتا ہے اور مثل میدے کے عمدہ بڑی روٹیان بازار مین بکتی ہین مہمان خانے اور عمارتین بھی دُنیا کی دیگر بندر گاہون کے نمونے پر ہین نہ کہ مثل ایرانی عمارتون کے -

[مقام انزلی - ۱۹ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۲۶ رمضان ۲۹ھ]

انزلی — آج تمام دن اسی مین خرچ ہوا کہ سامان سفر خرید کیا - تذکرہ کا معائنہ کرایا اور روپیہ بدلا - انزلی مین روسی جہاز کا ٹکٹ خریدا اور ہوٹل سے باہر آئے - ہوٹل والے نے جسقدر قرار پایا تھا اوس سے ڈیوڑھا

مطالبہ کیا - مین نے صاف انکار کیا - لیکن ہمارے ساتھی نے ایک قران (۵ر) زیادہ اوس کو دیا -

عقرمین گمرگ مین پہونچے - مگر سامان کو بہت جلد دیکھکر ایرانی عملے نے جانے کی اجازت دی اور کہا کہ یہان ایک مدرسہ ہے اسکے لئے کُچھ دو - ہمنے ایرانی قران خوشی سے صندوق مین ڈالا -

جہاز کے حالات اور ایرانی خوف

روسی جہاز جسپر ہم سوار ہوئے لنج کمپنی کے اوس جہاز سے جسپر ہم جلفہ سے چلے تھے چھوٹا مگر صاف ہے - اور ابتک یعنی شام تک کوئی سختی یا بداخلاقی روسی لوگون کی نہین دیکھی - ایک روسی نوجوان جو بالکل روسی لباس رکھتا اور روسی زبان بولتا تھا اور تُرکی بھی جانتا تھا مگر سخت جاہل تھا - مجکو نماز پڑھتے دیکھکر بہت محبت سے باتین کرنے لگا - مین نے پوچھا آپ کا کیا مذہب ہے ؟ - اوسنے کلمۂ شہادت (تعوذ درست) پڑھا - اور کہا مجکو نماز دیکھکر ازحد خوشی ہوئی - ہم سب ایک ہین - ایرانیون کی تعریف کرتا تھا کہ بہت اچھے لوگ ہین - ہم طہران مین اون کو جسقدر چاہین گالیان دین - دھمکا وین ناراض نہ ہوتے تھے !! - مگر بعد مین معلوم ہوا کہ تھوڑا الشہ بھی تھا - جس جہاز پر (زبان روسی مین پراخور کہتے ہین) ہم سوار ہین یہ ڈاک کا جہاز ہے -

ایک مخمور تاتاری

جس نوجوان قفقازی کا مین نے اوپر ذکر لکھا ہے وہ شام کو جہاز پر سے انزلی اُتر گیا جب لوٹا تو سخت مخمور تھا - شراب کے نشے مین اوسنے طہرانیون اور اون کے مذہب کو - اور ایرانی مُسافرون کو جو جہاز پر تھے اور ایک ارمنی کو جو ہمسایہ تھا فحش گالیان دینی شروع کین - مین سمجھتا تھا کہ یہہ گالیان ایرانیون ہی مین جاری ہین یا ہندوستانی مُسلمانون کے بازاری لوگون مین - مگر یہہ قفقازی بھی کُچھ کم مُبتلا نہ پایا گیا - کسی نفر جہاز نے بھی اُسکو نہ روکا - پھر اوسنے محمد علی شاہ کے بخت کی قسمین کھائین اور شاہ مخلوع کی توصیف شروع کی اور کہا کہ جلد سالارالدولہ داخل طہران ہوگا - اوسنے ایرانیون کو بھی فحش گالیان دینی شروع کین - سب دم بخود رہ گئے - البتہ مرزا علی اکبر ڈاکٹر نے مابعد اوس کو کسیقدر ملامت کی سالارالدولہ کی بابت مجکو یہہ بھی لکھنا چاہیئے کہ اوسنے خانقین سے شہر عراق تک عارضی قبضہ کر رکھا ہے - یعنی یہہ علاقہ جو ڈھائی سو میل لمبا ہے دبا رکھا ہے اور گورنمنٹ کی فوجین تم مین ہین - یہ

سچ ہے کہ آخر کار اوس کو شکست ہوگی - لیکن اسقدر غفلت اور رعایا کے لُٹنے اور تباہ ہونے سے اسقدر بے پروائی قابل حیرت ہے -

[۲۰ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۲۷ رمضان ۱۳۲۹ھ]

ناصر الدین شاہ کے زمانے کی پولیس کا ایک دلچسپ قصہ

رات سرد تھی - مگر بخیر زاید تکلیف کے کٹ گئی - مرزا علی اکبر جو میرے ساتھ ہین اون کے والد حاجی مرزا ابراہیم خان زمانہ ناصر الدین شاہ مرحوم مین ایران کے انسپکٹر جنرل پولیس مسٹی کونٹ ایک بانشندہ اٹلی کے معاون تھے اور دیانتداری کی وجہ سے مشہور تھے - زمانۂ شاہ مین اس وجہ سے اکثر اُمراء اون کے خلاف تھے کہ وہ کسی کے ملازم یا وابستہ کو معاف نہ کرتے تھے - ایک بار ایک شخص کو جو بظاہر عُبا داور سادات مین سے تھا گرفتار کیا - یہ شخص دعا اور عمل کی غرض سے لوگون کے گھر مین جاتا تھا - معتبر تھا - سپہ سالار اور شاہ تک اُسکو بُلاتے تھے - اس کی عادت تھی کہ حالات معلوم کرکے چند رفیقون کو جو دُزد تھے پتے دیدیتا تھا - آخر بادشاہ نے کہا کہ اگر سید بیگناہ پکڑا گیا ہے تو حاجی کا ہاتھ کاٹا جاویگا - سخت ایذا کے بعد سید مقدس نے نہ صرف چوری تسلیم کی بلکہ بہت سا مال نکالا - ایکبار پولیس اور توپخانے کے ملازمون مین جنگ ہوئی اور بادشاہ سے شکایت کی گئی کہ توپ خانے والون کو " معاون نے نہبت پٹوایا ہے - اور دو آدمی مارے گئے - بغیر تحقیقات کے شاہ نے حکم دیا کہ حاجی ابراہیم کو قتل کر ڈالو - مابعد جب معلوم ہوا کہ پولیس یا حاجی کی شکایت صحیح نہ تھی معاف کر دیا اوس دن سے حاجی نے قسم کھائی کہ حکومت کی ملازمت نہ کرون گا - باوجود سخت اصرار کے پندرہ برس سے خانہ نشین ہین مجھ سے بھی دو دفعہ ملاقات کو آئے اور سخت آزاد خیال مگر سچے مسلمان ہین - طبیب بھی ہین مگر طبابت اس لئے نہین چلتی کہ بدکار عورتون کی مدد سے طبابت کی ترقی طہران مین بیان کی جاتی ہے - حاجی کم رو ہین ان عورتون مین ہر دل عزیز نہین ہین - (لطیفہ) ایک سوداگر نے ایک صبح کو طہران مین داد و فریاد شروع کی کہ میرا سامان دس ہزار تومان کا چوری گیا - اور درگاہ عبد العظیم مین جاکر بادشاہ ناصر الدین کی گاڑی روک لی کہ جب تک میرا مال یا روپیہ نہ ملیگا مین بادشاہ کو جانے نہ دون گا - یا مر جاؤن گا - بادشاہ کھڑا ہو گیا اور پولیس طہران کے حاکم کو طلب کیا اور سخت ڈرایا - پتہ نہ چلا - آخر حاجی موصوف نے دوکان کو دیکھا اور تاجر

کہاکہ کوئی چوری نہیں ہوئی - محض دیوالیہ بننے کے لئے یہ تدبیر کی تھی سوداگر کو خسارہ ہوگیا تھا -

خوش لباس مفلس مجکو پہلے شبہہ تھا اور اب یقین ہوگیا کہ لوگون کے بیان کرنے سے کہ خاص طہران میں ہزار ہا خوش لباس اور تعلیم یافتہ نوجوان اور بوڑھے بالکل مفلس و بیکار ہین - معاش کا کوئی ذریعہ نہین رکھتے - ایران مین یہ مرض مثل ہندوستان کے بلکہ ہند سے بدتر ہے - کیونکہ زراعت و کارخانون مین دارالحکومت کے لوگ مصروف نہین - تجارت و دفاتر سرکاری مین کہان تک سما سکتے ہین - میرا خیال روز بروز قوی ہوتا جاتا ہے کہ اخلاقی اور مالی ترقی اہل اسلام کے لئے صمیم قلب سے کوشش کرنا اور ایک منتظم جماعت قایم کرنا اولین وظائف یعنی فرائض مین سے ہے -

استرا ایران مین آج صبح یہ روزنامچہ لکھ رہا تھا کہ ایک صاحب کپتان آکر روسی زبان مین پوچھنے لگا "یہ کیا ہے" ایک شخص نے سمجھایا انہون نے کہا کہ میرا ذکر بھی اپنی کتاب مین لکھدو کہ مین جہاز کا ایک افسر ہون - میرا نام لگا تینز ہے - مین نے ہنسکر کہا کہ ضرور تمھارا ذکر درج کرون گا - یہ ارمنی روسی ہے اور روس کا خیر خواہ نہین - کیونکہ ایک قالین ارمنی مسافر کا ہمارے یہان ڈال گیا کہ تم اسکو رکھ لو تاکہ محصول نہ لگے - اسی ارمنی ہم وطن کے پاس دو قالین تھے جو قابل وصول تھے - اس وقت ڈیڑھ گھنٹہ طلوع آفتاب کو گذرے ہین - بندرگاہ استرا پر جہاز کھڑا ہے - آبادی بندرگاہ کا طول مع متعلقات کے دو میل سے زیادہ ہے - اور جہان تک نگاہ پہاڑ دن پہونچتی ہے سب درختون سے پوشیدہ ہین اور نہایت مئرفضا منظر ہین - بنگلے اور کوٹھیان بھی نظر آتی ہین - یہ بھی ایران کے اون ۴ - ۵ بندرگاہون مین سے ہے جو بحیرۂ خزر کے کنارے پر باقی ہین - سابقاً تقریباً وہ تمام علاقہ جو بحیرہ کیسپین (خزر) کے تین طرف تھا ایران کے ماتحت تھا - معاہدۂ ترکمانچی کے رو سے جب عباس مرزا فرزند فتح علی شاہ قاچار نے سنہ ۱۸۲۸ء مین شکست کھائی تو تمام کاکیشیا جس مین ۱۹ شہر تھے روس نے لے لئے اور اس قسم کے اختیارات ایران مین حاصل کیئے کہ ایران کو ترقی کی شکل دیکھنی پھر میسر نہ ہوئی -

استرا روسی استرا ایران ہر ملازم شاہ کی ماتحت استرا ایران سے متصل استرا روس ہے کہ وہ بھی دو میل کے تقریب طول مین ہے اور ہر دو کے درمیان لکڑی کا بڑا پل ہے - کوٹھیان اور بنگلے دونون آبادیون مین نظر آتے ہین

چونکہ یہہ سرحد روس ہے لہذا یہان سامان کا معائنہ کیا جاتا ہے - ایک ارمنی کہتا تھا کہ استرا ایران مین چند روز قبل نو ۹ آدمی شاہسون کے قبیلے کے سوار داخل ہوئے - دولت کی طرف سی جو حاکم تھا اوس کے پاس آٹھ سات سوار تھے وہ بھاگ گیا - یہ قبیلہ محمد علی شاہ کا طرفدار ہے اون کی طرف سی مجلل السلطان جو ملازم شاہ مخلوع ہے یہان بھیجا گیا اوسنے لوگون پر جرمانہ کرنا شروع کیا بعض وجوہات یہہ تھین کہ میرے آنے پر روشنی نہین کی قالین کا فرش راستے مین نہین بچھایا - مکانات کو آراستہ نہین کیا - لہذا اسقدر جرمانہ ہر شخص دے - تین دن کے بعد اوس نے اعلان کیا کہ قصبے کو چراغان کرو - محمد علیشاہ طہران مین دوبارہ تخت نشین ہو گئے ہین - کہتے ہین کہ روس شاہ مخلوع کی حمایت کرتا ہے - مگر بظاہر دولت روس اس لڑائی مین کسی کی طرفدار نہین - اس بدبخت جنگ سے ایک تباہی رعایاے ایران لٹ کر تباہ ہو گئی - یعنی خالقین سرحد عثمانیہ سے شاہ رود قریب مشہد مقدس و افغانستان تک - مگر بہت کم لوگ طہران مین اس کی پروا کرتے ہین -

فراری مشروطہ ایرانی جہازمین

استرا روس کی بندرگاہ سے ۲۵ - ۳۰ شخص اردبیلی کے جہاز مین داخل ہوئے - یہ باکو بہ بغرض مزدوری جا رہے ہین - چوری اور قزاقی مین مبتلا نہین ہین ان کی شکل بہت کچھ افغانستان کے سرحدی قبائل سے مشابہہ ہے اور مضبوط ہین اور شکل بجنسہ یرون کے اقیم بلیاپانڈو کے شایان نہین - اکثر شاہ پسند ہین - مگر شکایت کرتے تھے کہ جب سے شاہ سابق کے آدمی شاہسون آئے ہین جو کچھ رعیت کے پاس دیکھتے ہین لوٹ لیتے ہین - ایک شخص آیا اور اوس نے دھوکا دیا کہ مین حاکم ہون دس بارہ ہزار روپیہ وصول کر کے لیگیا - یہ لوگ ہم سے بجد خلق و محبت سے پیش آتے ہین اور جو میوے وغیرہ کھاتے ہین ہم کو بھی دیتے رہتے ہین اور ہم بھی اون کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہین -

خفیہ پہانی

جہاز مین ایک مجتہد تبریز برادر سردار منصور ہین - سردار منصور کچھ عرصہ قبل کا بینہ اعتدال مین وزیر پوسٹ آفس تھے اور اب محاکہ ریط کے خوف سے پیرس مین پڑے ہوئے ہین - سردار منصور نے ہمارا رسالہ پڑھنے کے بعد ملاقات کی خواہش کی - مادہ مشہد کے متعلق کسیقدر لطیف بحث ہوئی - مگر بالآخر ہر دو نے ایکدوسرے سے معافی مانگی - چونکہ یہہ رشت کے رہنے والے ہین اسلئے ان کی فارسی میری سمجھ مین کم آئی اور اسی طرح میری فارسی بھی اون کی سمجھ مین نہ آئی تھی

ان کا قول تھا کہ اب ایران کی حالت بہت غنیمت ہے پہلے بہت بدنظمی اور ظلم تھے ان کو یہ اعتراض تھا کہ آپ نے اپنے مقالے مین لکھا ہے کہ بہائیون کو آزادی ملے - اور پھر لکھا ہے کہ ان کو تبلیغ کی اجازت نہ ملے - یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟ اور آزادی بھی اوس وقت ملتی چاہیئے جبکہ ملک مین قانون ہو جاوے - مین نے کسیقدر سختی سے کہا کہ "مجکو اسلام سے تعلق ہے نہ کہ مشروطہ سے"- مابعد ایک ایرانی نے جو رشت کا رہنے والا ہے کہا کہ یہہ شخص (- الملک) جو نو سال تک انزلی کا گورنر رہا ہے بہائی ہے - اور بہائیون کو جب تک جاہل پبلک طیار نہ ہو جائے ظاہر ہونیکا حکم نہین - مین اور ڈاکٹر علی اکبر بھی ایرانی کی باتون سے سمجھے کہ وہ بہائی ہے - مگر لطف یہہ کہ دوسرا نوجوان جو کہہ رہا تھا کہ بہائی کثرت سے ہین اور تعجب کرتا تھا کہ میرے ساتھی اعتضاد اور ڈاکٹر کیسے بہائی نہین جب اوس فرقے کے بعض بدعقائد کا ذکر مین نے کیا تو ناراض ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ یہہ سب اتہام ہے - جس سے ہمنے یقین کیا کہ یہ بھی اوسی گروہ مین سے ہے -!!

ترکی مین شمالی ایران کا وطنی گیت

رات کو منجملہ دیہلی ترکون کے ایک لڑکے نے کچھ اشعار ترکی زبان مین گانے شروع کئے جو بعض عشقیہ تھے اور بعض پولیٹیکل جس مین ستارخان کے کارنامون کا ذکر تھا - بوقت جنگ جو مجاہد تھے - ستنگر (مور چون). مین یہ شعر پڑھا کرتے تھے - یہ لڑکا رسّی کی جوتیان اور ایک کوٹ پہنے تھا جو کم از کم ڈیڑھ سو جگہ سے پھٹا ہوا تھا جس مین پچاس ساٹھ تو بہت پیوند تھے - جب یہہ لڑکا اشعار پڑھتا تھا تو ایک باجا (بانسری) بجاتا تھا اور تمام روسی افسران جہاز اور سپاہی اور ایرانی جمع ہو کر سُنتے تھے - مین نے اس لڑکے کو ایک کوٹ دیا چونکہ اوسنے جرأت کی تھی روسی جہاز مین شعر پڑھے تھے جس مین روسیون کی یعنی دشمنان ستارخان کی عملداری تھی - یہ لوگ خوش ہو کر کہنے لگے کہ یہہ خلعت انعام مین دیا گیا ہے -

اشعار ترکی جو لڑکے نے گائے

(۱) ستارخان نون ایوان لاری	کموشدن دی قیلان لاری
(۲) ستارخانون خردر منو	فداے دراغلان لاری

(۳) ستار خان یاوش در	منفہ بوخلرون لوروپ
(۴) طالم علی باردن دوروپ	سرکردہ دربے مک دوروپ
(۵) ستارخان چخوب ایوانہ	کوزسری نزرھرانہ
(۶) حکم ایلیوت حسین خانہ	طوبلری چکیدن شلانہ

ترجمہ اشعار بالا

(۱) ستارخان کے عالیشان محل ہین- اور اوس کا حقہ چاندی کا ہے۔

(۲) ستارخان نے لڑکون کی شادی نہین کی- بلکہ قوم کے لئے اُن کو فدا کیا ہے۔

(۳) ستارخان برآمدہ مین ہے- اور اپنی مونچھین نتراشیدہ رکھتا ہے۔

(۴) عجیب جگہہ سے اوسنے مونچھین کاٹی ہین- سردار (اسلام کا) ہے مونچھین کیون نہ کاٹے؟

(۵) ستارخان کا محل کیسا عالیشان ہے- اوس کی آنکھین ہرن کیسی ہین-

(۶) حسین خان کو اوسنے حکم دیا ہے کہ میدان مین توپ لاوے۔

اشعار بالا معمولی ہین مگر جب ترکی مین جوش سے گائے گئے تو بہت اثر پیدا کرتے تھے- اور دیہاتیون کی عقیدت ستارخان کی نسبت ظاہر کرتی ہین شعرون کے لکھنے مین ترکی لفظ غلط نقل ہو گیا ہو تو ممکن ہے کیونکہ مین ترکی سے واقف نہین آقا اعتضاد نے اپنے قلم سے میرے روزنامچے مین شعر نقل کر دیئے تھے۔

ایران کو الوداع اس وقت کہ ہم خاک روس مین داخل ہوئے ہین- مین خاک ایران کو الوداع کہتا ہون شاید ہی پھر اسکو دیکھنے کا موقع ملے اہل ایران باوجود اپنے بیحساب نقصون اور عیبون کے بعض صفات مین تمام دنیا سے ممتاز ہین کہ اون سے خواہ مخواہ اُنس و محبت پیدا ہوتی ہے اُنکی زبان دنیا کی سب زبانون سے شیرین زبان ہے اور خواص کی عادات بھی نہایت مہذب ہین- واقعی کوئی زبردست اور اچھا لیڈر ملجاوے تو دس پندرہ برس مین اُن کو ایک زبردست قوم بنا سکتا ہے۔

حصّہ دوم

مُتعلّق بہ ایران (عِراق عجم)

ختم ہُوا

فقط

روزنامچۂ سیاحت خواجہ غلام الثقلین

حصۂ سوم

باکو سے بیرونِ دمشق تک

{ جس مین قسطنطنیہ کے حالات بھی شامل ہین }

[۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء]

بیرون باکو رات کو ہوا تند تھی - جہاز ہلتا تھا - چونکہ سامنے کی ہوا تھی اسلئیے جہاز کی رفتار قاعدے کے موافق کم ہوگئی تھی - بجای صبح پہونچنے کے امید ہے کہ ۹ بجے کے بعد جہاز باکو پہونچے گا - یہ شہر ملک کا کیشیا کا مشہور بندرگاہ ہے اور مقام حکومت بھی ہے - بہت سی فوج سلطنت روس کی یہان رہتی ہے تاکہ خونخوار قبائل کو زیردست رکھے - شراب کی عام طور پر اجازت ہے تاکہ رعایا بدمست رہے -

رات کو مقام لنکران سے کچھ قیدی روس کے سپاہی لائے - یہہ سپاہی اور روس کے باقی لوگ چونکہ خود کُل یا نصف درجہ ایشیائی ہین ایشیا کے لوگون سے زیادہ بے تکلف اور مساویانہ سلوک کرتے ہین -

بادکوبہ جاتے وقت جہاز سے ہمکو کئی میل پر آگ کے شعلے سے ایک بلندی پر نظر پڑے - معلوم ہوا کہ مٹی کے تیل کی ایک کان جل گئی ہے اوس کا دھوان اور شعلے دور تک نظر آتے ہین - اگر جلد فرو نہ کی گئی تو لاکھون کا نقصان ہوگا اور عجب نہین کہ شہر تک آگ لگ جاوے -

شہر باکو کی صفائی باکو منجملہ اور ۷ شہرون کے ہے جو اس خلیج کے کنارے ایران نے روس سے لئے ہین - اور اس خلیج کو اب شہر و نغو منجملہ ایران نے دیدیا تھا - شہر قدیم اور انگ جو ایران کا دارالحکومت تھا اب تک باقی ہے - شہر کو

ہمنے آج واگون (ٹرہموے) مین گشت کرکے دیکھا۔ سٹرکین چوڑی ہین اور پتھر کا فرش ہے اور پتھر بھی عموماً دہ گول گول کنکری جو دریا یا سمندر کی رگڑ سے کنارون پر جمع ہوجاتے ہین۔ صفائی اور خوبصورتی اور دوکانون کی عالیشان عمارت۔ برقی روشنی ہر لحاظ سے یہ شہر ایشیا کے بے نظیر شہرون مین شمار ہونے کے قابل ہے اور مجکو تامل ہے کہ اس کی خوبصورتی اور صفائی کلکتہ کی برابر ہے یا زیادہ۔ البتہ شہر کی وسعت کم ہے۔ مگر پھر بھی آبادی ضرور دو تین لاکھ کے درمیان ہے۔

یہان کے لوگ عموماً مسلمان ہین۔ ہم بھی ایک بڑے ہوٹل مین ٹھہرے ہین جو اسلامی مہمانخانہ کہلاتا ہے۔ آدمیون کا رنگ مثل یوروپ کے ہے مگر قفقازین کا نقشہ بہت زیادہ خوبصورت ہے۔ روسیون کی شکل وصورت ویسی ہی ہے جیسی ہم نے تصویرون مین دیکھی ہے۔ عموماً چہرا چکلا۔ ڈاڑھی عرض مین پھیلی ہوئی ہے۔ تاتاری اور فرنگی خون کا میل صاف معلوم ہوتا ہے۔ شہر کی پولیس بڑے سیاہ کوٹ پہنے ہوئے ہے اور اون کے قد ہندوستانی پولیس سے بہتر ہین کسی قسم کی بدامنی نہین دیکھی گئی۔ بعض مسلمان قفقازی نہایت خوبصورت لباس اور زرق برق عبا پہنے اور کارتوس باندھے ہوئے ہمنے دیکھے جس طرح ایران مین بطور فخر کارتوس تمام سینے پر لوگ بھرے ہوئے رکھتے ہین۔

خلاصہ یہ کہ مین سیاحون کو صلاح دونگا کہ اس شہر کو بھی ضرور دیکھین کہ وہ یوروپ کے شہرون کے مثل ہے۔

اسٹیشن شہر باکو واخلاقی حالات

ہم ریلوے اسٹیشن پر گئے کہ ریلوے گائڈ خریدین۔ یہان فارسی زبان بہت کم لوگ جانتے ہین۔ آخر ایک شخص سے پوچھا اور اوسنے ہم کو لیجاکر بڑے بڑے کاغذ کے تختے دکھائے جیسے ہندوستان کے ریلوے اسٹیشنون پر لگے ہوتے ہین۔ مگر ان مین کرایہ درج نہ تھا۔ صرف وقت کی اطلاع تھی وہ بھی اوڈیسہ تک کی کرایہ کی بابت اوسنے بتایا کہ محرر سے پوچھو۔ محرر ندارد تھا۔ واپس آکر ایک اسلامی مہمانخانہ مین کھانا کھایا۔ وہان ایک نوجوان باجہ بجانیوالا تھا اوس سے ہمنے مسلمانان شہر کے حالات دریافت کیے۔ اوسنے کہا کہ یہان مسلمان مرد عموماً آوارہ ہین مگر کوئی عورت بد وضع نہین ہے۔ تمول مسلمانون مین خاصا ہے۔ آپس مین ایک دوسرے کے قتل کرنے کے لئے آمادہ رہتے ہین مگر آجکل سخت گورنر آیا ہوا ہے لوگ شراب نوشی کرتے ہین اور جو فرنگی مآب ہین اون مین اسلامی حرارت کے آثار کم ہوتے جاتے ہین۔ آج بازار کا

بہت بڑا حصہ بند تھا - کیونکہ جمعہ کا روز تھا - نصف شہر سے زیادہ عالیشان عمارتون اور بازارون پر مسلمانون کے نام لکھے ہین - اور ہر شخص کے نام کے بعد آوف کا لفظ ہے - یہ سب جمعہ کو دوکانین بند کرتے ہین - اخبارات بھی شنبہ کو نہین نکلے - کیونکہ جمعہ کو تعطیل تھی -

محمد علی شاہ کی گرفتاری و مصالحت صلح با سالارالدولہ

جو ترکی اخبار ہمنے پڑھا اوس مین یہ خبر درج تھی کہ محمد علی مرزا گرفتار ہو کر بحکم وزرا فوراً مارا گیا اور قم کے قریب سالارالدولہ بھی بھگیا ہے اور پارلیمنٹ مین اوس سے مصالحت کا پیغام جاری ہی نہین منظور ہو گیا ہے کہ سالارالدولہ تمام عساکر کا سردار ماتحت وزیر جنگ مقرر ہو - اور ایک لاکھ تومان سالانہ اوس کو دیئے جاوین -

اگر یہ دونون خبرین صحیح ہین تو ایران خوش قسمت ہے - کیونکہ مستبد اور مشروط دونون مین اتفاق ہو جاویگا اور دونون طاقتین یکی ہو جاوین گی - البتہ ڈماکراٹ کی طاقت کم ہو جاویگی - اور یہی منشاء غالباً گورنمنٹ طہران کا ہے -

• سید صالح (اعتضاد الملة) کی روسی والی سے بہت مدد ملی -

[شہر باکو - ۲۲ ستمبر ۱۹۱۱ء = ۲۹ رمضان ۱۳۲۹ھ]

کتب فروش ترکی

فارسی مین سررشتہ تعلیم کے متعلق بیشمار کتب حساب و جغرافیہ تاریخ و طبیعات ابتدائی درسیات کی لکھی گئی ہین - مین چونکہ زیادہ وزن بباعث پوسٹ نہین لاسکتا تھا لہذا کم کتابین خریدین - آج ایک کتبخانہ یا دوکان کتب فروش موسوم بہ ضیا ایک قفقازی مسلمان تاجر کی دیکھی - ترکی کتابین اوس مین کثرت سے ہین اکثر سلطنت عثمانیہ اسلامبول کی چھپی ہوئی اور نہایت صاف ٹائپ اور عمدہ کاغذ پر چھپی تھین - مصری یا ہندی کتب کے مانند نہ تھین اسلام کی کئی مختصر تاریخین - عالم کی کئی تاریخین مثل یوروپ کے صاف چھپی ہوئی موجود تھین اخلاق نبوی کے متعلق کتابین تھین -

بے زبانی اور روسی انگریزی قونصل

یہان فارسی زبان کا رواج نہین ہے - اسلئے مجکو سفر مین نا سمجھی سے بڑی دقت ہوگئی

ایک کتاب روسی حروف ابجد کی شناخت کے لیے خریدی اور ایک ڈکشنری انگریزی سے روسی کی اور حرف شناسی گویا آج سیکھ لی راستے مین جس لفظ کی ضرورت ہوگی ڈکشنری سے اوس کو نکال کر مطلب حل کرنیکی کوشش کرون گا۔

آج تار کے ذریعہ طہران سے خبر آئی ہے کہ محمد علیشاہ کو کل سب کے روبرو قتل کیا گیا۔ چونکہ مسلمان اخبارات بوجہ تعطیل جمعہ ہفتہ کو شایع نہین ہوے اس واسطے یہہ خبر ابھی شایع نہین ہوئی۔ شاید اتوار کے روزنامہ مین مفصل شایع ہوگی

مین آج یہان کی مشین کی روٹی کھانے اور مرطوب ہوا سے کسقدر بیمار رہا۔ مگر ڈاکٹر علی اکبر نے بذریعہ غذا علاج کیا۔ حالت بہتر ہے۔ اس ہوٹل مین اول بار ہمکو اسبات کا اتفاق ہوا کہ ایک یوروپین (روسی) لڑکی جھاڑو دینے اور صفائی کے کام پر مقرر ہے۔

۳۰ رمضان ۲۹ھ = ۲۳ ستمبر ۱۹۱۱ء

ایرانی کونسل و ایڈیٹر ارشاد

آج فتح الملک کونسل ایران اور اون کے ساتھ مہدی بیگ حاجی زادہ ایڈیٹر اخبار ارشاد ملاقات کو آئے۔ کونسل ایران اون اشخاص مین سے ہین جنھون نے ۷-۸ برس قبل مکتب ایران مین قایم کئے تھے آدمی مہذب اور واقف ہین اور اول ملاقات کے لئے بڑے بڑے آدمیون کے یہان نہین جاتے۔ یہان کے اکثر مسلمان نو طرح جو نئی تہذیب کے اثر مین ہین ٹوپی بھی یورپین رکھتے ہین اول مین یہہ سمجھا کہ مہدی بیگ یوروپین ہین کیونکہ کاکیشیا کے مسلمانون کا رنگ عام روسیون سے بھی زیادہ کھلا ہوا ہے۔

مسلمانان کاکیشیا کی حالت

مین نے اپنے مقاصد متعلق بہ اصلاح تمدن انکو سمجھائے نیز یہان کی حالت کی بابت سوالات کے جوابات کا خلاصہ یہہ ہے کہ یہان مسلمان اشراف عیاشی مین ضرور مبتلا ہین اور شراب پیتے ہین۔ مگر بالاعلان نہین پیتے اعمال قوم لوط اب بہت کم ہوگئے ہین۔ یہان کے مسلمان شیعہ ہین اور جو سنی ہین اون سے بھی باہمی اتحاد ہے۔ جھوٹ کی عادت عدالت سے باہر کم ہے عدالت مین جھوٹ زیادہ بولتے ہین۔ عام طور پر مسلمانون مین اتفاق ہے مگر کینہ و انتقام کی عادت بہت زیادہ ہے۔ اور ایک شخص اگر مارا گیا تو اوس کے بدلے اوس کے خاندان کے دوسرے شخص کو مار ڈالتے ہین ادھر یہہ سلسلہ انتقام ختم نہین ہوتا۔

یہان کے مسلمان ایک تو دولت (سلطنت) کے فشار مین ہین - دوسرے ملاؤن کے فشار مین تیسرے فرنگی مآبون کے فشار ہین - تاہم بیکار لوگ کم ہین اور سب لوگ کچھ نہ کچھ کام کرتے ہین - ہندوستان و ایران کی طرح ایکدوسرے پر بار نہین ہین - روس کی پارلیمنٹ مین چالیس مسلمان ممبر تھے کیونکہ اس سلطنت مین بیس ملین یا دو کروڑ بیس لاکھ) مسلمان ہین اور دو تی ملین مقرر تھے - اب صرف ۸ ممبر ہین - یہ ممبر سر کیشیا اور داغستان سے ہین اسلام کے لئے جوش سے کام کرتے ہین - اور خود پارلیمنٹ (ڈوما) مین زبان ترکی مین گفتگو کرتے ہین - ایران کے پالٹیکس کی بابت مین نے دریافت کیا تو اونھون نے ایک معقول بات بتائی کہ روس کی قوم نہین چاہتی کہ ایران کو لیلے البتہ بعض مدبرین و اکثر تجار خواہشمند ہین - لیکن جب روس مین پارلیمنٹ صحیح ہوجاویگی تو ایران روس کے خطرے سے نکل جاویگا -

ایک مفصل خط اخلاق ایران کے متعلق جناب اخوند ملا محمد کاظم کی خدمت مین بتوسط جناب سید کلب مہدی روانہ کیا اور جناب اخوند کو لکھا کہ ایک اسلامی مشن کی سرپرستی جو ہند مین قایم کیا جاوے منظور فرماوین -

مرزا عبد الحسین مین یہہ روزنامچہ لکھ رہا تھا اور مرزا عبد الحسین سامنے بیٹھے تھے - یہہ ایک ایرانی بزرگ ہین اور سابق مدرسہ مظفریہ ایران کے سیکرٹری و منتظم تھے اور طلباے علوم دینی مین ممتاز تھے - مابعد پیرس گئے اور وہان تین سال تک معلم السنہ مشرقیہ رہے اور زبان فرانسوی (فرانسیسی) اونھون نے خوب تحصیل کی - نہایت دیانتدار مرنج و مرنجان ولاابالی شخص ہین - دامغان مین بھی ایک مدرسۂ مقتبسہ اونھون نے بنایا ہے - جو روپیہ ہاتھ لگتا ہے فوراً خرچ کردیتے ہین اور جہان مل جاتا ہے کھانا کھا لیتے ہین - اونھون نے کہا کہ مین اپنی یادگار ایک غزل خود اپنی تصنیف آپ کی کتاب مین لکھنی چاہتا ہون - مین نے بخوشی اجازت دی اسی وجہ سے ان کا مختصر حال اوپر لکھا - یہ آقاے اعتضاد کے دوستون مین سے ہین اور حال مین ماسکو سے آئے ہین اون کی غزل واقعی استادانہ ہے اور آج کل کی سادہ فارسی کی یادگار ہے - اونھون نے مرحوم مامقانی سے چار سال تک نجف اشرف مین بھی تعلیم حاصل کی ہے اب ذرا پورے فرنگی مآب اور آزاد خیال ہین - فقیہہ جب آزاد ہوتا ہے تو خدا ہی حافظ ہے - شراب وغیرہ کسی چیز سے پرہیز نہین کرتا -

غزل مرزا عبد الحسین مظفر

(۱) کس نیست کہ بار غمے از یار ندارد | گل نیست کہ زخمے بہ دل زار ندارد

(۲) در میکدہ دیدیم کہ شیخ از سر مستی | خرقہ زبر افگندہ و دستار ندارد

(۳) این زہد ریائی بجز از دور ز تقوی ست | اے بیخبر از این سخن انکار ندارد

(۴) عامی نکند فہم گر این مسئلہ غم نیست | اعمی خبر از لذت دیدار ندارد

(۵) غیر از تسلیم و رضا ہیچ متاعے | در کوے خرابات خریدار ندارد

(۶) تا قلب مظفر شدہ مرآت معارف | شادش ہمہ روز است و شب تار ندارد

اشعار کی شگفتگی - خیالات کی بلندی اور زبان کی خوبی تعریف سے بالا ہے -

[۲۹ رمضان سنہ ۱۳۲۹ھ]

مرزا علی اکبر آج افسوس ہوا کہ مرزا علی اکبر مرو کو روانہ ہو گئے - مجکو جہان تک اتفاق ہوا - راستبازی درست معاملگی اور لیاقت واقعی میں ان کو میں نے ایرانیوں میں فرد پایا - دروغگوئی و حیلہ سازی دوسرون کی طرح ان میں نہ تھی -

۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء = یکم شوال سنہ ۱۳۲۹ ہجری

روز عید اور ملاقات با کونسل ایران آج عید کا دن ہے - نماز یہان بھی ہر مسجد میں ہوتی ہے - ایک مخصوص مقام نہیں - بازدید کو کونسل ایران کے یہان گیا - وہان بیشمار ایرانی ملاقات کو آئے تھے - کونسل کا مکان بہت آراستہ تھا او قفقاری لباس میں جو یہان عموماً پہنا جاتا ہے اور جسمین پر تکلف عبا تصویر لینے کے قابل ہوتی ہے متعدد مستخدم موجود تھے - کونسل نے بیحد تعریف کے ساتھ لوگون سے ملاقات کی تقریب کی اور سب ایرانیون کی طرف سے میرا شکریہ ادا کیا کہ میں وہان آیا - اون کی مبالغہ آمیز تعریف کے اعادہ کی ضرورت نہیں -

مرزا عبد الحسین کے پاس بھی بازدید کے لیے گیا -

شہر باکو کے حمال ایرانیون کی طرح قفقازی حمال اور اہل شہر بھی مسافرون پر مہربان نظر نہ آئے - مثلاً ریلوے اسٹیشن کے

حمال نے کہا کہ مجکو ۲ روپیہ دو مین ٹکٹ لیکر اسباب ریل مین رکھون گا اور اسباب تلواؤن گا ہمنے انکار کیا۔ اسپر اوسنے سب حمالون کو بہکا دیا اور ریل کے باہر مزدورون کو بھی نہ آنے دیا۔ یہ روس کا ایک جیلہ باز یہودی حمال صیغۂ ریل کا تھا جس سے تکرار کرنی پڑی۔ آخر ہم خود اوٹھا کر سامان دوسرے درجے مین لے گئے۔ یہان ٹکٹ خریدنے کا یہہ طریقہ ہے کہ کھڑکی کے سامنے آدمی گھنٹہ دو گھنٹہ پہلے سے آکر جم جاتے ہین۔ اور پولیس قطار باندھ دیتی ہے۔ نمبروار ہر شخص کھڑا ہوجاتا ہے اور کھڑکی کے سامنے سے ٹکٹ لیتا ہوا گذرتا ہے اس سے ہجوم نہین ہوتا اور کمزور آدمی کو دقت نہین ہوتی۔ مجکو بھی کھڑا ہونا پڑا۔ مگر ایک دوسرے مہمانخانے کا شخص جو چند ایرانی حاجیون کے لئے ٹکٹ لینے آیا تھا۔ وہ مجھ سے اوپر تھا اوس کو روپیہ یا تو اوسنے ٹکٹ لادیا اور اسباب کا ٹکٹ بھی حاصل کیا۔ اس خدمت کے عوض اُنھون نے نہایت کراہت سے ۸ روبل سلامتی وصول کیا!۔

راہ سفر کی تبدیلی | ابتک میرا ارادہ تھا کہ یہان سے الیگزنڈرا سے صدر روس کا ٹکٹ لون گا۔ وہان سے برلن ۱۴ گھنٹے کا راستہ ہے اور برلن چھ گھنٹہ کا۔ وہان سے امریکہ جانے کے لئے جہاز لون گا۔ مگر یہان کے حالات جب دیکھے کہ لوگ ڈاکو ہین اور زبان نہ جاننے کی وجہ سے لوٹنا چاہتے ہین تو ارادہ بدل دیا اور اوڈیسہ کا ٹکٹ لیا تاکہ وہان سے قسطنطنیہ کو روانہ ہون۔ ساتھی چند ایرانی ہین جو معتبر شخص ہین۔

قواعد و کرایہ روسی ریل | روسی ریل کا کرایہ نسبت ہندوستان کے گران ہے مثلاً اوڈیسہ تک مجکو ۱۷ روبل (۲۶ روپیہ) دینے پڑے اور ایک صندوق اسباب کے لئے ۱۰ روپیہ۔ گاڑی مین ایک درجے سے دوسرے درجے مین راستہ ہے اور دو دو بنچ اوپر نیچے لگے رہتے ہین۔ جو شخص سونے کے لئے کرایہ زیادہ دیتا ہے اوس کو پورا بنچ مل جاتا ہے۔ اس بنچ کا نام کارت پلاس یعنی جائے خواب ہے۔ روسی عموماً برخلاف انگریزون کے غلیظ ہوتے ہین۔ مین نے شاید ایرانیون کی بابت لکھا ہے کہ اون کے گھر ون مین بلکہ نہایت سجے ہوئے طاقون مین بھی اوگالدان نہین ہوتا۔ جہان تھوکا جوتی یا بوٹ سے مٹا دیا۔ روسیون کی حالت اس معاملے مین اس سے بھی بدتر دیکھی۔ مگر غنیمت ہے کہ ریل مین قلی رہتے ہین اور برابر جھاڑو دیتے رہتے ہین۔

ملّا مناف ملّا مناف ایک نہایت باخبر مُلّا ہین اُنکی تعلیم نجف اشرف کی ہے بہلہ ردبیل کے رہنے والے ہین۔ اسلئے اُنکا عہد ہے کہ طہرانیون کی طرح خود غرضی مین مبتلا نہین اور فلسفہ سے بخوبی واقف ہین۔ باکو مین تجارت کرتے ہین مجھ سے ملاقات کے لئے آئے۔ اوٹھون نے مذہب کے متعلق یہ خیالات ظاہر کیئے کہ حلال و حرام بسبب حسن و قبح عقلی انسانون کی بہبود کے لئے ہے اور اخلاق بھی اسی بُنیاد پر ہین۔ علماو نے صرف جزئیات مسائل فقہ پر توجہ کی ہے اور ایک ایک مسئلہ مین سے پانچ پانچ سو مسائل بتائے ہین۔ تمدن تعلیم اور اخلاق کو ضروری نہ سمجھا۔ قرآن شریف اور نہج البلاغۃ کو نہ سمجھا جس سے یہ حالت ہوئی ہے۔ اِن کی رائے تھی کہ مکہ معظمہ مین ہر قوم کے دس دس آدمیون کی کانفرنس ہونی چاہیئے تاکہ وہ غور کرے کہ اسلامی اصلاحون کی ضرورت ہے۔ مگر یہہ سب حضرات سیاسیات (پولیٹکس) کو دوسری چیزون پر مقدم سمجھتے ہین اور یہہ مسلک میرے خلاف ہے۔ مین اخلاقی اصلاح کو مقدم سمجھتا ہون آج مُلّا مناف نے مہمانخانے مین کاغذ لیکر ایک مختصر مضمون متعلق بہ توحید مجھکو لکھ دیا۔ اون کا مضمون حکیمانہ اور عالمانہ ہے۔ اس لیے اُنکی عبارت نقل کرتا ہون۔ استدلال واقعی پُر مغز اور صحیح ہے۔ اوٹھون نے نہج البلاغۃ کے بعض حصص کی شرح بھی کی ہے جسکے چھپوانے کے لئے مین نے اون پر تاکید کی۔

مقالۂ مُلّا مناف در توحید و ثبوت وجود الٰہی

(اصل مضمون فارسی)

(۱) بدان کہ عدم مبداء وجود منشاء اثر نمیشود بالبداہت پس مبداء این وجودات باید وجودے باشد کہ او را اولیت نباشد زیرا کہ اولیت آنچہ فرض میشود کہ معدوم شود۔ بعد از ان موجود شود تا او را اول وابتدا باشد۔ و اگر مبداء وجود معدوم فرض شود، ہمان محذور لازم مے آید کہ عدم مبداء وجود نمیشود پس

(ترجمہ اُردو)

(۱) جاننا چاہیئے کہ عدم سے وجود اور علامات پیدا نہین ہوتے اور یہہ کلیہ بدیہی و ظاہر ہے پس لازم ہوا کہ ان موجودات کا مبداء (منبع) ایسا وجود ہو کہ اوس سے پہلے کچھ نہ ہو کیونکہ کسی وجود سے قبل دوسرا وجود اوس وقت مانا جاتا ہے کہ بعد معدوم ہونے کے موجود ہوا ہو۔ اگر وجود کا مبداء معدوم مانا جاوے

(مضمون فارسی)

جائز نبود کہ این موجودات عالم موجود باشد - حالانکہ این موجودات موجود است پس باید مبدأ وجود موجودے باشد ازلی واورا اولیت نباشد -

(۲) و باید مبدأ وجود لامکان باشد بجہت آنکہ اگر مکان در وجود مقدم باشد بر مبدأ الوجود - این باطل است و خلاف فرض مبدائیت است زیراکہ مبدأ الوجود آن است کہ از و مقدم چیزے نباشد و مسبوق بہ غیر نشود - پس مکان در وجود موخر از مبداء الوجود مے شود - پس مبدأ الوجود بالذات لامکان میشود و مستغنی از مکان می شود -

(۳) و ہم مبدء الوجود مرکب نیست زیراکہ مرکب مسبوق است بہ اجزا مثل سکنجبین بہ سرکہ و انگبین - و لے مبدء الوجود با چیزے مسبوق نیست پس نسبت ترکیب بہ او جائز نیست - خواہ حقیقت خواہ اعتبار چون او را ترکیب جائز نیست بسیط محض میشود و تجسم و تشکل و تغیر از تغیر و تبدل اجزاء و اوضاع ترکیب حاصل مے شود -

(ترجمہ اردو)

تو وہی خرابی لازم آویگی کہ عدم وجود کا منبع نہیں ہو سکتا ورنہ یہ ہو نہیں سکتا کہ موجودات عالم موجود ہوتیں لیکن عالم موجود ہے پس لازم ہوا کہ اون کا مبدأ (منبع) ایسا وجود ہو جو ازلی ہو اور اوس سے پہلے کوئی نہ ہو -

(۲) یہ بھی چاہیئے کہ وجود کا مبداء مکان نہ رکھتا ہو کیونکہ مبدأ الوجود سے اگر مکان مقدم ہو تو یہ باطل ہے اور مبدأ ہونے کے مفروضہ کے خلاف ہی - کیونکہ مبدأ الوجود وہی ہے جس سے پہلے کوئی چیز نہ ہو - پس مکان کا وجود بعد مبدأ الوجود کے ہوا - پس مبدء الوجود کی ذات لامکان اور مکان سے مستغنی ہوئی -

(۳) نیز مبدء وجود مرکب نہیں ہو سکتا کیونکہ مرکب سے پہلے اجزاء کا وجود لازم ہے - مثلاً سکنجبین سے پہلے سرکہ اور شہد - مگر مبداء وجود سے پہلے کچھ نہیں ہوتا پس اوسکو مرکب کہنا غلط ہے وہ محض بسیط ہوتا ہے اور تجسم اور تشکل اور تغیر اجزا یا مرکبات کے تغیر و تبدل سے پیدا ہوتا ہے (جسکے اجزاء نہیں اور خود بسیط ہے اوس میں یہ باتیں نہیں ہو سکتیں -)

(مضمون فارسی)

(۴) پس مبداءالوجود در تجسّم و تشکل و تغیّر و تکیّف نه باشد۔

(۵) مبدائیت مساوی وحدت است۔ چنانچہ جمیع اعداد مسبوق است بہ واحد۔ و واحد با ہیچ عددے مسبوق نیست کذا مبدءالوجود مسبوق نیست بشے ولے جمیع اشیاء مسبوق است بمبداءالوجود۔ پس واحد است بہ وحدت حقہ حقیقۃ پس واحد محقق است و مبدائیت صفۃ است عین ذات و از و منفک نہ شود۔ کما قالوا الصفۃ الذاتیۃ اذا صحت وجبت پس صحیح است کان ھو علی ما ھو علیہ من الازل الی الابد کان اللہ ولم یکن معہ شیٔ۔ والان کما کان۔

در بادکوبہ (ملا مناف صفراوف) "

(ترجمہ اردو)

(۴) پس مبداءوجود میں شکل و جسم تبدیلی اور ایک کیفیت سے دوسری کیفیت میں جانا ممکن نہیں۔

(۵) مبدائیت کی تعریف میں وحدت (ایک ہونا) شامل ہے جس طرح سب عددون سے اکائی پہلے ہے اور اکائی سے پہلے کوئی عدد نہیں۔ اسی طرح مبداءوجود سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے اور سب چیزین مبداءوجود کے بعد ہین۔ پس خدا واحد ہے وحدت حقیقی سے پس وحدانیت اوس کی حقیقت اور مبدائیت صفت ہے جو عین ذات ہے، اور اوس سے جدا نہین ہو سکتی جیسا کہا گیا ہے کہ صفت ذاتی جب اُسکا ذاتی ہونا ثابت ہو گیا تو وہ ضروری ہے۔ پس یہہ قول صحیح ہے کہ وہ جیسا کچھ کہ ہے ازل سے ابد تک تھا خُدا اور نہ تھی اوس کے ساتھ کوئی چیز اور اب بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ تھا"

• در مقام بادکوبہ - ملا مناف صفراوف

{سہ شنبہ ۲ شوال ۱۳۲۹ہجری = ۲۶ ستمبر ۱۹۱۱ء - ریل روس قفقاز کاکیشیا}

جوتے کا تماشا

کل جب مین باکو مین ریل کے ویٹنگ روم مین تھا تو میرے جوتے کے دیکھنے کے لئے روسی سپاہیون اور افسرون کا ایک ہجوم آتا تھا اور اوس کو ہاتھ سے دیکھتے تھے۔ اوٹھاتے تھے، قیمت دریافت کرتے تھے اور مثل بچون کے بیتاب تھے۔ یہہ جوتہ سفید اور سیاہ چمڑے کے رنگون سے مثل چارخانہ کے خوبصورت بنا تھا اور کسی ترکی افسر نے بطور

مین ایک عرب مو چی سے بنوایا تھا - مابعد اوس کے پانون مین ٹھیک نہ آیا - دو کاندار سے مین نے خرید لیا - ایران مین بھی اس کا تماشا ایک دو آدمیون نے کیا - مگر روس مین عام ہجوم تھا -

راستے کیحالت — آج صبح سے دوپہر تک جسقدر زمین کاکیشیا کی آئی وہ بلند ہموار سطح تھی - پہاڑون مین زمین زرخیز ہے - مگر زراعت اور آبادی کم ہے - جنگل بھی کہین کہین ہے - مکانات ہمارے دیہات اور ایران کے دیہات سے کسیقدر بہتر ہین - کیونکہ عموماً دیوارون پر سپیدی ہے -

روس کی ریل — دوپہر کے بعد سے زیادہ آباد مقام اور شاداب کھیت آنے شروع ہوئے - گاڑی مین ایک ایک گھنٹے کے فاصلے سے ایک روسی جھاڑو دیتا تھا - شیشے عموماً سب گاڑیون کے بند رہتے تھے اور گاڑی کے اندر سے راستہ چلتا رہتا ہے - بلکہ میرا خیال ہے کہ گاڑی مین جوان آوارہ عورتین بھی بے تکلف پھرتی رہتی ہین اور لوگون سے مذاق کرتی ہین - گاڑی صرف بڑے بڑے اسٹیشنون پر ٹھیرتی تھی اور وہ بھی کم - ایک مقام پر ہم کو خربوزے و تربوز نظر آئے جو ایک قفقازی ترک فروخت کر رہا تھا - مین زبان نہ سمجھتا تھا ایک بڑا سا تربوز لیا اوسنے جو قیمت بتائی وہ بھی نہ سمجھا - مین نے بطور امتحان ایک چھوٹا سکہ (۳۰ یا ۱۵ کوپک دیا) اوسنے غل مچایا کہ ٹھیرو! اور ۳۰ کوپک واپس دینے چاہے - مین نے ایک خربوزہ اور لیلیا اسپر بھی وہ ایک خربوزہ اور دیتا تھا - مگر مین جلدی سے چلا آیا کہ گاڑی روانہ نہ ہو جائے -

راستے مین قفقاز کا اسٹیشن بہت بڑا اور عالیشان تھا - عموماً ریل کے اسٹیشن ہماری ایسٹ انڈیا کے متوسط اسٹیشنون سے زیادہ خوش قطع ہین اور روشنی بھی زیادہ ہے - مین یہہ روزنامچہ اسٹیشن روستو دو سے لکھ رہا ہون جہان سے ایک ریل شمال یعنی جرمن کو جاتی ہے - ایک باکو یعنی خلیج کاسپین کے کنارے کو اور ایک جس مین مین سفر کرونگا اوڈیسہ کو کنارہ بحر اسود تک ملا دیتی ہے - وہان سے انشاء اللہ اسلامبول روانہ ہونگے

[چارشنبہ ۳ شوال = ۲۵ ستمبر ۱۹۱۱ء اسٹیشن لگا ترگ]

ملک کی حالت سر راہ — آج صبح سے نسبتاً بڑے بڑے شہر اور آبادی آنے لگی - اب ہم گویا یورپین روس مین داخل

ہوتے ہین - کارخانے ہر جگہ بکثرت ہین اور اکثر مکانات مین زیادہ تر لکڑی لگی ہوئی ہے - چھتین کھپریل کی ہین -
باکو سے یہان تک روس کے مردون اور عورتون دونون کا لباس (غالباً سخت جاڑے کی وجہ سے جو ابھی سے یہان
شروع ہو گیا ہے) بہت قیمتی دیکھنے مین آیا - یہان تک کہ ریل کے حمالون کے کوٹ بھی عمدہ سلے ہوئے اور اعلے
بانات کے ہین - کم درجے کے لباس کا آدمی کہین کہین ترکستان کا مسلمان جو بخارا وغیرہ سے آتا ہے - یا کوئی مسلمان کاشتکار
نظر آتا ہے یا ایسا ہی یہودی جو روپیہ خرچ کرنا نہین چاہتا وہ معمولی خراب لباس پہنے ہوئے ملیگا -

| نور اسلام اور ایک مسلمان نما یہودی بزرگ |

پچھلی شب کو جب ہم ۵ - ۶ گھنٹے تک ریل بدلنے کے لئے پلیٹ فارم پر ٹھیرے رہے ایک شخص جس کی ڈاڑھی لمبی اور سفید اور چہرے کی وضع بالکل مسلمانی تھی کسیقدر میلے کپڑے پہنے پھر رہا تھا - ٹوپی بھی اوس کی ایرانی نما ترکی تھی - بار بار مین چاہتا تھا کہ اوس سے گفتگو کرون اور پوچھون کہ کہان کا مسلمان ہے ؟ کیونکہ سفر مین زباندان کا مل جانا بہت غنیمت ہے - مگر جس چیز کو لوگ نور اسلام کہتے ہین وہ اوس کے چہرے سے ظاہر نہ ہوتا تھا - آخر جب وہ ریل مین سوار ہوا تو ہمارے ایرانی ساتھیون سے معلوم ہوا کہ ایشیائی روس کا یہودی تھا -

| ایک خلیق روسی نوجوان |

ہمارے ساتھ ایک نوجوان روسی ہے جو بہت کوشش کرتا ہے کہ گفتگو کرے مگر ہماری زبانون مین سے ایک نہین جانتا اور نہ ہم اوس کی زبان جانتے ہین - بیچارہ بہت کوشش کرتا ہے - مین چند لفظ فرانسیسی کے جانتا ہون - اور وہ بھی کم کم فرانسیسی جانتا تھا اس سے کبھی کبھی مطلب معلوم ہوجاتا تھا اوس کا نام میلا قسترون ہے - روس بھی عجیب ملک ہے جس مین غیر زبان جاننے والے گویا مفقود ہین -

| چار ایرانی رفیق |

ہمارے ساتھی جو چار ایرانی ہین ایک سالے کے مسائل یاد کرتے اور اون کے متعلق بحث کرتے رہتے ہین اس مین حج کے چارسو پانچ سو احکام درج ہین - ان مین ایک صاحب سید محمد رضا مشہور ایرانی مجتہد کے برادر زادہ ہین - سید محمد طباطبائی جو مشروطہ اور پارلیمنٹ کے ابتدائی اور خالص النیت بانیون مین سے ہین اور جو بدقسمتی سے اب باہوش نہین - سید موصوف کی شہرت اور منزلت کسی طرح سید اللہ اصفہانی سے کم نہین بلکہ زیادہ ہے - اون کی عمر

اب (۹۰) سال کی بیان کی جاتی ہے لیکن ہمارے رفیق سید محمد رضا سخت مستبد اور بادشاہ پرست ہین مگر ذرا ڈرے ہوئے - ایک ایرانی ان مین اسقدر تیز رسان ہے کہ جہان پولیٹیکس مشروطہ پارلیمنٹ کا نام آتا ہے تو کہتا ہے "ول کن ول کن آغا" جانے دو ہم کو ابھی گرفتار کر لین گے - سید محمد رضا مذکور سخت دشمن مشروطہ کے ہین - اسی طرح شریعت مدار سبزواری کے فرزند آغا مرزا مرتضی بھی ہین - حاجی خان و حاجی محسن دوسرے دو ساتھی مشروطہ خیالات کے لوگ ہین -

ملازمین روسی ریلوے کی رشوت ستانی شام کو ہم جب دوسری ریل مین سوار ہوئے تو حسب معمول وہان شب خوابی کا ٹکٹ نتھا - شب خوابی کا ٹکٹ یوروپ کی ریلون مین ہوتا ہے جسکے معنی یہ ہین کہ کل بنچ ٹکٹ والے کا ہو جاتا ہے - ہمکو ہر شب تقریباً ۸ کراسکے لئے دینے پڑتے تھے - ایک شخص نے عملۂ ریلوے مین سے تقاضا کرنا شروع کیا کہ مجھے کچھ دو - ہم اوس کے مطلب کو نہ سمجھے - پھر اوسنے دق کرنا شروع کیا اور دوسرے آدمیون کو ہمارے بنچ پر بٹھا دیا اور کہا کہ اسقدر جگہ تم نے کیون لی؟ پھر ہمارے رفیقون نے اوس کو ایک روبل (۱۲؎) دیا تب کہنے لگا کہ اب آرام سے سو جاؤ ! - مگر رات کو اوس گاڑی مین کوئی پچاس ساٹھ آدمیون کی جمعیت آ گئی (غالباً کوئی برات ہوگی) جسکے سبب ہمارے درجے والون مین سبکو بیٹھنا پڑا -

اسٹیشن یگاتری نسلائیو رات ۲ بجے یگاتری نسلائیو پر پہونچے - سردی اسقدر سخت ہے کہ پانون برف ہوئے جاتے ہین - خاصکر اسلئے کہ گرم جراب میرے پاس نہین کیونکہ ہندوستان سے لیکر یہ نکلا تھا اور طہران مین سردی شروع نہ ہوئی تھی - دو تین گھنٹے آسمان کے نیچے ایک بنچ پر آرام کیا کیونکہ ویٹنگ روم کی زمین اور بنچین آدمیون سے پر تھین - یہان ایک نوجوان ترکی مسلمان ملا جو حافظ قرآن ہے اور یہان مسلمانون کی بستی مین قرآن شریف رمضان مین پڑھنے کیلئے تراپزند سے آیا ہے - اوس سے معلوم ہوا کہ بندرگاہ اوڈیسہ یہان سے ۳۶ گھنٹے کا راستہ ہے اور وہان سے قسطنطنیہ ۲۴ یا ۲۷ گھنٹے کا -

[پنجشنبہ ۴ شوال ۲۹ھ = ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ع]

یہ اسٹیشن بہت بڑے مقام کا ہے کیونکہ صبح سے دو گھنٹے کے اندر ۳ - ۴ ٹرین مزدورون کی اور طلبا کی باہر سے آچکی ہین - ریل کے باہر ۲۰ - ۲۵ کرایہ کی گاڑیان (جو عموماً پرانی وکٹوریا گاڑیان تھین) اور ۸ - ۱۰ ٹریم کار موجود ہین

روسی چہرون مین تاتاریون کا میل صاف معلوم ہوتا ہے بعض مسلمان ترکی کلاہ والے اور بھی نظر آتے ہین - ہمارے ساتھی صبح سے شام تک نجاست و طہارت مین غور و فکر و مباحثہ کرتے ہین - خاصکر دو ملاجن کا وسواس زبردست ہے -

روسی دوکاندار یہ عموماً ایماندار پائے گئے - ہر چیز کی جو قیمت کہتے ہین وہی لیتے ہین اور اوس سے زیادہ جو کچھ ہو واپس کر دیتے ہین - مگر ہوٹل والے ایسے نہین کہ اون پر اطمینان ہو سکے - ریل کے عملہ والے خلیق اور بے تکلف ہین - نماز مین اگر ہم مصروف ہون تو ریل کو ۳ - ۴ منٹ روک لیتے ہین - اگر ہماری نماز کے دیکھنے کے لئے ہجوم ہوجاتا ہے -

تربوز روس مین بھی عراق عرب کی طرح بجد مرغوب ہین اور بڑے بڑے انبار ہر جگہ بازارون مین جو سٹیشن سے باہر ہین پائے جاتے ہین اور جس کو دیکھئے ایک تربوز لئے جاتا ہے سٹیشن پر ہم نے ایک تربوز ۵ رکو اور اسٹیشن سے باہر اوس سے بہتر ۲ر کو خریدا -

[اوڈیسہ - کنارۂ بحر اسود جمعہ ۵ شوال ۱۳۲۹ھ = ۲۷ ستمبر ۱۹۱۱ع]

روس کی جنتری روس کی تاریخین یوروپ کی دوسری تاریخون سے دس بارہ دن کمتر ہین - کیونکہ روس نے چار سو سال قبل پوپ گرگوری کی اصلاحی جنتری اختیار نہ کی تھی اس لئے یہان کے اخبارون سے صحیح تاریخین معلوم نہین ہوتین روس کی قدامت پرستی کی یہ ادنے مثال ہے -

آج صبح ۹ بجے اوڈیسہ کے اسٹیشن پر پہونچے - تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص آیا اور ہمارا اسباب اٹھا کر باہر لایا - چند یوروپین حمال عمدہ کپڑے پہنے باگج (یعنی گاڑی سامان) سے ہمارا صندوق لائے - جس گاڑی مین سامان لادا اوس کا مالک ایک بڈھا ارمنی روسی ہے - اوس سے اور ہماری مہمانخانہ والون سے جو ۳ - ۴ ترک تھے سخت لڑائی ہوئی اوںھون نے کہا کہ سامان ہم تیری گاڑی مین نہ لیجائین گے - وہ اکیلا سامان کو لپٹا رہا اور لڑتا رہا کہ میری گاڑی سے سامان نہ اوتارو - قریب تھا کہ اسی کشمکش مین ہمرا آہنی صندوق صدمہ اٹھاوے - کیونکہ گاڑی والا بُری طرح اوس سے لپٹا ہوا تھا - کہ ایک پولیس افسر آیا اور اوس نے ارمنی کے خلاف فیصلہ دیا - غرض حاجیون کا یہ مہمان نواز و ہمدرد مسلمان ہمکو با آرام تمام دوگنی اُجرت حمالون کو دلوا کر ایک عالیشان مکان کی طرف لیگیا -

روسی سکے یہان روسی سکون کا مختصر حساب لکھتا ہون - روس کا رائج الوقت سکہ روبل ہے جیسے ہندوستان

مین روپیہ ایران مین قران اور انگلستان مین پونڈ - روبل سی نصف ایک سکہ پیلی ست ہے اس کے معنی پچاس کے ہین یعنی روسی پچاس۵۰ پیسے - تانبے کے سکے کو جس مین ایک سو روبل کے مساوی ہوتے ہین کوپک کہتے ہین دو کوپک ہمارے دو پیسون کے مانند ہے - ایک سہ کوپکی بھی تانبے کا سکہ ہوتا ہے اور پنج کوپک بھی - لیکن ۵ کوپک چاندی کا سب سے چھوٹا سکہ بھی شکل ہماری دوانی کے ہوتا ہے - اس سی دوگن دست کوپک (دہ کوپک) محض چاندی کا سکہ ہے - پھر ۱۵ کوپک اور بیس۲۰ کوپک کا نقرئی سکہ ہے -

نقرئی سکہ روبل = ۳۳/۴ ۵ قران ایران = ۸/ع

" " پیلی ست = ۱۲ار ہندوستان و (۵۰) سکہ مسی روس

" " دو بست کوپک = ۲/۱ ۴۰ر " = (۲۰) سکہ مسی روس

" " ۱۵ کوپک = ۱۴ار (تقریباً) = (۱۵) سکہ مسی روس

" " ۱۰ کوپک = ۲۰ر (تقریباً) = (۱۰) سکہ مسی روس

" " پت کوپک = ۱ار (تقریباً) = (۵) سکہ مسی روس (تانبے کا بھی ہوتا ہے)

تری کوپک = ۳ کوپک = ۶ر ہندوستان و ۳ شاہی ایران (تانبے کا سکہ ہے)

دوا کوپک = ۲ کوپک = ۴ر = صد دینار ایران

کوپک = تقریباً ایک ڈبل پیسہ ہندی اور ایک شاہی ایرانی

طلای سکہ پت روبل (۵ روبل) = ۸/عہ یا نصف لیرا + لیرا روس = ۱۰ روبل

لیکن درحقیقت روسی اشرفی کا بھاؤ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے آج کل ۸/عہ کو آتی ہے - تانبے کے سکون پر جلی حروف مین عدد لکھا ہوتا ہے جس سی معلوم ہوتا ہے کہ کتنے پیسے یا کوپک کے مساوی ہے بجو سیاح اس حساب کو نہ سمجھینگے اونھین بہت دقت اوٹھانی پڑیگی - لہذا تفصیل مناسب معلوم ہوئی -

عالیشان اوڈیسہ | شہر اوڈیسہ کے بہت بڑے حصے کے اندر گذرتے ہوئے تقریباً ۳ میل راہ طے کر کے ہم مسافرخانہ

مین آئے یہان کی ٹریم وے نہایت خوبصورت اور عمدہ ہے اور سڑکین کلکتہ اور بمبئی کی بڑی سڑکون کی مانند اور مکانات بھی نہایت عالیشان ہین - البتہ مثل باکو کے صفائی نہین کیونکہ تجارت بہت زیادہ ہے - یہان بھی ایران کی طرح ہل بھی گھوڑون سے چلاتے ہین اور بار برداری کی گاڑیان بھی گھوڑون کی ہین - چھکڑے بہت بڑے بڑے اور موزون ہین ہمارے یہان کے چھکڑون کی طرح نہین بلکہ چھکڑا جس کام کے لئے بنا ہے اوس کے واسطے موزون ہے - جو ڈاک گاڑی (پوستہ) ایران مین ہے وہ بھی یہان کی گاڑیون یعنی چھکڑون کی نقل ہے بعض جگہ عورتین سامان کی چھوٹی گاڑیان چلاتی نظر آئین - مکانات سڑک کے ہر دو طرف نہایت عالیشان ہین - کوئی ادنے درجے کا مکان نہین - اصل اوڈیسہ خاصی بلند پہاڑی پر واقع ہے - اوس سے اوتر کر دائین اور بائین مثل دوسرے درجہ کے شہرون کے آبادیان ہین جس مین بیشمار کارخانے ہین - محمد علی شاہ مخلوع نے اس شہر کو اپنے قیام کے لئے اختیار کیا تھا - مگر چند ماہ پہلے اوس کی بدبختی اور روسی تجار کی حرص کہ وہ تخت نشین ہوگا تو روس کا نفوذ اور اثر اور تجارت ترقی پائیگی - باعث ہوئی کہ وہ وارد ایران ہو - اور غالباً بعد گرفتاری قتل کیا گیا -

چونکہ ہم روسی زبان سے واقف نہین اخبارات نہ پڑھ سکے - معلوم نہین کہ اس عرصے مین ایران مین کیا واقعات گذر گئے -

قلم و دھوکا

جس مکان مین ہم ٹھہرے ہین یہ بھی ایک بڑی دو منزلہ عمارت مثل ہوٹل کے ہے اور اس مین بخارا کے سات آٹھ حاجی بھی ٹھہرے ہین اور کچھ ایرانی سبزوار بھی آتے ہین - یہ مکان سلطنت روس کی طرف سے بنا ہوا ہے اور بقول حاجیون کے ایک شاندار قید خانہ ہے کہ حاجیون کے لئے بنایا گیا ہے - کرایہ اور روشنی کے دام نامناسب ہین لیکن جو اس مین داخل ہو اوس کو باہر نکلنے کی اجازت نہین اور لازم ہے کہ ایک خاص کمپنی کے جہاز مین روانہ ہو اور زیادہ کرایہ دیا جائے - یہان منتظم چند روسی و ایرانی مسلمان ہین جو بظاہر خداع ہین - صحن وسیع ہے - لارڈ نکولس کی یادگار عمارت ہے مین نیویارک امریکہ جانا چاہتا ہون اور کل کے جہاز مین جانیکا ارادہ تھا معلوم نہین کہ یہ کیا گذرتی - روپیہ بھی فعلاً کافی باقی نہین ہے - اور باقی ہنڈی صرف اسلامبول سے مل سکتا ہے - واضح ہو کہ قسطنطنیہ کو جملہ مسلمان

اسلامبول اور عیسائی اسٹامبول کہتے ہین یہی اصلی قدیمی نام ہے -

{ شنبہ ۶ شوال سنہ ۱۳۲۹ھ = ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ع }

تکالیف وفریب رات کو حاجی عبد اللہ سے جو ایک نئے فیشن کا طہرانی نوجوان ہے اور ۱۵ سال سے یہان مقیم ہے بہت بحث ہوئی اوسنے کہا کہ کوئی کمپنی تم کو نہ لیجاویگی اور تھرڈ کلاس کا ٹکٹ نہ دین گے - دوشنبہ کو شاید روانگی ممکن ہے مین نے بہت اصرار کیا کہ کوئی شخص ہم کو مجبور نہین کر سکتا کہ خاص جہاز مین جاوین اور سیدھے جدہ کو روانہ ہون - اور مین نیویارک جاتا ہون - مگر اوسنے کوئی شافی جواب نہین دیا - مابعد ہمارے پاسپورٹ لیلئے گئے اور آج صبح کو اس وعدہ کے موافق کہ ہم باہر جاسکتے ہین جب احاطہ کے دروازے پر جو بہت بڑا ہے پہونچے تو وہی سپاہی ہوئے روکا - مین نے بہتیرا کہا کہ مین اس وقت مکہ کا عازم نہین ہون - ہمارے ساتھی نے کہا مین تاجر ہون اور ہمنے کہا کہ دھوکا دیکر یہان لے آئے ہین مگر کسینے قبول نہین کیا اور نہ ہماری زبان کوئی سمجھا - افسر کا حکم ہم سے طلب کیا افسر تک آیا نہین تھا - ہمارا ارادہ ہوا کہ اس سے جھگڑا کرین تاکہ مجسٹریٹ کے سامنے جاسکین - مگر ایک ارمنی دوکاندار جو کسی قدر انگریزی سمجھتا تھا اوسنے کہا تھوڑی دیر توقف کرو - جب یہان کا پولیس افسر آویگا تو مین اوس سے کہون گا وہ اجازت دیگا - اس مین کوئی شک نہین کہ بیچارے حاجیون پر یہان بہت سختی ہے اور اون سے آمد و رفت حج کے واسطے تقریباً ۱۵ مجیدی یعنی ۷۵ روپیہ لیتے ہین - حالانکہ دوسرے جہازون مین بھی تھرڈ کلاس مین اگر جاوین اور آزاد ہون تو ماد عہ ۵ روپیہ سے زیادہ نہین لے سکتے[1] انہ

بخارا لوسا ہمیر کی حاجی تھوڑی دیر کے بعد ایک قافلہ بخارا کے حاجیون کا اس مکان مین داخل ہوا - انکے بعد سے اون لوگون کے خیالات بالکل بدل گئے - اُن کو غلطی سے ہمارے کمرے کے برابر جگہ دی گئی - اُس وقت ایک نے آکر کہنا شروع کیا کہ ہم تمھارے ہمدرد و غمخوار ہین اسباب جلد جمع کرکے نیچے لیچلو اور زور دو کہ ہم باہر جاتے ہین ہم افسر سے تقاضا کرینگے کہ اندیشہ بلوہ کا ہے اجازت ملجاویگی - ہین تو ہم وطن وا ایرانی ہون - تھوڑی دیر کے بعد دو ایرانی آئے اور ہمارے

---

[1] اصل یہ ہیکہ حاجیون پر دنیا مین تقریباً ہر جگہ کچھ نہ کچھ سختی کی جاتی ہے - سمجھ مین نہین آتا کیون ؟ - ۱۲ (منہ)

سب کے پاسپورٹ واپس دیدیئے پھر سب سامان خود اوٹھا کر باہر کے پھاٹک اور سڑک کے پاس لائے - اور حاجی عبداللہ خان ایرانی جوان نے بطور انعام کے دو منات لئے اور باقی لوگون نے فرضی نام سے کرایہ ایک شب کا نصف منات ہم مین سے ہر ایک سے لیا اور جہاز پر روانہ کردیا اور ہم نے اون کے پنجے سے نجات کو غنیمت سمجھا -

ایک ارمنی کی چالاکی آخر ہم جہاز پر گئے - وہان کہا گیا کہ "جگہہ نہین ہے" - ایک ارمنی بدمعاش حمال یہہ کہکر ساتھ ہوا کہ یہہ دھوکے باز ہین - افسر جہازات کا کارخانہ ڈیڑھ میل ہے وہان چلو ٹکٹ ملجائیگا - چنانچہ وہان گیا افسر نے بھی انکار کیا چونکہ ہمارے آنیکے دو ڈھائی گھنٹے کے بعد تک لوگ ٹکٹ خریدتے رہے اور ان مین سائبیریا اور ٹوبالسک تک کے حاجی تھے جنکے چہرے مُغلی اور حبشی وضع کے ہین اور سر پر کلاہ تُرکی ہے - چونکہ ہم کو ٹکٹ نہین ملا اسلئے ہین سمجھتا ہون کہ جن بدمعاشون کے پنجے مین ہم پھنس گئے تھے اونھون نے ٹیلیفون سے کہدیا تھا کہ ہم کو ٹکٹ نہ ملے - کیونکہ ہم اُن کے شکار نہین بنے اور ہمکو روکا کرتے مین یہ مصلحت تھی کہ دوسرے بُخاری معززین جو آئے تھے وہ بھی ہماری برہمی دیکھکر بدگمان و مخالف نہ بن جاوین - یہہ بُخاری لوگ لقمۂ چرب تھے اور ہم لقمۂ سخت پھر یہہ ارمنی حمال بھی دزدی مین شریک تھا ہم کو ایک ہوٹل مین ڈال گیا اور دلالی کے لالچ مین اون کو کہہ گیا کہ ہم سے چہ چند کرایہ لیوے - کیونکہ وقت تنگ ہوگیا تھا اور شام کو کہین آرام کرنا ضرور تھا -

ہوٹل یا فحش خانہ جہاز سے لوٹتے وقت ارمنی نے ایک ہوٹل کا پتہ بتایا جس کا نام ہوٹل یورپ ہے - جسکا مالک عثمانیہ حاجی اسمٰعیل بتایا گیا - مگر یہ شخص مابعد ایک یہودی نکلا جسنے ایک کمرے کا کرایہ اول مبلغ ۸ عہ کے قریب بتایا اور جب ہم تھکے ماندے تمام اسباب سمندر پر سے لاکر مغرب کے قریب پہونچے تو مبلغ صہ کرایہ مانگا - ہمنے انکار کیا مگر نہ وقت جانیکا تھا اور نہ سا کھیون کا بھاری اسباب اجازت دیتا تھا کہ باہر جاوین - یہین رہ گئے - مابعد فوراً معلوم ہوا کہ یہہ ہوٹل برائے نام ہے در اصل خفیہ فحش خانہ ہے اور اکثر کمرون مین روسی اور یہودی عورتین برسم خادم موجود ہین - شاید بعض بچلن مسلمان زیادہ تر اسی وجہ سے یہان ٹھیرتے ہین - یہ شخص ہم مین سے بعض لوگون کے عمامے دیکھکر نہ چاہتا تھا کہ ہم یہان قیام کرین تاوقتیکہ مکان کی شہرت اور بدنامی دور دور تک نہ پہونچے

اور اوسنے درخواست کی کہ عمامہ سر پر نہ رکھین۔

اوڈیسہ کی وقت شب

آج دن کو جہازون کے ادارۂ مرکزی کی تلاش مین یہان کے بڑے بازارون اور سڑکون پر گئے اور رات کو برقی روشنی کی حالت بھی دیکھی۔ واقعی یہان کے بازار بزرگی و خوبصورتی اور صفائی مین کلکتہ اور بمبئی سے کم نہین بلکہ ہوٹلون کی خوبی اور دوکانون کے اسباب چینی مین بہتر ہین۔ البتہ اوڈیسہ کی آبادی ۳ لاکھ سے زیادہ میرے اندازہ مین نہ ہوگی اور سڑکون پر مثل دلّی کے ہجوم بھی نہین۔

ایک ہوٹل نہایت ہی اعلیٰ درجے کا بہترین مقام مین ہم کو ملا جسکے روسی مینجر نے ہمارے ساتھیون کو کمرہ دکھایا اور کہا کہ دو کمرے آپ لوگون کو دیتا ہون اور ہر شخص سے ۸ ر روزانہ لون گا۔ واقعی ایسا ارزان ہوٹل نہین دیکھا گیا مگر ڈیڑھ روز کے لئے انتقال مکان مشکل تھا۔ اور اس عالیشان مکان مین جانے سے محروم رہے۔

آج کا تمام دن جھگڑے مین گذرا اور جگہ جگہ اسباب لیجانا۔ چڑھانا۔ اوتارنا۔ حمّالون اور گاڑی والون سے معاملہ کرنا۔ دزد کمپنی کو اپنی بے وقوفی کا انعام دینا۔ ایک نالایق یہودی رعایائے عثمانی سے عربی مین مباحثہ کرنا۔ غرض اسی مین شام ہوگئی۔

[اوڈیسہ۔ ۷ ر شوال ۱۳۲۹ھ = ۲۹ ر ستمبر ۱۹۱۱ع]

علاء الدولہ اور مظالم اور ظلم پسندی

آج تمام دن ہوٹل مین رہا۔ ہمارے ساتھیون مین مرزا حاجی ایک معقول جوان ہے جو علاء الدولہ کے مصاحبون مین رہچکا ہے جو قصّے اوسنے بیان کئے اوس سے اُس مشہور سابق گورنر اور وزیر کی انتظامی قوت اور سخت مظالم آشکار ہوئے۔ اِن قصّون سے جو چشم دید ہین اوس سے مین یہہ نتیجہ اخذ کرتا ہون کہ شخصی حکومت کے زمانے مین ایران مین بیحد مظالم ہوتے تھے۔ کوئی قانون و قاعدہ نہ تھا۔ اور زمانہ مظفرالدین شاہ سے بدامنی۔ قتل و ڈاکہ جاری ہے۔ نیز اس وقت ظلم و زیادتی یقیناً ایران مین کم ہے۔ مگر اجراے حکومت مین ایسے لوگ بہت کم ہین جنھون نے شخصی غرض کو چھوڑ کر مشروطہ قایم کیا ہو۔ طبیعتون مین وہی زر پرستی اور حُبِ جاہ باقی ہے۔ مین جو اس وقت روزنامچہ لکھ رہا ہون۔ سیّد محمد طبا طبائی کے بھانجے (یعنی سید محمد رضا طباطبائی

جو میرے رفیق سفر ہین اونھون نے کہا کہ علاء الدولہ کے حالات لکھ رہی ہو لیکن یہ بھی لکھنا چاہیے کہ وہ بہایت پابند شریعت قرآن خوان ہے شراب وغیرہ جبائث سے پرہیز کرتا ہے مگر اوس کی حکومت مین بجاے عدل کے جباری زیادہ تھی ایران کی عوام خلایق مین باوجود تمام عیبون کے جسقدر رفتہ رفتہ ٹسے جاتے ہین بھولا پن بھی بہت ہے۔ مجرم بلا وجہ جرم کرتا ہے اور پھر خود قبول کر لیتا ہے۔ ایک بیگنہ کو سخت سزا دی جاتی ہے تو ہزار گنہگار ڈر جاتے ہین۔ بموجب قانون یا جیسا محاورۂ حالیہ مین کہتے ہین "بحرف حسابی"۔ لوگ کام نہین کرتے۔

آج آقا مرزا محمد تقی پسر شریعت مدار سبزواری سے جو ہمارے تیسرے ساتھی ہین سخت مباحثہ طالب علمانہ وضع کا بہائیون کے متعلق واقع ہوا۔ ہمارے ساتھیون مین سے دو آدمی گویا میرے ہمخیال تھے وہ غیر ملا تھے یعنی آقا ابو الحسن تتن فروش وحاجی آغا۔ اور کہتے تھے کہ بہائیون کے آزاد وظاہر ہونے سے لوگ اس مین شریک ہونیکی جرأت نہ کر سکینگے۔ لیکن مرزا محمد تقی سخت جھگڑا کرتے تھے کہ بہائیون کے آزاد ہونے سے شوکت اسلام جاتی رہیگی۔ مین نے جواب دیا کہ اندر اندر جب کام ختم ہو جائیگا تو شوکت کہاں رہیگی؟۔ مگر عموماً جنس طالب علم اور خصوصاً جنس ملا کو مباحثہ مین مغلوب کرنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا پتھر مین جونک لگانا۔ مجھ سے مرزا محمد تقی نے دریافت کیا کہ آپ کو ایران کے وزراء وغیرہ نے روپیہ خرچ ضرور دیا ہوگا۔ اونھون نے مجکو اپنے یہان کے ملاؤن پر قیاس کیا کہ وہ یقیناً بغیر روپیہ کے قومی کام نہین کرتے مگر خدا کا شکر ہے کہ اون کا خیال میری نسبت درست نہین۔

اتفاقاً آج میرے اور جملہ ساتھیون کے پاس کل خرچ اسقدر ہے کہ کل قسطنطنیہ (اسلامبول) تک کا ٹکٹ اگر معمولی نرخ کا لیا جاوے تو ہم وہان پہونچ سکین ورنہ خدا حافظ ہے۔ لطف یہہ ہے کہ سب کے پاس جو ہنڈیان یا توقیعات ہین وہ قسطنطنیہ کی ہین۔

{ ۸ شوال ۲۹ھ = ۳۰ ستمبر ۱۹۱۱ع }

اوڈیسہ کے باقی حالات

جہان تک مین نے سمجھا ہے ہوٹل والے۔ ٹکٹ فروش اور محافظین جہاج سب ہجور ہین اور آپس مین شریک ہین۔ یہان سے اسلامبول صرف ۳۶ گھنٹے کا راستہ ہے۔ ہمارا پاسپورٹ دیکھکر کہا گیا کہ ہوٹل والون اور محافظین جہاج کو اطلاع دی گئی ہے کہ رعایاے عثمانی اور روسی کے علاوہ کیسکو کم درجے کا ٹکٹ نہین دیجئے۔

گمر مابعد ہمارے ساتھیون نے اُن ایرانی وارد بیلی وعثمانی مومنین کی خوشامد کی اور دو دو منات دیئے نادن کو رشوت دینے کا لالچ دیا تب ایک ڈیڑھ گھنٹے کی محنت کے بعد مجکو ٹکٹ ملا - اصل مین یہ ٹکٹ حسب قاعدہ ملنا ہی چاہئے تھا خود ان لوگون نے سازش کی تھی کہ ٹکٹ فروش انکار کردے - اور لوگ برابر خرید رہے تھے -

دو مسلمانون کی خباثت اور ایک روسی کی شرافت

مگر ابھی زحمات ختم نہین ہوئین - ہوٹل واپس آتے ہی تقاضا ہوا کہ جہاز پر چلو - سازشی حمال بھیجے گئے کہ جلد آؤ ! - سامان کی مزدوری جو مقرر کی گئی بعد سامان لانے کے ڈیوڑھی لی گئی - یہان اسباب جہاز کے برابر ڈلوایا گیا - اب حاجی اسمٰعیل[1] مالک ہوٹل جو یہودی کا شریک ہے اور نائب علی اردبیلی جو بظاہر عمدہ لباس پہنے اور سوا سے ٹوپی کے بالکل یوروپین ہے (اور اس ناپاک تمدّن لیوانٹ کا نمونہ ہے) انھون نے دوسری سازش کی کہ پاسپورٹ جب تک دستخط نہ ہون قابل قبول نہین - ایک ایک روپیہ دستخط کرانے کے لئے لازم ہے - اتفاق سے ہم مین سے کسی کے پاس اسقدر رقم نہ تھی - حاجی ابوالحسن طہرانی جو بہت معقول مرد ہین اور نہایت ہمدرد ثابت ہوئے وہ گئے اور سب پاسپورٹون پر مفت دستخط کرا لائے مگر میرے پاسپورٹ کو دفتر نے واپس کردیا کہ یہہ بیقاعدہ ہے - جہاز پر جو پولیس والا کھڑا تھا اوسنے بھی واپس کردیا کہ یہہ بیکار ہے - واپسی کی وجہ سمجھ مین نہین آئی کہ وہ روسی مین بیان کرتے تھے - اب مین جہاز کے کنارے بے بس و بیکس رہگیا - پیسہ تک پاس نہ تھا - صرف ایران کے کچھ سونے چاندی کے سکے بطور نمونے کے باقی تھے - زبان سمجھ مین نہ آتی تھی - ہوا تُند تھی - اسباب واپس لیجانے کا بھی کرایہ نہ تھا - آخر معلوم کیا کہ باکو کے ہوٹل والے نے ۸ر کا جدید ٹکٹ نہین لگوایا تھا وہان مُہر کرانی ضرور تھی - مین نے نائب علی سے کہا کہ تم مسلمان ہو سفارش کرو - اس پاسپورٹ کو باقاعدہ کرا دو - اصلاح کی بابت ایک منات دینے پر ہمارے ساتھی ابوالحسن تیار تھے - اوس خبیث نے (باوجودیکہ ہم سب سے روپیہ لیچکا تھا) اور نیز اسمٰعیل نے امداد کرنے یا زبان روسی مین دفتر والون کو سمجھانے سے انکار کیا اور دس منات (عہ) اس درستی کرانیکا خرچ طلب کیا - جو موجود نہ تھا - آخر حاجی ابوالحسن اور مین دفتر مین گئے اور مین نے کہا کہ پریشان ہون اور نقد روپیہ پاس نہین کیا کرون - دفتر کے لوگون نے ہماری چہرے سے پریشانی

---

[1] مابعد یہہ شخص یہودی نکلا ! (منہ)

سمجھی اور ہم کو دفتر سے باہر ٹھیرایا اور پاسپورٹ پڑھکر ایک رجسٹر مین دیر تک کچھ لکھا اور ٹھرکر کے (۱۰) منٹ مین مُفت ہمارے حوالے کیا - اس انتظار مین ہم سوا سے اسکے اور کچھ نہ کر سکے کہ خدا سے دُعا کرین کہ اس روسی کے دل مین رحم ڈالے کہ مسلمانون کی طرح ہم کو ایذا نہ دے - آخر دُعا قبول ہوئی اور ہم جہاز مین سوار ہوئے جس کا نام خترو الکزنڈر ہے - جہاز مین سوار ہوتے ہی سر مین درد شروع ہوا - ایک گھنٹے بعد کھانا کھایا مگر وہ سب استفراغ مین نکل گیا -

{ جہاز الکزنڈرو - بحر اسود - قریب وارنا - ۹ شوال ۱۳۲۹ھ = یکم اکتوبر ۱۹۱۲ء }

جہاز مین بوجہ تلاطم سمندر تمام شب گزشتہ اور کل سہ پہر تک ازحد تکلیف رہی - سر مین چکر - بدن مین درد - اور طبیعت زندگی سے بیزار - اب ۱۲ گھنٹے کے بعد بستر سے اوٹھا ہون اور کل سہ پہر کا روزنامہ لکھا - دوسرے لوگ مجھ سے بھی زیادہ پریشان تھے - ہمارے ساتھ اوپر کے حصے مین بہت سے بلگیری ہین جن مین سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک دو دو بندوقین ہین - یہ لوگ کم رو اور غلیظ ہین - صرف قومی اتفاق اور پشت گرمی دول یورپ کی وجہ سے ۳۵ سال قبل بلگیریا آزاد ہو گیا ہے اور اب دو لاکھ فوج جرار رکھتا ہے اور اس مختصر ریاست کی قوت بالفعل ایران بلکہ علاوہ چین و جاپان و ٹرکی - افریقہ و ایشیا و جنوبی امریکہ کی ہر دیسی حکومت سے زیادہ ہے -

کریمیا اور اسلامی حکومت ایک نوجوان جو کریمیا کا ترک ہے جہاز مین میرے پاس آیا اور پوچھا کہ تمہارا مذہب کیا ہے آیا سُنّی ہے ؟ - مین نے کہا ہان - پھر مین نے کہا "اتحاد اسلام" - وہ بہت خوش ہوا اور ترکی مین اوسنے کچھ کہا جس سے مین سمجھا کہ وہ کہتا ہے کہ سب مُسلمان ایک ہو جاوین تو کوئی اون کا مقابلہ نہین کر سکتا - اوس نے دریافت کیا کہ تم ہندوستان مین علوم حاصل کرتے ہو ؟ - انگریز ممانعت تو نہین کرتے ؟ - مین نے کہا ممانعت کیا امداد کرتے ہین - اس سے پتہ چلا کہ روس علوم کی تعلیم مین مارج ہوتا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ مُلک کریمیا کے تاتاریون نے بھی ٹرکی لباس اختیار کر لیا ہے - یہ ملک جو جزیرہ نما ہے روس فرنگستان کے جنوب مین بحر اسود کے شمالی کنارے پر ایک جزیرہ نُما ہے - اب سے تین سو سال قبل خان کریمیا کی عملداری مین تھا - اب بھی بہت سے تاتاری اوڈیسہ مین نظر آتے ہین - مگر اکثرون نے روسی لباس اختیار کر لیا ہے - خان کریمیا ایک حد تک سلاطین عثمانیہ کو

ابنا شہنشاہ قبول کرتا تھا۔ ایک زمانہ تھا کہ خان کریمیا زار روس کے مورثون سے کبھی کبھی خراج وصول کیا کرتا تھا
مالآخر دولت ماسکو نے سب روس اور تاتاری خان کریمیا کو مغلوب کرلیا۔ تلک الایام نداولہا بین الناس
یہ زمانہ ہے جسکو ہم آدمیون مین چکر دیتے ہین۔ بقول میر تقی مرحوم ؎

میرے اوسکے بگاڑ پر مت جا ٭ اتفاقات ہین زمانے کے

بندر وارنا جہاز گیارہ بجے کے قریب بندر وارنا مین پہونچا اور اب تین ساعت سے کھڑا ہے۔ بندرگاہ قریب ہے اکثر عمارتون پر چونے کی سپیدی ہے اور دومنزلہ سہ منزلہ بنگلے بمبئی کے کرایہ کی عمارتون کے طرز پر بنے ہوئی ہین۔ تجارت بھی کافی اور خاصی معلوم ہوتی ہے۔ ہم کو کنارے پر جانے نہین دیا۔ یہ بلگیریا کا بندر ہے۔ قلیون اور دوسرے سیمون آدمیون کے سرون پر ترکی ٹوپیان ہین۔ ان مین نصف سے زیادہ یہود معلوم ہوتے ہین اور نصف سے کم بلگیری مسلمان اور ترک مسلمان۔ یہود کی پہچان یہہ ہے کہ کمر مین ایک کپڑا بندھا ہوتا ہے اور اکثرون کے ہاتھ مین ایک تسبیح جس مین ۳۳ - ۵۰ دانے سپید اور موٹے موٹے ہوتے ہین۔ بلگیریا کے آدمیون مین ابھی وہ رعونت نہین آئی جو ایک آزاد یا مطلق العنان قوم مین ہوتی ہے اور جسم کے اعتبار سے بھی شاندار نہین ہین۔ اس لئے اون کی ہمت کہ وہ روس کی اعانت سے ۱۸۷۸ء مین آزاد ہو گئے اور بھی قابل تعجب ہے۔ بندرگاہ بلگیریا کا فاصلہ روس کے بڑے بندرگاہ اودیسہ سے گویا ۱۲ - ۱۶ ساعت کا ہے۔ یہان روس آسانی سے اپنی فوج اوتار سکتا ہے لیکن اسکا کہ عثمانی بحری طاقت بھی ترقی کرتی جاتی ہے دولت عثمانی بھی ہر وقت وارنا پر زمانہ جنگ مین قبضہ کر سکتی ہے۔

[۱۰ شوال ۱۳۳۰ھ = ۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء]

مقابل بندر بوغاز ہمارا جہاز ایسا منحوس واقع ہوا ہے کہ ہر بندرگاہ پر ۱۲ گھنٹے قیام کرتا ہے۔ کل نصف شب تک بندر وارنا ہی پر ٹھیرا رہا۔ آج صبح بوغاز پر پہونچے اور ابھی تک اسباب اوتارنا بھی شروع نہین کیا۔ حالانکہ ۸ گھنٹے گزر گئے ہین۔ شام کو روانہ ہوا تو غالباً کل صبح ہم قسطنطنیہ مین پیادہ ہو سکین گے۔ اس سفر مین گویا ۳ دن تا ید ضائع ہوئے۔

بندر لور غاز تمام بندرگاہون کی دولت بہ سبب دلالی و تجارت دیگر تمام شہرون سی زیادہ ہوتی ہے۔ حتی کہ یورپ مین تجارت کے اثر سے ایرانی بنادر بھی بارونق ہین۔ اسی طرح بندر لور غاز بھی شاندار بنگلے اور عمارتین رکھتا ہے۔ یہ بستی ایک چھوٹی سی پہاڑی پر جو بیضوی دائرے کے طور پر ہے واقع ہے۔ عمارتین اور سہ منزلہ بنگلے جُدا جُدا واقع ہین مُسلسل مکانات اگر ہین تو جہاز سے نظر نہین آتے۔ ہم لوگ ڈیڑھ دن کا کھانا لیکر چلے تھے۔ جہاز نے ۳ دن لے لئے ساتھی سخت پاکباز اور پابند طہارات و نجاسات ہین جو پابندی بعض اوقات مراق کے درجے تک پہونچ جاتی ہی۔ مثلاً جو شخص ایسے آدمی کے پاس بیٹھے اور کھائے پیئے جو پابند اون کے قواعد کا نہ ہو وہ بھی ناپاک ہے۔ پر تعجب ہے کہ اسی سلسلے کو طول دیکر وہ اپنے کو کیسے پاک سمجھتے ہین۔ مگر بعض مواقع پر اہل کتاب کے نان پاؤ وغیرہ خریدنے کو جائز سمجھتے ہین بشرطیکہ مابعد مُنہہ کو پانی کے تریڑون سے پاک کرلین۔ بہرحال عموماً نان پاؤ اور سرکا اور چار پر گذر رہے۔ اس پُر لطف سفر کی تکلیف یاد رکھنے کے قابل ہے۔

کریمیا کے ترک کا اخلاق اور اوس کی محبت آج نوجوان ترک کریمیا نے آکر خواہش کی کہ مین تمھاری کتاب مین کچھ عبارت لکھنا چاہتا ہون مین نے کہا بخوشی۔ مگر آپ کی عبارت کون سمجھیگا۔ اگر عربی مین لکھئے تو بہتر ہے۔ اُنھون نے کہا مین عربی نہین جانتا۔ خیر میری نوٹ بک مین ایک ترکی عبارت لکھی ہے جس کا خلاصہ جسقدر مین سمجھا ہون یہ ہے "کہ روس سے اسلامبول جاتے وقت میری ملاقات خواجہ غلام الثقلین آفندی سے ہوئی جن کی معلومات بہت وسیع ہے اور وہ ہندوستان سے آتے ہین لیکن مجکو سخت افسوس ہے کہ اون کی زبان نہین سمجھ سکتا اور اون سے باتین نہین کرسکتا"۔

کریمیا کے مُسلمان ان کا نام احمد خلاصی ہے اور ان سی معلوم ہوا کہ کریمیا کی کل آبادی منجملہ بیس لاکھ آدمیون کے ایک لاکھ کے قریب تاتاری مُسلمان ہین اور اپنے مذہب مین پختہ ہین۔ لیکن بعض آدمی روسی عورتون کے عشق کی وجہ سے کبھی کبھی مسیحی ہو جاتے ہین۔ جنگ کریمیا کے بعد ۵ لاکھ سے زیادہ مُسلمان بلاد عثمانیہ کو چلے گئے۔ لباس تاتاریون کا جُدا گانہ ہے لیکن جو مدارس مین تعلیم پاتے ہین اون کو روسی لباس پہننا پڑتا ہے۔

شہر قسطنطنیہ

۱۱۔ شوال ۱۳۲۹ھ = ۳ر اکتوبر ۱۹۱۲ء

الحمد للہ کہ مین آج قسطنطنیہ پہونچا۔ ۳ گھنٹے تک ساہنے عالیشان کوٹھیان اور قصر جن کی وضع بمبئی کے ملابارہل اور کمبالاہل کے مکانون کی سی تھی۔ اسلامبول کی ۶-۷ پہاڑیون کی تلہٹی مین اور بلندی پر نظر آتے پھیر اور بعض مساجد نہایت خوبصورت تھین۔ قسطنطنیہ کا بندرگاہ واقعی بینظیر ہے۔ یہ ہر طرف سے سوائے ایک راستے کے محفوظ ہے۔ بعض مکانات اور قصر اسقدر بڑے تھے کہ مین نے دوسری جگہ نہین دیکھے۔ غالباً یہ سب سے بڑا مکان دولمہ باغچہ (سلطانی محل) سمندر کے کنارے ہے۔ ۹ بجے دن کے ایک ترک ملاح مجکو کشتی مین بٹھاکر کسٹم مین لایا جہان ایک ایرانی نے (خدا کرے دلال نہ ہو) اخلاق سے اسباب کا معائنہ کرایا۔ اوسنے مہربانی کرکے حمالی مین بھی ایک مجیدی ادا کردی کیونکہ میرے پاس کچھ نقد نہ تھا۔ اور مین نے ایک طلائی تومان اون کے پاس امانت رکھوادیا۔ نام اور ولدیت وعمر وغیرہ لکھکر محرر دفتر نے پاسپورٹ واپس دیا۔ وہان سے ہوٹل مسرت مین جس کا پتہ شیخ حسن کرونے (جو منجانب دولت عثمانی کربلا مین واعظ ہین) بتایا تھا آیا۔ پانچوین منزل پر ایک کمرہ جس مین کوئی اور صاحب بھی شریک ہین میسر آیا۔ مگر ہوٹل عالیشان اور صاف ہے اور جگہ جگہ گھنٹیان لگی ہوئی ہین اور ٹیلیفون بھی ہین۔ بباعث نہ جانتے زبان کے کچھ زیادہ فائدہ اس انتظام سے نہین ہوا۔

ایران کا مرکز یہان ایک کاروانسرائے اور محلہ ہے جو "خان والدہ سلطان" کے نام سے مشہور ہے۔ مین عمداً وہان نہین گیا تاکہ ترکون کی حالت اور معاشرت کو سمجھ سکون۔

ہر ہوٹل سے ملا ہوا ایک قہوہ خانہ ہوتا ہے جس مین لوگ بیٹھکر اخبار پڑھتے ہین۔ رسالہ کا ایک افسر عمدہ لباس پہنے ہوئے بیٹھا تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ عربی جانتا ہے۔ اوس سے باتین ہوئین۔ اوسنے چار کی دعوت کی اور طامس کوک اینڈ کمپنی کا پتہ لگانے کے لئے اور مختلف دفاتر مین میرے ساتھ جانے مین ازحد اخلاق وشرافت کا

برتاؤ کیا۔ بلکہ سخت اصرار سے ایک ہوٹل مین مجکو اپنے خرچ سے کھانا کھلایا۔ ان کا نام حاجی علی ہے اور یہہ یوزباشی کے عہدے پر سرفراز ہین۔ اُنھون نے نہت سے عربی اخبارات بھی مجکو دئے جن سے دُنیا کی کچھ حالت معلوم ہوئی اور یہہ بھی پتہ چلا کہ ۴ - ۵ دن سے درمیان ترکون اور اٹلی کے طرابلس الغرب (تری پولی) کے معاملے مین حالت جنگ ہے۔ مگر جیسا مین نے ظاہر کیا اور ترکون نے قبول کیا۔ ٹرکی کے پاس ستعداد بحری اسقدر کم ہے کہ اٹلی سے ایک روز بھی جنگ نہین کر سکتے۔ اور یہہ جنگ چونکہ متعلق بہ تری پولی ہے اسلئے بحری جنگ ہے۔ حاجی علی یوزباشی پریشان تھے کہ جنگ کیسے ہوگی۔

ترکون کی معاشرت اور اخلاقی حالت

یہان کوئی فارسی نہین سمجھتا۔ عربی مین جس طرح ہو سکا مین نے گفتگو کی۔ حاجی علی اور ایک بحری فوج کے اتالیق سے سوال کئے جن کا جواب "ملا ملت یعنی قوم مین اسلامی حرارت ہے لیکن جو لوگ برسر حکومت ہین عموماً طبعی مشرب ہین اور آزاد خیال ہین۔ شراب بہت عام ہے"۔ مین نے سپاہیون کی بابت پوچھا کہا گیا کہ وہ بھی اکثر پیتے ہین۔ ایک واعظ جو عربی خوب جانتے ہین اونھون نے میرے سوالات جو اخلاقی کے بابت تھے سنکر جواب دیا کہ ترکون مین تین قسمین ہین (۱) الاعلے۔ وہم فی الجہنم۔ وہ جہنم مین ہین (۲) الادنٰے وہم فی الجہنم۔ وحشیون ادنے جہنم مین وحشی ہین (۳) الاوسط) اون کی حالت خاصی ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ اعلیٰ لوگ شراب۔ زنا۔ اعمال خلاف وضع فطری و عیاشی مین بتلا ہین۔ مین نے کہا کہ مُسلمان دو فشار مین مبتلا ہین۔ ایک فقہا جو حالت زمانہ سے بیخبر ہین۔ دوسرے منقلدین یوروپ جن مین اسلامی حرارت نہین۔ میرا مقصد ہے کہ ایک متوسط گروہ پیدا ہو جو علوم اردو سے واقف ہو اور اسلامی عصبیت یعنی رگ غیرت رکھتا ہو اونھون نے کہا خدا ایسا کرے اور تم کو توفیق دے۔ خود شیخ الاسلام سابق (جو چندروز قبل تک تھے) انکی نسبت عجیب خبر مجکو سُنائی گئی کہ وہ بھی آزاد مشرب ہین اور شراب پیتے ہین مگر اُمید کرتا ہون کہ اس خبر مین مُبالغہ ہوگا۔

ما مُریدان روبہ سوے کعبہ چون آریم چون ٭ رو بسوے خانہ خمار دارد پیر ما

میرے ساتھ کمرے مین ایک نوجوان ترک ہے اوس کی طرز معاشرت بجز ٹوپی کے بالکل یورپین ہے۔ اور جوز بانین

مین جانتا ہون یعنی انگریزی - فارسی - ہندی - عربی اون سے بالکل نابلد ہے - مگر نہایت خلیق ہے - لباس
قسطنطنیہ کے ترکون کا مثل ایرانیون کے عمدہ ہے بلکہ اسلامبول مین تو ترکون کی ہر شے ایرانیون سے صاف اور ستھری
نظر آتی ہے - لیکن بہت سے لوگ جو ترک معلوم ہوتے ہین ہینچ میگے عثمانی یا غیر مسلم ہین -

شہر اسلامبول شہر اسلامبول جسقدر مین نے آج دیکھا رونق مین اوڈیسہ کلکتہ - بمبئی سے کم نہین - تمام راستے
آدمیون سے پر رہتے ہین - دوکانین شاندار ہین اور سڑک پتھر کی ہے جسپر گاڑیان بے تکلف چلتی ہین -
یوروپین حصے مین خاصکر سامان اور عمارات اون تمام شہرون سے زیادہ شاندار ہین جو میری نظرون سے
گذرین - یوروپین تاجرون اور بنکون کے کارخانے اور سفراے سلاطین کی کوٹھیان ہین - اور اسلامبول کے
درمیان ٹنل ہے جسکے اندر دو منٹ مین ریل چلتی ہے - یہ ٹنل سمندر کے نیچے بنائی گئی ہے - ٹنل سے پہلے
پل آتا ہے وہ بھی سمندر پر بنا ہوا ہے - اس کو غلاطہ کا پل کہتے ہین -

مجکو آج روپیہ کی سخت ضرورت تھی - اتفاق سے یوزباشی حاجی علی (جو مدینہ منورہ بھی رہ چکے ہین اور
آج دعوت کے وقت کہتے تھے کہ اہل ہند فلفل احمر کے بہت شائق ہین - یعنی ہمارا مرچ کا شوق دنیا کو معلوم ہے)
حسب وعدہ بارہ بجے سہپہر کو نہ پہونچ سکے - چار بجے کے وقت کوک کمپنی کے بند ہو جانیکا اندیشہ تھا اور خرچ کے
لئے پیسہ باقی نہ تھا - اس سفر مین جیسے اور اتفاقات حسنہ توفیق الٰہی سے پیش آتے ہین ایک یہ ہوا کہ جب مین یوزباشی
موصوف کے انتظار مین ہوٹل کے قہوہ خانے مین بیٹھا ہوا تھا جہان بڑا مجمع رہتا ہے اور جو مثل ایک عالیشان ڈرائنگ
روم کے ہوتا ہے جس مین خاص ارزان قیمت پر چار قہوہ شربت - سگار وغیرہ مل جاتا ہے - مین بھی آج کئی دفعہ
جی گھبرایا تو وہان چلا گیا - ایک ترک لڑکے نے دوسرے نوجوان سے کہا ان سے انگریزی مین بات کرو انگریزی
دان ترک کے ملنے سے بڑی مدد ملی - وہ بیچارہ مجکو ٹامس کوک کے دفتر مین جو قسطنطنیہ کے دوسری طرف ہی لیگیا
پل کا کرایہ چلتے وقت تو یہ مجبوری اوسنے خود دیا اور معاوضے مین میرے پاس جو ایرانی سکہ تھا اوس کے لینے
سے انکار کیا - مگر آتے وقت بھی سخت اصرار سے خود کرایہ دیا اور کہا کہ آپ ہماری مہمان ہین - اس نوجوان نے مسلمان

ہندوستان اور ترکون کے تعلقات کی بابت دریافت کیا جس کا صحیح جواب مین نے دیا مُسلمانون کی حالت بھی اوس کو سمجھائی - اِس نوجوان (احمد فواد آفندی) نے نوجوان ترکون اور انجمن اتحاد و ترقی کی بہت تعریف کی اور کہا کہ وہ واقعی اسلامی طور پر کام کرتے ہین - اہل یوروپ اُن کو عربون مین بدنام کرتے ہین کیونکہ یہہ لوگ یوروپین سے خوف نہین کرتے - مگر احکام اسلام پر جو اُن کا عمل کم ہے اوس کا جواب مُشکل سے مل سکتا ہے -

جنگ ترکی واٹلی

پانچ چھہ دن سے جو طرابلس مین جنگ اٹلی و ٹرکی جاری ہے اوس کی مختصر کیفیت آج معلوم ہوئی - اوّل اٹلی نے اعتراض کیا کہ ترکی فوج طرابلس غرب مین زیادہ ہے اور حکام ہماری رعایا کے حقوق کا لحاظ نہین کرتے اس سے ہم لوگون کو اور ہمارے تجّار کو نقصان پہونچتا ہے اور اون کو خوف ہے لہذا فوج اوٹھالی جاوے ٹرکی نے کہا کہ ہم خود امن کے ذمّہ دار ہین اور کسی غیر سلطنت نے بد امنی کی شکایت نہین کی اٹلی نے جواب دیا کہ ۲۴ گھنٹے مین فوج کی واپسی کا حکم نہ ہوا تو پھر جنگ سمجھنی چاہیئے - مدّت سے بحیرۂ روم کے جنوبی ملک ٹریپولی پر اٹلی کا دانت ہے اور اب کہ ترکی فوج وہان بڑھتی جاتی ہے اور یمن مین فساد دب گیا - اٹلی کو خوف ہوا کہ یہی موقع ملک پر قابض ہو جانے کا ہے فرانس و جرمن مراکو مین پھنسے ہوئے ہین اور شاید اُن سے بھی در پردہ سازش کر لی گئی - غرض ۲۴ گھنٹے سے بھی قبل اٹلی کے بیڑے نے ترکون کی دو پرانی اور بوسیدہ "تارپیڈو کشتیان" جو بحر ایڈریاٹک مین تھین ڈبو دین ایک کشتی بچکر بندرگاہ مین آگئی اور ٹریپولی پر اٹلی نے گولہ اندازی شروع کر دی جو ابتک جاری ہے - ترکون نے بھی کئی جہاز اٹلی کے ڈبو دیئے اور کچھ گرفتار کر لیئے - یہ ظاہر ہے کہ اٹلی کی بحری قوت ٹرکی سے سات گُنی زیادہ ہے مگر ٹرکی مصر مین کو [illegible] ٹریپولی مین لیجانا چاہتے ہین اور کوئی وجہ نہین کہ خدیو جو سلطان کے ماتحت ہے یا انگریزی گورنمنٹ مانع ہو پیغام یہان سے گیا ہے اور مصر کے مقیم افسرون کے جانیکی اجازت بھی آگئی ہے ترک دبنے والے نہین اور لڑنے کے لیئے تیار ہین - یوروپین اخبار عموماً اٹلی کی زیادتی پر معترض ہین - مگر یہہ ظاہری اور زبانی باتین ہین دل مین سب چاہتے ہین کہ ہماری بدنامی کے بغیر یہہ ملک بھی ایک یوروپین طاقت کے ہاتھ آجائے تو بہت بہتر ہے - سب دوست پھر دیکھین نہ منہہ میرا اگر جانین کہ ہین وہ اُن سے کیا کہتا رہا اور آپ کیا کرتا رہا ؟

تصویر سلاطین عثمانی اور اخبارات کی کثرت

آج ایک ترکی کتب خانہ سے ایک البم جس مین نہایت عمدہ تصویرین کل سلاطین عثمانی یعنی عثمان خان سے لیکر محمد رشاد خان تک کی ہین خریدا۔ اخبار یہان بھی بکثرت لڑکے لئے پھرتے ہین اور اونکی اشاعت بہ نسبت طہران کے زیادہ ہے۔ یوروپین حصے مین مذہبی پابندی نماز وغیرہ کی کم دیکھنے مین آئی طہران کا سا نقشہ ہے بلکہ طہران سے بھی کم مذہب پر عمل ہے۔

قسطنطنیہ و طہران کے کتب خانے

مین جس حصے مین باب عالی کے قریب ٹھیرا ہون نہایت کثرت سے کتب خانے یعنی کتب فروشون کی دوکانین ہین اور بہت آراستہ شیشے کی الماریان ہین جن مین کتابین لگائی گئی ہین۔ عموماً تاریخ۔ پالیٹکل اکانمی۔ فن جنگ۔ فن طب۔ ناول و افسانے۔ لغات۔ تراجم از لسان فرانسہ۔ جغرافیہ اقتصادی قانون مال۔ تاریخ مالیہ عثمانیہ؛ تنے قسم کی کتابون پر میری نظر پڑی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ترکون نے اپنے لٹریچر کو بہت ترقی دی ہے۔ اور وہ کتابون کو مثل یوروپ کے خوشنما کرکے چھاپتے ہین۔ ایک ہمارا مفلس ملک ہے کہ عموماً کتابین بدنما چھپتی ہین۔ اوپر کا کاغذ یہان ہمیشہ دبیز ہوتا ہے۔ ایران مین بھی ایسا ہی ہے۔ اکثر جدید قسم کی کتابون کی تقطیع یا تو جیبی ہوتی ہے یا ۱۸×۲۲ کے ورق کے آٹھوین حصے کی برابر اور دوسرے لفظون مین عصر جدید سے کم یا جیسے کتاب سیرۃ النبی مولفہ مولوی خواجہ غلام الحسنین صاحب کی تقطیع۔ ایرانی کتابون کا بھی ایسا ہی عمدہ دبیز کاغذ ہوتا ہے مگر مذہبی کتب سستے اور خراب کاغذ پر نظر آئین۔ یہان ہر جگہ ٹائپ کا چھاپہ ہے۔

حب وطن

جو نوجوان ترک ہوٹل کے کمرے مین ہمراہ شریک ہے اوس کو مین نے ایک کتاب دکھائی جس مین مختلف زبانون سے فقرے اور الفاظ وغیرہ بالمقابل ترکی زبان کے لکھے ہین۔ اوس مین ایک لفظ امبیشن (بلند نظری) انگریزی مین تھا جو فرانسیسی مین امبیسیون تلفظ رکھتا ہے۔ وہ مقابلہ کر رہا تھا کہ تیسرے کالم مین اطالیہ مین وہی لفظ امبترلیون تلفظ رکھتا ہے۔ یکایک اوسنے کتاب پر ایک گھونسا مارا مجکو تعجب ہوا۔ مگر اوس کے ہنسنے سے مین سمجھا کہ اطالیہ کی زیادتی اور جنگ کے باعث حب وطن کا جوش ظاہر کر رہا ہے مین نے بھی ایک گھونسا مارا۔ کیونکہ آپس مین باتین کرنا ممکن نہ تھا اور کہا اطالیہ مردود!۔ ابھی تک جنگ کی خبرین عموماً کم آتی ہین۔ البتہ یوروپ کے اخبارون

کی رائین اور نہایت مفصل حالات یہان کے اخبارات شایع کر رہے ہین مثلاً صباح (جو آرمینیون کا ارگن ہے) اقدام (جو اعتدالی ہے) اور تنظیمات وغیرہ ان سب مین مضامین چھپ رہے ہین - انگریزی - جرمن اور فرانسیسی مین لونانٹ ہیرالڈ جو صرف دو ورقہ اور مختصر ہے ہفتہ مین دو دفعہ شایع ہوتا ہے - کل کوئی نئی خبر سننے مین نہین آئی مشہور ہوا تھا کہ افریقہ مین زنگبار کے قریب جو علاقہ اٹلی کا ہے اوسپر ترک حملہ کرنیوالے ہین - اٹلی کے اخبار کہتے ہین کہ باربرداری کے جہاز ترک کہان سے لائین گے اور اگر لائی بھی تو ہمارے جنگی جہازاون کو غرق کردین گے - طرابلس کے لوگون مین بھی بڑا جوش ہے - اٹلی کی حرکت علانیہ ڈاکوؤن اور قزاقون کی مثل ہے یعنی کوئی پردہ اوس کی غاصبانہ کاروائی پر نہین مین تو ایسا ہونے سے خوش ہون تاکہ ہمارے غافل مسلمان بھائی سمجھین تو سہی - اور اپنی حالت درست کرین اور زمانے کی دستبرد سے بچین - بقول مولانا حالی (ع) ڈھندلے سے کچھ نشان ہین ڈر ہے کہ مٹ نہ جائین -

ٹوپی درست کرنیکے کارخانے

مین بازار مین جارہا تھا کہ ایک ترک دوکاندار نے آواز دی کہ آفندی ادھر آؤ! - مین نے کہا کیا ہے؟ - اوسنے کہا کہ اپنی ٹوپی درست کرالو! - مین نہ سمجھا اوسنے کہا کہ ایک مسی سکہ (۱۰ ر) لوگا تانبے کے بڑے بڑے قالب رکھے تھے جن کو اول دیکھکر مین تعجب کرتا تھا کہ یہہ کیسے برتن ہین - نیچے بطور مشین کے ایک صندوق تھا جن کے مختصر سوراخون مین بتیان جل رہی تھین - اوسنے اونپر قالب رکھکر ٹوپی کو گرم اور سخت کیا اور اوس کا پھندنا کترکر الگ رکھدیا - یہہ پھندنا واقعی برے طور پر جہاز مین خود بمن نے بیچ مین سی دیا تھا - پھر اوسنے اوس کو درست کیا - مین نے مطالبہ سے زیادہ اوس کو دیا جس سے وہ مشکور ہوا - ٹوپی بظاہر بالکل نئی ہوگئی ورنہ میرا ارادہ نئی ٹوپی خریدنیکا تھا - بڑے بڑے شہرون مین اگرچہ اخراجات زیادہ ہین مگر ایسی سہولیت اور کفایت بھی میسر ہوسکتی ہے -

آقا شیخ اسداللہ مجتہد اور ایران کی خرابی کے اسباب

مطبع الشمس کے دفتر مین بروز شنبہ آقا شیخ اسداللہ ماممقانی سے جو معروف مجتہد اور اسلامبول مین جناب اخوند کے نائب ہین ملاقات ہوئی - اون سے معلوم ہوا کہ نجف اشرف مین جو گفتگو میرے اور آقا سید محمد پسر جناب سید کاظم طباطبائی کے درمیان ہوئی تھی اوس کو وہان چھاپ دیا گیا ہے -

حجۃ الاسلام آقا شیخ اسد اللہ جوان عمر ہین اور ان کی سیاسی معلومات بہت ہین - اونھون نے ایران کے متعلق بیان کیا کہ وہان اسلامیت صحیح کبھی نہ تھی اور علماء دنیا کے حالات اور ایجادات و اختراعات حالیہ اور شوکت غیر مسلمین اور علوم جدید سے بیخبر تھے اور اب بھی بیخبر ہین - لوگون مین ظلم کرنے اور ظلم سہنے کی عادت تھی - بادشاہ سے لیکر فراش تک کسی قانون کا کوئی محکوم نہ تھا - بجز اس کے کہ لوگون کو مارے - لوٹے - اپنا عیب چھپائے اور جان و مال و آبرو پر قابض ہو - نیز ایران کے بیرونی دشمن روس وغیرہ مہلت نہین دیتے کہ وہ فوجی اور مالی حالت درست کرے - اس وجہ سے جو خرابیان مین نے بیان کی وہ لازمی ہین اور ایکدن یا ایک سال یا چند سال مین اصلاح نہین ہو سکتی - مین نے کہا کہ علماء ہو یا احرار یا کوئی گروہ متوجہ نہین کہ اس قوم کی اخلاقی حالت کی درستی کی طرف قدم اوٹھائے -

ایثار علے النفس کا پتہ نہین اور روس وغیرہ دشمنان بیرونی جو کچھ خرابی کرتے ہین تو بتوسط اہل ایران کرتے ہین - مجتہد موصوف نے کہا کہ "مثلاً جو شخص ساری عمر پلاؤ کھانے کا عادی ہو ایک بار اوس سے کہا جاوے کہ نان خشک کھاوے اور بچے بیوی ہر وقت اوس کو پریشان کرین کہ پلاؤ لاؤ تو وہ خشک کھانا کبھی منظور نہ کریگا" - لہذا موجودہ نسل سے ایسی اُمید نہین نئی نسل آئے تو ایران کی حالت درست ہونیکی اُمید ہو - ایران کی مالیات کا یہہ حال ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہین - بختیاری - قشقائی - شیخ محمرہ - رئیس کُرو - جو جن کے پاس قوت ہے وہ آمدنی کا بڑا حصہ خود رکھ لیتے ہین کہ ہم فوج کو تنخواہ دیتے ہین - یہہ فوج خود اون کی ذاتی ہے اور حکومت کی مطیع نہین رہتی اسی طرح طہران مین بموجب معاہدہ کاسک فوج جو ناصر الدین شاہ نے روسی افسرون کے ماتحت برقرار کی تھی وہ بھی اپنے آپ کو باوجود ایرانی ہونے کے روسی سمجھتے ہین - علمائے دین کا حال یہہ ہے کہ دنیائے اسلام یا دنیائے شیعہ کو ادارہ کرنے (منتظم کرنے) کی لیاقت تو کجا بڑے سے بڑے مجتہد کو اگر کہا جاوے کہ جو چیز خود اوس کے دائرہ عمل مین ہے یعنی فصل خصومات شرعیہ (دیوانی و فوجداری کے فیصلے) ایک چھوٹے سے گاؤن کے مقدمات بطور خاتمہ طے کر دے کہ مابعد جھگڑا نہ رہے اور ایک گاؤن کے محکمہ عدالت کا کام قابل اطمینان کرے تو نہین کر سکتے - برسون اون کا فیصلہ غیر قطعی ہوگا اور جھگڑا باقی رہیگا - پھر ان سے یہہ اُمید رکھنا کہ اہل شہر مثل طہران

یا قسطنطنیہ یا ایک ملک اسلامی کو منتظم کرین محال ہے"

جسقدر باتین اونھون نے بتائین وہ سب درست اور بجے خود صحیح ہین اور مجکو تعجب ہے کہ اسقدر واقف اور باعلم مجتہد اپنا وقت اس قوم کے لئے خرچ کر رہے ہین جو اغراض ذاتی مین اسقدر مبتلا ہے۔ اگر ہمارے ہندوستانی مسلمین کے پاس اسدرجہ کے علماء ہون تو شاید لوگ بہت جلد اصلاح کی طرف آمادہ ہو جاوین اور یہ عالم نجف اشرف سے سند اجتہاد لیکر آئے ہین مگر ۲ اسال سے ایران نہین گئے نہ حالات جدیدہ سے کافی واقف ہین

ایران کا آیندہ مذہب ایران کے مذہب آیندہ کے متعلق اُن سے گفتگو ہوئی مین نے کہا کہ ایرانی متلون المزاج ہین اونھون نے قبول کیا اور کہا کہ اُن کو لوگ فرانس وبابن مشرق کہتے ہین۔ اونھون نے بہائیت کی بابت کہا کہ لوگ اسکو قبول نہ کرین گے۔ اور کوئی قوم آمادہ نہین کہ مرزا حسین علی بہا کو خدا کا مظہر مان لے۔ اور ایک خطرہ ضرور ہے کہ ایران کی تاریخ پڑھ پڑھکر ایرانیون مین عرب سے اور ضمناً اسلام سے عداوت پیدا ہو کر ایران کی شاہزادیان اور بادشاہزادیان مدینہ مین جا کر فروخت ہون اور جو طمطراق اور شان وشوکت تاریخ مین سلاطین عجم کی قبل از اسلام کے بیان کی جاتی ہے وہ باقی نہ رہے اور یہ سلطنت مقہور وذلیل وزیر بار اجانب ہو۔ مگر صاحب موصوف نے کہا کہ یہ تو خلاف قیاس ہے کہ یہ لوگ مذہب اہل سنت کو ترجیح دین اور نہ زردشتی ہونا ممکن ہے۔ لامحالہ پیچ وتاب کھا کر شیعیت ہی مین رہین گے۔ مگر آزاد خیالی کے ساتھ میرا ذاتی خیال بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن اگر بہائیون کو دریردہ کام کرنیکا موقع دیا گیا تو اندیشہ کرتا ہون کہ ایک بڑی جماعت بہائی نہ ہو جاوے۔ اور وہ حُبِ وطن اور حبِ ایران کے بہانے سے آگے جا کر غالب نہ آجائین۔ بہرحال ہمارا ذاتی فرض یہ ہے کہ اسلام کو دہریون اور لامذہبون کی دستبرد سے بچاوین اور اہل اسلام کو جاہل علماء کی بے پروائی اور خودغرضی کا شکار نہ ہونے دین۔

[قسطنطنیہ درینی جامع ۱۳ر شوال سنہ ۲۹ھ = ۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ع]

ینی جامع ایک نہایت عالیشان اور خوبصورت گنبد جسکے گرد چارون طرف خوشنما گیلریان بنی ہوئی ہین۔ یہی مسجد ینی جامع ہے۔ ابتک جسقدر مساجد مین نے دیکھی ہین جس مین دہلی کی جامع مسجد اور بھوپال وطہران کی مساجد

بھی شامل ہین کوئی مسجد اندر سے اس مسجد کی مانند خوبصورت نہین اس کی تعمیر مین میرے نزدیک پندرہ[15] بیس[20] لاکھ روپیہ سے کم نہ لگے ہون گے - مگر مسجد مین نہ صحن ہے نہ حوض ہے بلکہ گنبدون کا سلسلہ ہے - گنبد وسطی کا ستون بطور اندازہ ۵ گز لمبا اور اسیقدر چوڑا ہے اور مسجد کا طول وعرض تقریبًا مساوی ہے - کرسی سڑک سے کوئی ۵ گز ہوگی - رنگین اور خوبصورت آئینے ہزارون کی تعداد مین بطور کھڑکیون کے چارون طرف لگے ہین - بانی مسجد سلطان احمد ہین - اس کو سلطان احمد ینی جامع کہتے ہین - ترکی مین ینی کے معنی نئی یا جدید کے ہین سلطان موصوف کی ایک اور مسجد اس سے قبل بنائی ہوئی ہے - جامع یہان مسجد کو کہتے ہین - گنبد وسطی مین اسماء ذیل لکھے ہین :- اللہ - محمد صلعم رسول اللہ - ابوبکر - عمر - عثمان - علی - حسن - حسین - سب کے نام بہ اور حسنین[14] کے نام پر رضی اللہ عنہ لکھا ہے - دروازے مین داخل ہونے کے بعد ایک عجیب عبارت دیوار پر کھدی ہوئی ہے یعنی " یا حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ " تمام دیوارون پر سبز و سپید چینی کا کام ہے - تیس چالیس آدمی زیادہ تر بیرونی تبتی و ترکستانی مسافر یا محتاج جگہہ جگہہ بیٹھے تھے - منبر اسقدر بلند ہے کہ شاید ۲۰ سیڑھیان چڑھنے کے بعد خطیب اوپر تک پہونچتا ہے - مگر مابعد دیگر مساجد کے منبر اس سے ڈیوڑھے - دو گنے بلند اور خوبصورت پائے گئے - منبر پر سرخ مخمل کا فرش ہے اور مسجد مین بہت صاف فرش سیتل پاٹی کے سے بوریئے کا ہے - مسجد سے واقعی اسلامی شان نمایان ہے †-

زینۂ مسجد پر باہر کتب فروش مذہبی کتابین بیچتے ہین جو تمدنی کتب کے مقابل کم درجے کے کاغذ پر اور بدنما چھپی ہوئی ہین -

حجامون کی کثرت مسجد سے باہر ایک نئی بات دیکھی جو مین نے ابتک کہین نہین دیکھی تھی یعنی دس بیس کرسیان پڑی تھین جن پر سپید تولیئے ڈھانکے ہوئے تھے اور لوگ مطالبہ کرتے تھے کہ آیئے اور حجامت بنوایئے - نیز بہت سے لوگ بنچون یا زمین پر اور ایک دو عمدہ میز و کرسی پر کاغذ و لفافے و قلم دوات لیے بیٹھے تھے تا کہ خط لکھین ؟

† اس کے بعد جسقدر مساجد اسلامبول کا ذکر ہے اون مین سے ہر ایک اس مسجد سے بڑھکر ہے - منہ

اوڈیسہ مین صرف ایک مقام پر ایک بوڑھے روسی کو ایسی میز پر لکھنے کا سامان لگائے دیکھا تھا مگر یہان کثرت سے ہین قہوہ خانے ہر حیثیت کے کثرت سے ہر جگہہ پھیلے ہوئے ہین اور کھانے کے مقامات اور میوہ کی دوکانین بھی ہر جگہہ ہین -

وردیان فوجی وردی - پولیس کی وردی - بحری فوج کی وردیان - مدرسہ کے طلباء کی وردیان سب صاف اور عمدہ ہین - مین آج اپنے رفیقان سابق (اہالی ایران) کی تلاش کرنے محلہ والدہ خان مین گیا - راستے مین جابجا پولیس سے پتہ دریافت کیا اور سب نے بہت کشادہ پیشانی سے پتہ بتایا جسکو مین اشارہ سے سمجھا - چونکہ میرے لباس ترکی پر سیاہ نجفی عبا ہے اسلئے لوگ مجکو عرب سمجھتے ہین اور بعض لوگ عربی مین جواب دیتے تھے -

ملاقاتین خان والدہ (محلہ ایرانیان) مین گیا وہان چند ایرانیون کو بیکار بیٹھے پایا - ایک ترک تبریزی دلّال جہاز جو راہ مین جہاز سے اُترتے وقت مجکو ملے تھے اور جنھون نے مہربانی سے عاریتہً حمّالی ادا کردی تھی ملاقات کو ہوٹل مین آئے اور مین نے ترکون کے اخلاق کی تعریف کی تو اونھون نے قبول کیا اور اپنی ایرانی قوم کے متعلق اظہار تاسّف کرتے تھے - معلوم ہوا کہ نقی زادہ مشہور لیڈر ڈماکرات قریب مکان مین مقیم ہین - اون کو اپنا رسالہ بابت اسباب ترقی و رفاہ ایران نیز لیکچر نجف اشرف بھجوایا - نیز مشہور مجتہد آقا اسد اللہ کو بھی جو حرار مین سے ہین روانہ کیا - روزنامۂ اقدام کے دفتر مین گیا - کارڈ چھوڑکر آیا - ایڈیٹر مکان پر نہ تھے - یہہ روزنامہ حامی اتحاد یعنی انجمن اتحاد و ترقی کا ارگن ہے - برخلاف دیگر بعض اخبارات کے جو محض اسلام خواہ سمجھے جاتے ہین -

قسطنطنیہ کے بازار والدہ خان سے آتے وقت بہت سے بازارون سے گذرا - مین نے قسطنطنیہ کو بہت صاف اور بارونق شہر پایا - اہل یوروپ کے بینک بھی یہان بکثرت ہین - اٹلی - روس - جرمنی - انگریز - امریکہ ان سب کے بینک - ڈاک خانے اور سب کے کارخانے بھی ہین - دوکانون مین بھی مثل بمبئی کے بہت کثرت سے مال بھرا ہوا ہے - مگر دوکاندار ایک قیمت نہین کہتے - ہندوستان کی طرح قیمت چکانیکی ضرورت ہے - دوکاندار زیادہ تر غیر مسلم نظر آئے - اور زیادہ ثروت انھین کی ہے خدانخواستہ اگر حکومت چلی گئی تو ترک مثل ہندی شریف مسلمانون کے مفلس ہو جاوینگے -

جوتہ صاف کرنیوالے طہران و باکو واوڈیسہ و اسلامبول مین بکس لئے ہوئی بیشمار آدمی رہتے ہین یا گشت لگاتے ہین اور جسکا جوتہ سیاہ یا دوسرے رنگ کا ہو اوس کو صاف کرتے اور اوسپر نیا رنگ پھیر کر درست کر دیتے ہین†۔ سب سامان اور شیشیان بکس مین ان کے پاس ہوتی ہین۔ بظاہر تمام یوروپ مین ایسا دستور ہے۔ اس سے آدمی کو نہ خود جوتہ صاف کرنیکی زحمت نہ ملازم رکھنے کا بھاری خرچ اوٹھانا پڑتا ہے۔ قہوہ خانے مین ایک شخص آیا اور میرے جوتے کو جو صابر کے سیاہ و سپید تسمون کا تھا کسیقدر درست کیا۔ مین نے اوس کو ۲۰ پارہ (۱؍) دیا جسکو اوس نے شکریہ کیساتھ قبول کیا۔ کیونکہ یہان عموماً ۱۰ پارہ کا دستور ہی یعنی ۰؍ کا۔ یہ شخص ایرانی تھا اور ترکی لباس پہنے تھا

خط بہ وطن آج مین نے ایک خط برادر غلام السبطین کے پاس روانہ کیا کہ مجکو زائد خرچ نیویارک بھیجین کیونکہ کل طامس کوک کے دفتر سے معلوم ہوا کہ سب سے قریب راہ یورپول و لندن ہو کر ہے لہذا واپسی کے لئے مزید خرچ کی ضرورت ہوگی۔ چونکہ دوبارہ یوروپ و امریکہ آنا بہت دشوار ہے اسلئے چاہتا ہون کہ یہہ ممالک بھی دیکھ لون ان مین دینی خدمت کر سکون کل مولانا حالی قبلہ کو بھی خط روانہ کیا۔ نیز اپنے معمر محرر وکالت شیخ صادق علی اور لالہ کلیان سنگھ کو کارڈ بھیجا۔

ایڈیٹر روزنامہ شمس آقا سید ابو الفتوح نجف مین روزنامہ شمس مین نے دیکھا تھا جو فارسی مین نہایت اعلی درجے کے کاغذ پر چھپتا ہے اور تصویرین بھی اوس مین ہوتی ہین اوس کے ایڈیٹر سے ملاقات کی۔ یہہ اسلامبول نژاد ایرانی ہین جنھون نے ایران کی شکل نہین دیکھی لہذا بہت حسن ظن رکھتے ہین۔ ایک نوجوان ابو الفرج طہرانی دفتر مین موجود تھے دونون ترکی لباس مین تھے۔ مین نے جو کچھ ایران مین کیا اوس کا خلاصہ بیان کیا۔ اپنا رسالہ اسباب رفاہ ترقی ایران دیا اور ایران کی اصلی حالت کا نقشہ کھینچا۔ ابو الفتوح طہرانی اور ایڈیٹر نے قبول کیا۔ مگر کہا کہ سب جگہ مسلمانون کی یہی حالت ہے اور اگر آپ قسطنطنیہ مین بھی مثل طہران کے ڈیڑھ ماہ قیام کرین تو اس سے بدتر کون کو پائینگے خود غرضی اور خرابی اور بداخلاقی یہان بھی ایسی ہی ہے۔ بلکہ سید ابو الفتوح نے کہا بہت زیادہ ہے۔

† ملک شام او مصر کے تمام شہرون اور بندرگاہون مین بھی یہی دستور ہے ۱۲ (منہ)

مین نے کہا حضرات بمبالغہ عجم کو چھوڑ کر واقعات سے بحث کرنی چاہیئے - اوخھون نے کہا کہ طرابلس اٹلی لئے لیتا ہی مگر کوئی عام جوش ترکون مین نہین پایا جاتا - بلکہ مسیحی یعنی ردمیون مین جوش زیادہ ہے - بہر حال مین نے کہا کہ طہران مین ایثار علے النفس کا پتہ نہین اور مجکو طہران مین ایسے آدمی نہ ملے جو محض خالص نیت سے خدمت ملک کے واسطے کام کرتے ہون اعلیٰ ترین سے لیکر ادنیٰ ترین تک سب ذاتی غرض مین شامل ہین - حتیٰ کہ اصلی مشروطہ خواہ وکلاے مجلس اور وزرا ر کو اگر بادشاہ سابق یقین دلادے او ضمانت دے کہ دیوڑھی تنخواہ ملیگی تو یہ سب کل مشروطیت کو سلام کہدین اور روس کے ہمزبان ہوجادین - عثمانیہ مین بھی اخلاق فرنگ بڑھ گئے ہین یعنی مثل اروپا لیکن اُن کی جنگی قوت زبردست ہے - آپکے پاس قوتِ جنگ نہین اور نہ دولت اس طرف توجہ کرتی ہے - کل اونھون نے ملاقات کا وعدہ کیا - اور رات کو لوٹ کر مین نے ہوٹل مین آرام کیا -

قیمت اجناس خوردنی

سب سے سستا مقام مین نے اس سفر مین کرمانشاہان پایا - اوسی کے قریب کاظمین - پھر کربلا - پھر نجف - طہران نسبتاً گران ہے اور قسطنطنیہ طہران سے بھی گران تر ہے - پختہ گوشت اور کباب یہان بہ نسبت طہران کے بہتر ہین - مگر چاول اور پلاؤ خراب اور میوہ کم ہے - برف جس طرح طہران و ایران مین قریب مفت کے ہے یہان دوا کے لئے بھی اس موسم مین نظر نہین آتی - ایک آدمی متوسط وضع کا کھانا دونون وقت کھانا چاہے تو کاظمین مین دونون وقت ۵ رپین مین اچھی طرح بسر ہوسکتا ہے - کربلائے معلے مین ۹ رپین اور نجف اشرف مین ۸ رپین - طہران مین ۱۵ رپین اور قسطنطنیہ مین ۲۰ رپین - یہ ظاہر ہے کہ بڑے شہرون مین کھانیکا معیار بھی کسی قدر زیادہ ہے یعنی کھانا اسقدر سادہ نہین ہوتا اور تکلف زیادہ ہے - اور قسطنطنیہ کا کھانا تو نہایت عمدہ ہے

حالات ملک ٹیونس وٹریپولی وطرابلس الغرب

ان دونون ملکون کی زبان عربی ہے اور وہان کے آفریقی باشندون نے بھی قدیم سے یکسر عربی زبان اختیار کر رکھی ہے یہان تک کہ عرب و شمالی افریقہ مغربی صرف ایک قوم ہوگئے ہین ایک عرب باشندۂ ٹیونس سے جو تین سال سے طرابلس مین ہجرت کر کے آگئے تھے اور اب ایک ماہ سے اسلامبول مین آئے ہوئے ہین ہوٹل مین اتفاق ملاقات ہوا -

مین نے وہان کے مسلمانون کی اخلاقی اور اقتصادی کیفیت دریافت کی - ٹیونس کی بابت اُنھون نے کہا کہ زر و ثروت یہود کے ہاتھ مین زیادہ ہے اور حکومت باسم بے ٹیونس ہوتی ہے اور اوس کے دو وزیر بھی ہین - فوج بھی ہے - تمام کاغذات پر مُہر بھی حضرت بے صاحب کی ہوتی ہے - فرامین و عدالتین اور ٹکٹ بے ٹیونس کے ہین مگر بے کے لئے بعض دن مقرر ہین کہ وہ محکمۂ عدالت مین آتے ہین - بغیر پڑھے کاغذون پر دستخط کر دیتے ہین باقی تمام حکام اور سب حکم فرانس کا ہے - خدیو مصر کے مقابل بھی بے کی حکومت لاشے اور برائے نام ہے - اہل فرانس کے برتاؤ کی نسبت اونھون نے کہا "کلہم خشن ظالم - خداع - لعنہم اللّٰہ و خذلہم اللّٰہ" یعنی برتاؤ مین سخت مکار اور ظالم ہین - خدا اون کو تباہ کرے - ہندوستان کے مسلمانون کی اس پالیسی پر کہ وہ ہنود سے علیحدہ ہین اونھون نے بھی مثل تمام عرب و ایرانی اور ترکون کے اعتراض کیا - یا ہم غلطی پر ہین یا یہہ لوگ خودغرض ہین یا ہماری حالت سے واقف نہین ہین - بہرحال ہندؤن سے اتفاق کے خواہشمند ہین - اخلاقی حالت شہرون کی اُنھون نے خراب بتائی گو دیہات کی اخلاقی حالت اچھی ظاہر کی - جہالت زیادہ ہے مگر اسلامی تعصبیت بھی موجود ہے - دوسرے ٹونسی نوجوان عالم نے جن سے مابعد ملاقات ہوئی بیان کیا کہ ٹیونس و شمالی افریقہ مین اون سب لوگون کا مذہب اوزاعی تھا - تاآنکہ ایک شخص نے الجزائر مین مذہب حنفی جاری کیا - اس کے بعد ایک دن مین سوا الجزائر کے تمام ممالک شمالی افریقہ مالکی ہو گئے - البتہ ٹیونس مین شیعہ بھی بکثرت ہین - شیعہ اسمٰعیلیہ نہین بلکہ شیعہ امامیہ اثنا عشریہ ❊

[۷ اکتوبر ۱۹۱۱ء - ہوٹل مسرت - اسلامبول]

مسجد ایا صوفیہ

آج مین نے مسجد معروف بہ ایا صوفیہ دیکھی - اس مسجد کی کرسی مطلق نہین - چارون طرف گیلریان گنبد سے پیوستہ ہین اور بیچ مین ہال ہے - مگر گیا ہال یا دالان ! کہ مسجد مینی جامع کا دالان جس کا حال مین نے اوپر بیان کیا اوس سے بھی طول مین یہہ ڈیوڑھا اور عرض مین دوگنا ہے اور نہایت بلند گنبد ہے - چنانچہ اس مین مع گرد کے عمارات کے ایک وقت مین بیس ہزار نمازی آسکتے ہین -

گنبد بزرگ کے سامنے حسب معمول بڑے بڑے حرفون مین جو حرف خود قدِ آدم سے ڈیوڑھے ہین مدوّر نگین دائرے آویزان ہین - اول پر الله - محمد اور خلفاے اربعہ اور امام حسنؑ امام حسینؑ کے نام آویزان ہین اور دوسرے گنبد خورد مین بھی ایسا ہی ہے - تمام اسلامبول بلکہ کل سلطنت عثمانیہ مین یہی دستور ہے عمارت اسقدر بزرگ اور عالیشان ہے کہ محض اس کے دیکھنے کے لئے دور دور سے سیاح قسطنطنیہ آوے تو بیجا نہین - گنبد کے بیچ مین دس بیس جگہ جس طرح ایران کی مساجد مین بھی اکثر دیکھا گیا ہے مربع بریکیٹ یا زاویہ جداگانہ نماز کے لئے بنے ہوئے ہین - یہہ بطور کٹہرون کے ہین اس مین جدا نماز پڑھنے یا درس دینے کی جگہ ہے - مین نے دیکھا کہ ایک شخص منبر کے قریب مگر جنوب کی طرف رخ کیئے کوئی دو سو آدمیون کے سامنے نہایت زور شور سے کھڑا ہوکر اسپیچ دے رہا ہے - تقریر ترکی مین تھی مین نہین سمجھا - مگر روس کا لفظ آنے سے مین نے خیال کیا کہ پولیٹکل معاملات کا ذکر بھی ہے - یہہ شخص متواتر ہاتھ ہلاتا تھا اور سخت جوش سے گفتگو کرتا تھا - سامعین کی تعداد کوئی دو سو ڈھائی سو ٢٥٠ ہوگی - اس کے قریب کوئی پندرہ قدم پر ایک اور معمر ملا بیٹھا ہوا متانت اور سہولت سے وعظ کر رہا تھا - یہہ قرآن کی آیات بھی پڑھتا جاتا تھا اور مشکوٰۃ شریف کا نام بھی لیتا تھا اور حمایت پر زور دیتا تھا - کوئی پچاس ساٹھ آدمی یہان بھی بیٹھے تھے لیکن معلوم ہوتا تھا کہ بہت سے نیند مین ہین - وضو کے لئے ایک خوبصورت پتھر کا گویا مٹکا اندر لگا ہوا ہے جس کا طول و عرض ایک ہاتھی سے کم نہین ہے -

پولیٹکل پارٹیان

اسلامبول مین مثل طہران کے مختلف پالیٹکل پارٹیان ہین - (١) ایک حزب غالب کہلاتی ہے یعنی فرقہ اتحاد و ترقی - یہہ وہ انجمن ہے جسنے گویا دستوری حکومت قایم کی ہے اور سب قومون کو جو اس عالیشان سلطنت مین ہین کھچڑی کر کے ایک قوم عثمانی بنانا چاہتی ہے اس طرح کہ سب اپنے اپنے مذہب پر بھی قایم رہین اور سلطنت کا مذہب بھی اسلام سمجھا جاوے اور بس - یہ لوگ خلافت اسلامی پر زور دیتے تھے - مگر اب دیکھتے ہین کہ ان کی آزادی و مساوات کے ساتھ خلافت نہین چل سکتی تاہم جو مسلمان قومین قائل خلافت ترکان عثمانی نہین پولیٹکل وجوہ سے ان سے بدظنی رکھتی ہین - یوروپ کی نقل ہر بات مین اُتارتے ہین -

(۲) ایک فریق لبرل ہے جو مختلف قومون یعنی مثلاً عرب حجاز۔ عرب شام و یمن و عراق۔ کردستان وغیرہ سب کو ایک حد تک آزادی دینا چاہتے ہین اور "عدم تمرکز قوی" کے قائل ہین یعنی سلطنت کی سب قوت ایک جگہ نہونی چاہیئے۔ اس مین زیادہ تر عرب داخل ہین - یہہ لوگ اسلام پر بھی زور دیتے ہین *

(۳) ایک فریق سوشیالسٹ ہے جس کی پارلیمنٹ مین دو ممبر ہین - یہ چاہتا ہے کہ اراضی و ثروت بطور مساوات لوگون مین تقسیم ہو اور مزدورون کے حقوق روز بروز بڑھائے جاوین -

(۴) دگشناسیون - چوتھا فریق ارامنہ کا ہے جو آرمینیون کی ترقی چاہتے ہین - ارمنی اب بہت ہوشیار ہو گئے ہین - انھون نے اہل یوروپ پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیا ہے سلطنت عثمانیہ کے ارامنہ کو خود عثمانیہ کا خیر خواہ ظاہر کرتے ہین - اور ایران کے ارامنا ایران کے حامی و خیر خواہ ہو کر کام کرتے ہین - ایران مین اپنی فوجی طاقت درست کر رہے ہین آیندہ زمانے مین ممکن ہے کہ ایک مختصر آزاد حکومت کی بنیاد ڈالین کم از کم اون کے مخالف یارون والے یہی مشہور کر رہے ہین -

مسلمانون کا اعتراض اٹلی کی حرکت پر

آج شب جب مین ہوٹل مسرت سی باہر سڑک کے کنارے جہان عموماً کرسیان پڑی رہتی ہین بیٹھا تھا - اتفاق سے اوس وقت اسقدر قومین جمع تھین (۱) مین ہندوستانی (۲) عجم (۳) کرد (۴) ٹیونسی (۵) عرب (۶) طرابلسی (۷) عثمانی ترک - اوس مین مین نے یہہ تجویز پیش کی کہ اٹلی کی خلاف تمام مسلمانان عالم کو بائیکاٹ کر دینا چاہیئے - اور احمد فواد آفندی سے بھی مشورہ ہوا کہ ایک عام جلسہ کیا جاوے جس مین مختلف لوگون کے لوگ ہون اور اٹلی کی کارروائی کے خلاف اعتراض کرین - شاید پرسون جلسہ قرار پائے چار دن دیگر ہین نے قیام کیا - یہان کے پولیٹیشن اور ممبر پارلیمنٹ ایسے کامون کی بخوف دُوَل یوروپ ہمت نہین رکھتے - صرف چاہتے ہین کہ باہر کے مسلمان ایسا کام کرین -

مذہبی تفریق و فراخدلی

اسی بین الاقوامی جلسہ مختصر مین جو ہوٹل مسرت کے باہر جمع تھا - ٹیونسی عرب نے بیان کیا کہ ٹیونس

---

* مابعد برخلاف انجمن اتحاد کے ایک مکمل پارٹی فرقہ ائتلاف و ترقی قایم ہوئی ہے جسکا زور بڑھتا جاتا ہے - (منہ)

مین شیعہ بھی ہین لیکن سنت جماعت بھی مُحب اہل بیت ہین اور کوئی ایسا نہ ہوگا جو امیر شام کو سخت الفاظ مین
یاد نہ کرتا ہو۔ مجھے تعجب ہوا کہ اس مجمع مین کسی نے بھی اس مقولہ پر اعتراض نہین کیا۔ برخلاف اس کے ہمارے
ہندوستان مین اسقدر تعصب ہے کہ یزید تک کو بُرا کہنے سے بعض لوگ بُرا مانتے ہین۔ مابعد مجکو معلوم ہوا کہ قسطنطنیہ
وشام مین نہایت کثرت سے رسائل جواز لعن بر امیر معاویہ عربی و ترکی مین بکتے ہین اور عام طور پر لوگون کا رجحان
بنی امیہ کے خلاف اور اہلبیت کے موافق ہی۔ بکتاشی جو مشہور فرقہ صوفیہ کا ہے اور اکثر معزز عثمانی اسلامبول
اوس کے مُرید ہین۔ اوس مین اور غالی شیعیت مین محض ایک باریک فرق ہے۔ مولوی فرقہ بھی صوفیون مین یہان
عوام مین کثرت سے ہے اور اس فرقہ کے لوگ بھی متشیع ہین۔ فرقہ بکتاشی علوی بھی کہلاتے ہین۔ فقہی شیعہ یہان بہت
کم ہین مگر اون کے ہمدرد لاکھون ہوتے جاتے ہین۔ بعض شیعون نے بیوقوفی سے بعض بدنام چیزون پر اسقدر زور دیدیا
تھا کہ یہ فرقہ ہندوستان مین سخت مضمحل ہوگیا اور عوام اس سے نفرت کرنے لگے۔ برخلاف اس کے شام وعثمانیہ مین
اس کا زور بہت زیادہ ہوگیا ہے۔ اور غالباً اسی کو توڑنے کے لئے تحفۂ اثنا عشریہ کا عربی ترجمہ نصاب مذہبی
مین داخل کیا گیا تھا۔

مجکو مذہبی عقاید سے اس سفرنامہ مین کوئی تعلق نہین۔ مگر جس قوم کی جو کیفیت معلوم ہوئی اوس کا درج کرنا لازم ہے
ایرانیون کی تعداد جو اپنی ٹوپی سے صاف پہنے جاتے ہین یہان ۵ ہزار سے کم نہین۔ اور یہان بھی وہی حال ہی
کہ ایرانی وطن سے نکل کر کارگذار ہو جاتا ہے۔

[قسطنطنیہ ہوٹل مسرت - ۸ راکتوبر ۱۹۱۱ء]

اگرچہ یہ سفرنامہ شہرون کے حالات اور عمارتون کی کیفیت کے لئے نہین اور اگر شہر اسلامبول کی پوری حقیقت بیان
کی جاوے تو کئی جلدون کی ضرورت ہے۔ تاہم آج مین نے پہلے دن سید ابو الفتوح کی مہربانی اور رہنمائی سے
اس شہر کی جسقدر سیر کی کچھ بھی تفصیل بہت طویل ہوگی اسلئے مختصر کیفیت لکھتا ہون۔

سلطان بایزید اول ٹریم مین بیٹھکر سلطان بایزید کی مسجد دیکھنے گئے۔ ٹریم اسقدر بھری رہتی ہے کہ راستے کے

بیچ مین جگہہ مشکل سے ملتی ہے - اس لئے ابتدائی مقام روانگی پُل غلاطہ سے سوار ہوئے - تمام مساجد سلطانی یہان ایک وضع کی ہین صرف فرق گنبدون کی اندرونی ساخت اور آرائشگی کا ہے - مسجد سُلطان بایزید تک پہونچنے مین بہت بڑے اور چوڑے خیابان (درختون والے بازار) مین سے گذرے جو نیم مغربی اور نیم مشرقی قطع کا تھا اور ابتک جسقدر بازار ہمنے دیکھے یہہ بازار سب سے زیادہ چوڑا ہے - اس مسجد کا گنبد بھی بہت وسیع اور خوبصورت ہے - اور طہران - قزوین - قسطنطنیہ مین جیسا عام دستور ہے اوس طرح یہان بھی مسجد سے باہر عالیشان صحن ہوتا ہے جس مین وضو کے لئے اگر ایران و عراق وغیرہ مین حوض ہین تو یہان نل لگے ہوتے ہین - یہان لوگ برابر چھنیان لیکر آتے ہین - اندرون گنبد گویا اصل مسجد ہے جس مین عبادت مخصوصہ کے لئے زاویئے بنے ہوئے ہین - قسطنطنیہ کی ہر مسجد مین الله رسُولؐ چار خلفاؓ اور حسنینؓ کے نام ضرور ہون گے اور حضرت بلال حبشی کے نام کا بھی کتبہ کہین دیوار مین کندہ ملیگا - یہی سب کیفیت اس مسجد مین تھی سُلطان بایزید پسر سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ کی مسجد کا گنبد بھی واقعی قابل دید ہے -

قسطنطنیہ کا سوختہ حصہ شاید ہمارے اہل مُلک کو ابتک معلوم نہین کہ آنے سے تقریباً ایک ماہ قبل ایسی سخت آتشزدگی قسطنطنیہ مین ہوئی کہ دو میل لنبا حصہ شہر کا جلکر خاکستر ہوگیا - صرف نیچے کے حصّے کی اینٹین اور پتھر باقی رہ گئے ہین وہ بھی منہدم ہوتے جاتے ہین - غالباً ۸ ہزار گھر جل گئے - اور ایک لاکھ سے زیادہ آدمی بے گھر ہوگئے اور کشتیون مین کھیتون مین جاکر پناہ گزین ہوئے یا اپنے دوستون کے پاس - ہمین بھی مخصوص طور پر اوس حصے کو جو سمندر کے کنارے نہایت آباد تھا دیکھنے گیا - لیکن نصف میل سے زیادہ دیکھنے کو جی نہ چاہا - اس ویرانے کے درمیان تھوڑے سے فاصلے پر ایک اور عالیشان مسجد سلطان مُصطفیٰ کی ہے جو جلنے سے بالکل بچگئی - اس مین لکڑی کا نام نہین صرف پتھر ہے اور کہین کہین کھڑکیون مین لوہا ہے - اس مسجد کی کُرسی ابتک جسقدر مساجد دیکھی ہین سب سے بلند اور دوچند آدم سے زیادہ ہے - اس مین یہہ بات زیادہ تھی کہ کتبے اوپر کی طرف شاہ نشین کے قریب لگے ہوئے تھے جن مین سے ایک پر لکھا تھا "یا حضرت مولانا روم" - سب مساجد کے اندر فرش بہت صاف تھا - مگر نمازی بہت کم -

سُلطان بایزید کی مسجد سے نکلتے ہی ایک بازار مسلسل کتب فروشون کا چلا جاتا ہے - یہہ مشرقی اور اسلامی

کُتب کی منڈی ہے جس مین کہین کہین پرانی کتاب فرانسیسی کی اور لُغات فرانسوی بھی نظر پڑی اور قانون عثمانی کی جدید کتابین بھی ہین مگر زیادہ تر دینی کتب ہین - مین نے نہج البلاغہ" چھاپہ طہران نہایت خوشخط اور مجلد خریدی کتب فروش نے بہت طلب کئے - مگر جب مین نے ظاہر کیے تو اوس نے کہا کہ مین بطور یادگار مُفت دینے کے لئے بھی آمادہ ہون اور اسی قیمت پر یہہ کتاب دیدی - یہ بمبئی مین عــ۵ روپیہ سے کم مین نہین آسکتی - اکثر کُتب فروش بلکہ تقریباً سب ایرانی ہین مگر تُرکی لباس مین -

دخانی کشتی مابعد ہم غلاطہ کے پل پر واپس آئے - اور وہان سے دُخانی کشتی مین بیٹھکر مقبرہ حضرت ابو ایوب انصاری کی طرف روانہ ہوئے - یہ ایک بستی ہے جسکو "ایوب سلطان" کہتے ہین -

قسطنطنیہ کے سمندر کے کنارے جس طرح بمبئی مین شہر کے کنارے ریل چلتی ہے یہان جہاز جملہ محلے مین سب مین ہر وقت آتے جاتے رہتے ہین گویا ایک ڈاک دن بھر چلتی رہتی ہے - کرایہ بھی زیادہ نہین - ایک طرف کرایہ درجہ اول کا ایوب سلطان کا ہم نے ۲ فی آدمی دیا - حالانکہ ۳ جگہ اور جہاز بیچ مین ٹھہرا - قسطنطنیہ کے دو حصون کے درمیان پل واقع ہے جو نہایت آباد ہے - لیکن ہر دفعہ جب گذرین دس پارہ (۱۰) ہر شخص کو دینا پڑتا ہے - البتہ فوجی سپاہیون اور طلاب کے لئے اگر وہ پاس دکھادین ٹکٹ مقرر نہین پل کے بیچ مین اور کنارون پر ۳ - ۳ آدمی نقد وصول کرتے رہتے ہین - مجکو اطلاع ملی ہے کہ اوس کا ٹھیکہ سلطنت کی طرف سے ستر ہزار لیرا عثمانی یعنی تقریباً دس لاکھ روپیہ سالانہ پر سال گذشتہ مین دیا گیا تھا -

جامع ابو ایوب سلطان حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا شمار نہایت مقبول و محترم صحابہ مین ہے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انہین کے مکان مین مدینہ مین آکر مقیم ہوئے آخر زمانہ خلافت جناب امیرؑ مین وہ صفین و نہروان مین سوارون کے افسر کئے گئے تھے حالانکہ بہت معمر تھے اور خلافت حضرت امیرؑ مین یاد پڑتا ہے کہ کچھ عرصہ گذرا مدینہ مین بھی رہے - ان کی عمر آنحضرتؐ ہی کے زمانہ مین پیغمبر خدا سے زیادہ تھی - قسطنطنیہ کے اول محاصرہ مین کہا جاتا ہے کہ وہ زیر دیوار شہر شہید ہوئے اور ایک کتاب مین بھی لکھا ہے کہ بعد فتح قسطنطنیہ یعنی ۱۴۵۳ع مین ایک بزرگ نے سلطان محمد

فاتح نے دریافت کیا تو انھون نے حضرت خالد بن زید (کُنیت حضرت ابو ایوب کی ہی) کی قبر کا صحیح پتہ بتایا - ایوب سلطان اب گویا ایک قصبہ سمندر کے کنارے آباد ہے -

مقبرہ حضرت ابو ایوب مقبرہ کے گرد چار دیواری اور دروازون پر بہت خوبصورت تحریرین صحابی موصوف کی تعریف و توصیف مین لکھی ہوئی ہین اندر صحن کافی ہے اوس کو اندر دوسرا احاطہ ہے جس مین اکثر سلاطین عثمانیہ کی قبرین اور اون کے گنبد ہین - خود حضرت ابو ایوب انصاری کا گنبد اگرچہ بمقابل دیگر مساجد اسلامبول کے بہت چھوٹا ہے مگر گنبد اور گرد کی عمارتین مثل عروس کے آراستہ ہین - نہایت اعلیٰ درجہ کے قالین بچھے ہین - اور آٹھ بڑی بڑی شمعین کہ ایک شمع کو ایک آدمی بمشکل اُٹھا سکتا ہے سامنے رکھی ہین چارون طرف بڑی بڑی رحلون پر پرانے قلمی قرآن رکھے ہین تاکہ جسکا جی چاہے پڑھے - ضریح مین اشعار فارسی و ترکی صحابی موصوف کی تعریف مین لکھے ہوئے ہین - یہ مقام بہت پُر فضا ہے - ضریح مین شعر لکھے ہوئے ہین جن مین سے پہلا شعر یہ ہے ؎

مشہد پاک علمدار رسول ؎ ظاہر و باطن گلزار نعیم

یہ گنبد سلطان سلیم ثالث کا بنایا ہوا ہے جن کا نام ترکی عبارت کے درمیان آہنی حروف مین کٹا ہوا ہے بعض کتبے نہایت خوبصورت لکھے ہوئے ہین جیسا ایران و عراق عرب مین مقدس مقامات پر لگائے جاتے ہین اُن مین قصاید احادیث و حالات حضرت ابو ایوب درج ہین - ایک کتبہ ہے (۱) یا حبیب رسول اللہ -

(۲) لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ

(۳) اسماء آنحضرتؐ و خلفاء اربعہ -

(۴) ایک طولانی حدیث حلیہ و شمائل رسالتمآب مین از علی ابن طالب علیہ السلام درج ہے -

مسجد سلطان محمد فاتح روضہ موصوف کے احاطے ہین اور مقابل اُس سے بھی زیادہ شاندار عمارت مسجد سلطان محمد فاتح ہے یہہ گویا فتح قسطنطنیہ کی یادگار ہے اور ہر سلطان کے لیئے لازم ہے کہ اس مسجد اور روضہ پر آئے اور اُسکی کمر سے شمشیر حکومت باندھی جاوے - اس مسجد کے گنبد کی خوبصورتی بھی دوسری مساجد پر قیاس کرنی چاہیئے

بلکہ بعض لحاظ سے یہ زیادہ آراستہ ہے۔ دو شمعین مسجد کے سرھانے یعنی قبلہ رُخ محراب کے قریب رکھی ہین جن کا طول چھ چھ گز اور محیط دو دو گز ہوگا۔ ۵-۶ آدمی ملکر اس موم بتی کو بمشکل اُٹھا سکین گے۔

تربوز و خربوزے و میوہ | اسلامبول ہین بلحاظ نمونہ مین نے خربوزے و تربوز دونون خریدے۔ اتفاقاً دونون پھیکے اور خراب نکلے۔ عام طور پر میوہ یہان عمدہ نہین۔ پانی بھی بامزہ نہین ہوتا۔ لوٹلون مین بند کرکے پانی رکھتے ہین۔ البتہ باہر سے عمدہ خربوزے منگائے جاتے ہین۔

جاتے اور آتے وقت ہم جہازون کے کارخانون کے پاس سے گذرے جہان جہازون کی مرمت ہوتی ہے۔ دو تین تارپیڈو کشتیان اور متعدد جہاز موجود تھے۔ مگر نہایت افسوس ہے کہ بحری قوت اس قابل نہین کہ ٹرکی طرابلس الغرب (کہ یہی صرف ایک مملکت منجملہ بہت سی افریقہ کی حکومتون کے باقی تھی) بچا سکے۔ اگر بعد تخت نشینی سلطان عبدالحمید خان صرف ایک جنگی جہاز ٹرکی ہر سال بناتی تو آج اوس کی طاقت ۳۵ برس کے بعد اٹلی سے لڑنے کے لئے کافی ہوتی۔

بازار غلاطہ | بابعدہم بازار غلاطہ مین سے گذرے۔ یہ بازار پل کے دوسرے کنارے پر ہے ٹینل کے اندر ہو کر پل سے دو سری طرف جاتے ہین اوس کو ہیوغلی کہتے ہین۔ بہت سے حصے اور گلیان ہین جو سب لندن اور پیرس کی ٹکر کے ہین اور سب جگہ یورپین تجار و سفرا اور یورپین قومون کے پوسٹ آفس ہین۔ جو حصہ مین نے دیکھا دو میل سے کم لمبا نہوگا دونون طرف نئی وضع کی عالیشان اور بلند عمارات واقع تھین کہ اُن مین سے ہر ایک عمارت کو اگر فروخت کیا جاوے تو اوس کے خرچ سے ایک یونیورسٹی بن سکتی ہے۔ بالکل ایسا ہی ایک دوسرا بازار پُشت پر واقع ہے۔ جس حصۂ قسطنطنیہ مین میرا قیام ہے اوس مین بھی ہوٹل بکثرت ہین بلکہ قدم قدم پر ہوٹل ہین۔ مگر غلاطہ اور ہیوغلی یعنی فرنگی حصہ کے ہوٹل بمبئی کے عام ہوٹلون سے زیادہ شاندار اور بڑے ہین اور کہا جاتا ہے کہ پانچ لیرا دوس لیرا (اشرفی) تک بعض ہوٹلون کا کرایہ خوراک ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ان مین سے ایک ہوٹل مین حضور بیگم صاحبہ بھوپال چند ہفتے پہلے ٹھہرائی گئی تھین اونھون نے قسطنطنیہ کے مصیبت زدگان آتش کی امداد کی تھی اور یہان

کے بعض مدارس ومکاتب کو بھی بہت کچھ دیا تھا۔

تجارت مسلمان

دولت عثمانیہ کی تجارت عموماً اور قسطنطنیہ (جو اس قابل ہے کہ دُنیاے قدیم یعنی یوروپ ایشیا وافریقہ کی بوجہ مرکزیت منڈی بن جاوے) اوسکی تجارت خصوصاً غیر مُسلمین کے ہاتھون مین ہے۔ چھوٹی تجارت یعنی کتب فروشی اسلامی کتب کی ایرانیون کے ہاتھ مین ہے۔ البتہ بعض خورده فروشی مگر وہ بھی بہت کم ترکون کے پاس ہے۔ یہہ تمام عالیشان عمارتین جن کی قیمت سے ایک بڑی ریاست خرید سکتے ہین تقریباً سب عیسایٔون کی ملکیت ہین۔ اور کیون نہ ہو کہ زمین کی قیمت یہان میرٹھ سے بھی بہت زیادہ ہے۔!!

مدرسہ حربیہ

ایک عالیشان مدرسہ جسکا احاطہ بھی خاصا بڑا اور عمارت خوبصورت دو منزلی ہے اس حصہ شہر مین واقع ہے۔ افسوس! جس وقت ہم پہونچے مغرب کا قریب تھا اور اوس کا زبردست آہنی پھاٹک بند تھا۔ مگر صحن وعمارت کی شان باہر سے صاف معلوم ہوتی تھی۔ بورڈنگ بھی نہایت شاندار ہے۔ اِسی طرح آج صبح کو مین نے مدارس قسطنطنیہ مین نہایت کثرت سے طلباء کو جاتے دیکھا۔ سب کی ایک مخصوص وردی تھی اور لباس فوجی وردی کے مشابہہ تھا۔ البتہ یہہ لڑکے بوٹ مختلف رنگ کے پہنے ہوئے تھے۔

ان مدارس کو مدارس رشدی یعنی ابتدائی مدارس کہتے ہین اور ان پر فی طالب علم دولت عثمانیہ بہت خرچ کرتی ہے۔ ترکی طلبا اور ایرانی طلبا دونون کا لباس اچھا ہوتا ہے مگر ترکی طلباء عام طور پر مثل سپاہیون کے خوشنما لباس پہنتے ہین۔ باب عالی یعنی وزارت خانہ کی عمارتون کو بھی باہر سے دیکھا وہ طہران کے وزارتخانون سے زیادہ شاندار تھین۔ مختلف عمارتین دور تک چلی گیٔی ہین۔

فوجی سپاہی

فوجی سپاہیون کو آج مین نے سلطان ایوب اور دوسری جگہ جاتے دیکھا تو تعجب ہوا کہ اُن کی شکل اسقدر شاندار اور رنگ گورا نہین جیسا افسرون کا یا رعایاے عثمانی کا معلوم ہوتا ہے۔ بظاہر یہ وجہ ہے کہ اسلامبول کے ترکون مین کا کیشیا اور یہان کے یونانیون کا میل بہت ہے۔ اور یہہ غریب سپاہی یا باہر کے مختلف اقوام کے کاشتکار ہین جو عموماً کم رُو ہین۔

نیز غلاطہ جاتے وقت جہاز مین بہت سے لوگون کو دیکھا جن مین اور اعلیٰ طبقہ کے ترکون مین لباس و شکل مین بظاہر مطلق فرق نہ تھا لیکن اُن کیساتھ عیسائی میمون او بچون کے ہونے سے معلوم ہوا کہ وہ سلطان کی یوروپین او عیسائی یونانی نسل کی رعایا ہین - انھین کا نسل یقیناً اوپر کے تُرکون مین ہے اور اسی وجہ سے اون مین سادگی اور اسلامیت کا جوش جیسا چاہیے نہین ہو سکتا - پارسی بھی بالکل ترک معلوم ہوتے ہین اس پنچ میل قوم مین اسلامی حمیت و عصبیت کا جوش باقی یا قایم رہنا دُشوار معلوم ہوتا ہے اور یہہ خطرہ کبھی مُسلمانون کے لیئے ایرانی وغیرہ سے کم نہین -

مسجد سلطان احمد آج گائڈ (ہادی) کے انتظار مین دن کا بڑا حصہ صرف ہوا - وہ بیمار ہو گئے - بہرحال مسجد سلطان احمد جا ایران پر فتح پانے کی یادگار مین بنائی گئی ہے اور کل راستے مین رہ گئی تھی دیکھنے کے لیئے گیا - بیرونی احاطہ مسجد نہایت وسیع ہے اور مسجد کی کرسی بھی بلند ہے - اس کی وضع دیگر مساجد سلطانی کی مانند ہے اور گنبد ایا صوفیہ سے کمتر ہے - مگر بحیثیت مجموعی خوبصورتی مین ایا صوفیہ سے بڑھکر ہے - چٹائی کا فرش بچھا ہوا تھا اور ایک صحنچی مین قالینون کا انبار لگا ہوا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صفائی کی غرض سے قالین اُٹھا لیئے گئے : قالین کا فرش کل مسجد مین یا وسطی حصے مین ہوتا ہے - اس مسجد مین مختلف زاویے عبادت کے لیئے نہین ہین بلکہ یکسر نماز کی جگہ ہے - ۴۰ - ۵۰ نمازی موجود تھے - ۳۰ - ۴۰ حجاج بخارا کے تماشا کے لیئے آئے تھے - مسجد کے بالائی گنبدون کے گرد اور ستونون کے گرد نہایت خوشخط سُنہری حرفون سے جو دو دو گز لمبے ہون گے آیات قرآنی و بعض احادیث لکھی ہوئی ہین - بالائی روغن سبز رنگ اور سُرخ رنگ کی چھینٹ کی مانند ہے حرم کعبہ کا ایک خوبصورت دستی نقشہ بھی ایک جگہ لٹکا ہُوا ہے مسجد کے ستون جو گنبد کے نیچے ہین اون مین سے بڑے ستونون کا محیط ۱۰ گز سے کم نہ ہوگا - اس مسجد مین یقیناً گنبدون کے نیچے بیس ہزار آدمی نماز پڑھ سکتے ہین اور اس سے زیادہ بیٹھ سکتے ہین - آصف الدولہ کے امام باڑہ کے دالان سے ان مین سے ہر مسجد مین گنجایش زیادہ ہے - مگر وہان ستون نہین یہان ستون بکثرت ہین - اس لحاظ سے امام باڑہ آصف الدولہ کی تعمیر بھی لاجواب ہے -